عمران سیریز
فاسٹ فائٹ
ظہیر احمد
ظہیر احمد
ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان

اس ناول کے تمام نام' مقام' کردار' واقعات اور پیش کردہ
سچویشنز قطعی فرضی ہیں۔ بعض نام بطور استعارہ ہیں۔ کسی قسم کی
جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہو گی۔ جس کے لئے ناشران'
مصنف' پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ----- محمد ارسلان قریشی
---------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی
طابع ------ سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان

Price Rs 175/-

محترم قارئین۔

السلام علیکم!

میرا نیا ناول "فاسٹ فائٹ" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ نام کی طرح یہ ناول کس نوعیت کا حامل ہے یہ تو آپ ناول پڑھ کر ہی جان سکیں گے۔ اس ناول میں آپ کو ہر وہ چیز ملے گی جس کی آپ مجھ سے توقع رکھتے ہیں۔ اپنے ہر ناول کو پہلے ناولوں سے الگ اور منفرد بنانے کے لئے میں آپ کے دیئے ہوئے مشوروں پر عمل کرتا ہوں۔

کچھ قارئین کا اصرار ہے کہ میں زیادہ سے زیادہ ماورائی ناول تحریر کیا کروں۔ انہیں میرے ماورائی ناول بے حد پسند ہیں تو میں اپنے ان دوستوں کو اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ آپ کی فرمائش پر میں نے ایک ماورائی ناول تحریر کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس ناول میں آپ کو ایک نیا تجربہ اور ایک نئی جہت دکھائی دے گی۔ اس ناول میں ایسا سیٹ اپ بنایا گیا ہے کہ عمران، جوزف اور ٹائیگر ایک طرف اور پاکیشیا کی ساری ٹیم دوسری طرف ہو گی اور یہ سب ایک دوسرے کے خلاف کام کریں گے۔ جولیا اور اس کے ساتھی عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے درپے ہو جائیں تو پھر آپ خود ہی سوچ سکتے ہیں کہ ناول کس قدر دلچسپ، کس قدر اچھوتا اور انفرادیت کا حامل ہو سکتا ہے۔ میں دعویٰ تو نہیں کرتا لیکن یہ

بات ضرور یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ میرا نیا ماورائی ناول پڑھ کر آپ آج تک کے لکھے ہوئے تمام ماورائی ناول بھول جائیں گے۔

اب آپ یقیناً اس ناول کا نام جاننے کے لئے بے چین ہو رہے ہوں گے تو چلیں میں آپ کو اس انوکھے اور شاہکار ناول کا نام بتا دیتا ہوں۔ لیکن نام بتانے سے پہلے آپ کو یہ بتا دوں کہ نیا ماورائی ناول آپ ڈائمنڈ جوبلی نمبر "ڈائمنڈ مشن" کے بعد ہی پڑھ سکیں گے اور چونکہ ماورائی نمبر میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ایک دوسرے کے مقابل کام کر رہے ہیں اس لئے یہ ناول طویل اور ضخیم بن جائے گا جسے خریدنے کے لئے آپ کو پہلے سے ہی تیاری کرنی پڑے گی۔ اس نئے، شاہکار اور اچھوتے ناول کا نام ہے 'کارکا'۔

اب اجازت دیجئے۔

اللہ آپ سب کا نگہبان ہو۔

آپ کا مخلص

ظہیر احمد

فضا میں اچانک یکے بعد دیگرے کئی دھماکے ہوئے اور انہیں یوں محسوس ہوا جیسے سنسناتی ہوئی گولیاں عین ان کے سروں کے اوپر سے گزر گئی ہوں۔ فائرنگ کی آواز سنتے ہی وہ تیزی سے زمین پر گر گئے اور زمین سے جونکوں کی طرح چپک گئے۔ گولیاں زمین سے صرف چند انچ کی اونچائی سے گزر رہی تھیں ان میں سے کسی کا بھی سر اوپر اٹھا ہوتا تو وہ یقینی طور پر آخرت کے سفر پر روانہ ہو سکتا تھا۔ وہ دم سادھے پڑے تھے۔

موت کے ہرکارے انہیں گھیر کر ہلاک کرنے کے لئے قدم بہ قدم آگے بڑھے چلے آ رہے تھے۔ ان کے تین اطراف میدان تھا جہاں خودرو پودے، جھاڑیاں اور اونچے نیچے مٹی کے ٹیلے پھیلے ہوئے تھے جبکہ چوتھی سمت میں ایک جنگل تھا۔ گھنا اور درندوں سے بھرا ہوا جنگل جہاں درندوں کے ساتھ خوفناک دلدلیں بھی منہ پھاڑے موجود تھیں۔ رات تو رات دن کی روشنی میں بھی دلدلوں کا

پتہ لگانا ناممکن نہیں تو بے حد مشکل ضرور تھا۔ اس وقت رات تھی۔ گہری تاریکی والی رات جس میں ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دیتا لیکن اس کے باوجود وہ دیکھ لئے گئے تھے نہ صرف دیکھ لئے گئے تھے بلکہ موت بھی آہستہ آہستہ ان کی جانب بڑھی چلی آ رہی تھی۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی تھے۔ عمران اپنے ساتھ کافرستان میں ایک اہم مشن مکمل کرنے کے لئے اپنی ٹیم لایا تھا جس میں جولیا، صفدر، تنویر، کیپٹن شکیل اور فور سٹارز شامل تھے۔ ان کی تعداد عمران سمیت نو تھی۔ وہ سرحد کراس کر چکے تھے اور سرحدی علاقے ہندوئی میں داخل ہو چکے تھے۔ سرحد کراس کرنے کے لئے انہوں نے چرواہوں کا بھیس بدلا تھا اور اپنے لباسوں میں اسلحہ بھی چھپا کر لانے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ بارڈر کراس کرتے ہوئے انہیں کوئی دقت نہیں ہوئی تھی لیکن جیسے ہی وہ ہندوئی کے پہاڑی علاقے میں پہنچے انہیں سرحدی محافظوں نے چیک کر لیا۔ سرحدی محافظوں نے انہیں روکنے کی کوشش کی۔ لیکن وہ انہیں چکمہ دے کر وہاں سے نکل گئے البتہ سرحدی محافظوں کی ایک جیپ ان کے پیچھے لگ گئی جس میں چھ افراد تھے۔ سرحدی محافظ کسی بھی طرح ان کا پیچھا نہیں چھوڑ رہے تھے۔ وہ ان پر مسلسل فائرنگ کر رہے تھے جس کے نتیجے میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی ان پر فائرنگ کرنی پڑی اور پھر عمران نے سرحدی محافظوں کی جیپ پر بم مار دیا۔ بم سے جیپ بھی تباہ ہو گئی اور چھ کے چھ محافظ بھی ہلاک ہو گئے لیکن

اس کے بعد جیسے ان پر ہر طرف سے سرحدی محافظوں کی یلغار ہو گئی۔ وہ جہاں بھی جاتے سرحدی محافظوں کی فورس ان کے پیچھے وہاں پہنچ جاتی جن سے انہیں جان چھڑانی مشکل ہو رہی تھی۔ انہیں سرحدی گاؤں میں چھپنے کی کوئی جگہ بھی نہ مل رہی تھی اور وہ سرحدی محافظوں سے اپنی جان بچانے کے لئے بھاگتے پھر رہے تھے۔

''ہم بری طرح سے پھنس چکے ہیں عمران صاحب''...... صفدر نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔

''میں بھی دیکھ رہا ہوں''...... عمران نے کہا اس کے لہجے میں گہرا اطمینان تھا۔ جیسے موت کے گھیرے میں آنے اور ہر طرف سے فائرنگ ہونے کے باوجود اسے کوئی فکر نہ ہو۔

''ہم اس طرح کب تک پڑے رہیں گے''...... خاور نے پوچھا۔

''مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے وہ لوگ فائرنگ کرتے ہوئے آگے بڑھ رہے ہیں۔ کیونکہ فائرنگ کی آوازیں اب اور قریب آتی جا رہی ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''تمہارا خیال صحیح ہے''...... عمران نے کہا۔

''یہ جاننے کے باوجود کہ وہ آگے بڑھ رہے ہیں تم اسی جگہ زمین سے چپکے ہوئے ہو''...... تنویر نے جھلا کر کہا۔

''تم چاہو تو کھڑے ہو کر واپس جا سکتے ہو لیکن اگر پیچھے سے تمہیں کوئی گولی لگ گئی تو اس کا الزام مجھے نہ دے دینا''...... عمران

نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ یہاں ہم تمہاری وجہ سے پھنسے ہیں اور اب تم مجھے واپس جانے کا کہہ رہے ہو۔ کیا تم مجھے احمق سمجھتے ہو کہ میں کھڑا ہو جاؤں اور جان بوجھ کر موت کو گلے لگا لوں گا"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو پھر بھائی چپ چاپ ہمارے ساتھ یہاں پڑے رہو"۔ عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"اگر ہم اسی طرح خاموش پڑے رہے تو کچھ ہی دیر میں موت ہمارے سروں پر پہنچ جائے گی"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کہا تو ہے اگر تمہیں ڈر لگ رہا ہے تو تم واپس چلے جاؤ۔ اب تم نہ اس طرح مانوں اور نہ اُس طرح تو میں کیا کروں"...... عمران نے کہا۔

"تم جوابی فائرنگ کیوں نہیں کرتے"...... تنویر نے جھلا کر کہا۔

"سب مجھے احمق کہتے ہیں اور کسی احمق سے تم کسی قسم کے عقلمندانہ اقدام کی توقع کیسے کر سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"پھر تو......" تنویر نے کہنا چاہا تھا۔

"خاموش رہو تنویر"...... نعمانی نے تنویر کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"تنویر کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھ سکتے کہ عمران فائرنگ کیوں نہیں کر رہا"...... جولیا نے تنویر سے مخاطب ہو کر تیز لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے۔ جس طرف سے فائرنگ ہو رہی ہے ہم اس طرف جوابی فائرنگ کر کے دشمنوں کو اپنی طرف آنے سے روک سکتے ہیں لیکن عمران نہ خود فائرنگ کر رہا ہے اور نہ ہمیں کرنے دے رہا ہے۔ اگر آپ کو اس بات کا پتہ ہے تو پھر آپ ہی بتا دیں کہ اس کی پلاننگ کیا ہے"...... تنویر نے جلے کٹے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ اس لئے کہ ابھی تک دشمنوں کو اس بات کا کوئی اندازہ نہیں ہے کہ ہم کہاں موجود ہیں۔ اگر ہم نے فائرنگ شروع کر دی تو انہیں ہماری موجودگی کا آسانی سے علم ہو جائے گا اور پھر انہیں ہم تک پہنچنے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی پھر ہمیں گھیر کر پکڑ لینا ان کے لئے زیادہ مشکل نہ ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"گھرے ہوئے تو ہم اب بھی ہیں۔ رہ گیا پکڑے جانے کا مسئلہ تو اگر ہم اسی طرح یہاں پڑے رہے تو کچھ دیر بعد وہ یقیناً ہمارے سروں پر ہوں گے اور پھر......" تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پھر تمہارے خیال میں ہمیں کیا کرنا چاہئے"...... جولیا نے پوچھا۔

"فائرنگ۔ جوابی فائرنگ"...... تنویر نے جلدی سے کہا۔

"ہونہہ۔ یہ احمقانہ اقدام ہو گا"...... جولیا نے بڑبڑا کر کہا۔

"احمقانہ"...... تنویر کچھ کہتے کہتے رک گیا۔

"بائیں سمت کھسکتے رہو۔ اس طرف کوئی نہیں ہے اور ہم اس طرف رینگ کر نکل سکتے ہیں"...... اچانک عمران نے کہا۔

"کیا مطلب"...... تنویر نے پوچھا۔

"کس چیز کا مطلب سمجھاؤں"...... عمران نے منہ بنا کر کہا اور بائیں سمت کھسکنے لگا تنویر کے علاوہ باقی سب ہی نے عمران کے حکم پر عمل شروع کر دیا تھا۔

"اس طرف کوئی نہیں ہے سے کیا مراد ہے"...... تنویر نے پوچھا۔

"اسی طرف چل کر بتاؤں گا"...... عمران نے اسی انداز میں کہا تو تنویر نے برا سا منہ بنایا اور ان کے پیچھے رینگتا چلا گیا۔ گولیاں اب بھی برس رہی تھیں اور ان کے تواتر میں کوئی کمی نہیں ہوئی تھی۔ ایک کے بعد دوسری مشین گن گرجنے لگتی تھی۔ وہ آہستہ آہستہ رینگنے کے انداز میں کھسکتے رہے۔ دور کافی فاصلے پر جس سمت سے گولیاں برسائی جا رہی تھیں وہ روشنیاں چمکتے ہوئے دیکھ رہے تھے یہ روشنیاں آگے بڑھتی محسوس ہو رہی تھیں اور اس کے ساتھ ہی ان روشنیوں کے اوپر نظر آنے والے آگ کے شعلے بھی اسی رفتار سے آگے بڑھتے چلے آ رہے تھے۔ یہ شعلے جیپوں کے اوپر لگی ہوئی مشین گنوں کے دہانوں سے نکل رہے تھے۔ دشمن تعداد میں بہت زیادہ تھے اور عمران ابھی کسی مصلحت کے تحت ان سے ٹکرانا نہیں چاہتا تھا۔ عمران یہ چاہتا تھا کہ ایک فائر بھی کئے بغیر وہ یہاں سے

نکل جائیں۔

"وہ اب تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے سر اٹھا کر دور سے آتی ہوئی جیپوں کی طرف دیکھ کر کہا۔

"پرواہ مت کرو"...... عمران نے کہا اور دوسرے ہی لمحے وہ نشیب کی طرف لڑھک گیا۔

"کیا ہوا"...... جولیا اور صفدر نے بے ساختہ پوچھا۔

"آگے نشیب ہے"...... عمران کی آواز انہیں نشیب سے سنائی دی تھی۔

"کتنے فاصلے پر"...... جولیا نے پوچھا۔

"بس ٹٹولتے ہوئے چلے آؤ"...... عمران نے کہا۔ دوسرے ہی لمحے وہ ٹٹول ٹٹول کر نشیب میں اتر رہے تھے۔ نشیب زیادہ گہرا نہیں تھا البتہ وہاں تاریکی اور بڑھ گئی تھی۔

"آگے کیا ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"ہم شاید کسی برساتی نالے یا ندی میں آ پہنچے ہیں"...... عمران نے کہا اور جیب سے پنسل ٹارچ نکال کر روشن کر لی۔ روشنی کا ننھا سا دائرہ وہاں چکرانے لگا۔ یہ روشنی اتنی ہی مدہم تھی کہ اس کا عکس دشمن نہیں دیکھ سکتا اس لئے عمران نے مطمئن انداز میں اس جگہ کا جائزہ لیا۔

"ہم واقعی برساتی ندی میں ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں آؤ بائیں طرف آگے بڑھو۔ اس طرف سے یہ ندی یا

نالہ جو بھی ہے مڑ گیا ہے اور ہم اسی میں محفوظ رہ سکتے ہیں'۔ عمران نے کہا۔

"چلو"...... جولیا نے کہا اور وہ تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔ عمران نے پھر ٹارچ روشن کر لی تھی پنسل ٹارچ کی روشنی ان کے لئے بہت بڑا سہارا تھی۔ اچانک وہ سب چونک پڑے۔ فضا میں تیز زناٹا دار آواز سنائی دی اور پھر ایک زور دار دھماکہ ہوا اور چاروں طرف دن کی سی روشنی پھیل گئی۔ یہ روشنی دور فضا میں چمکنے والے شعلے کی تھی جو آہستہ آہستہ بلندی سے نیچے آ رہا تھا وہ ٹھٹھک کر رک گئے۔

"انہوں نے اس علاقے کو روشن کرنے کے لئے ٹرنچ فائر کیا ہے۔ بڑھتے رہو رکو مت"...... عمران نے کہا۔

"اوکے"...... خاور نے کہا اور وہ آگے بڑھنے لگے اب وہ ٹرنچ فائر کی روشنی میں دور تک نالے کا جائزہ لے سکتے تھے۔ یہ درحقیقت نالہ نہیں برساتی خشک ندی تھی۔ موڑ عبور کرنے کے بعد انہوں نے اس طرف کا بھی دور تک جائزہ لیا تھا نالہ سیدھا ہی جا رہا تھا اور خاصا چوڑا تھا۔

"اب اٹھ کر دوڑنا شروع کر دو۔ جب تک ٹرنچ فائر کی روشنی ہے سب دوڑتے رہو'...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا پھر اس نے سامنے کی سمت دوڑ لگا دی۔ اسے دوڑتے دیکھ کر وہ سب بھی اٹھے اور تیزی سے اس کے پیچھے دوڑ پڑے۔ ٹرنچ فائر کی روشنی آہستہ

آہستہ مدھم پڑتی جا رہی تھی پھر وہ بجھ گیا اور ماحول ایک بار پھر تاریکی میں ڈوب گیا۔ تاریکی ہوتے دیکھ کر ان کی دوڑنے کی رفتار کم ہو گئی اور پھر وہ مناسب رفتار سے چلنے لگے۔

"ہم نے دوڑ کر خاصا راستہ طے کر لیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ایک شیل اور فائر کر دیں تو اچھا ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"یقیناً۔ اگر شیل کی روشنی نہ ہوتی تو اب تک ہم موڑ پر ہی رینگ رہے ہوتے یہاں تک نہ پہنچ پاتے"...... جولیا نے کہا۔

"اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ وہ ایک شیل اور فائر کر دیں۔ بلکہ انہیں شیل فائر کرنا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"کیوں۔ کیا اس لئے کہ ہم اس کی روشنی میں دوڑ سکیں"۔ تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

"ہاں"...... عمران نے سر ہلا کر کہا۔

"وہ احمق نہیں ہیں کہ ایک شیل کی روشنی میں ہمیں نہ دیکھ کر وہ دوسرا شیل ضائع کریں گے"...... تنویر نے اسی طرح منہ بناتے ہوئے کہا۔

"احمق ہیں پیارے بہت بڑے احمق"...... عمران نے کہا ہی تھا کہ پھر زناٹا سنائی دیا دھماکہ ہوا اور ہر طرف روشنی پھیلتی چلی گئی۔

"دیکھا۔ عمران صاحب کے اندازے شاذ و نادر ہی غلط ثابت ہوا کرتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے مسکرا کر کہا۔

"ہونہہ۔ تم سب ہمیشہ اسی کی طرفداری کرنے کے عادی ہو چکے ہو"...... تنویر نے منہ بنا کر کہا اور وہ ایک بار پھر دوڑ پڑے تھے۔ ٹرنچ فائر کی روشنی ان کے لئے اس وقت قدرتی امداد بن گئی تھی وہ دوڑتے رہے اس وقت تک جب تک ٹرنچ فائر کے شیل کی روشنی قائم رہی پھر وہ آہستہ آہستہ رفتار کم کرتے چلے گئے۔ ان کے سانس پھول گئے تھے لیکن ان کے قدم نہیں رکے اور وہ چلتے رہے۔

"اس طرح بھاگ بھاگ کر کہیں ہم راستے سے نہ بھٹک جائیں"...... جولیا نے عمران سے کہا۔

"اس وقت سمت کا تعین چھوڑ دو"...... عمران نے کہا۔

"بھٹک گئے تو بعد میں مصیبت بھی ہمیں ہی سہنی پڑے گی"۔ تنویر نے کہا۔

"چلو تم ہی بتا دو کہ ہمیں کس سمت میں چلنا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"لیڈر تم ہو"...... تنویر نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

"پھر خاموش رہو"...... جولیا نے جھلا کر کہا۔

"کیوں کیا آپ کو میرا بولنا برا لگ رہا ہے"...... تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں"...... جولیا نے جواب دیا۔

"اور اس کا اچھا لگ رہا ہے"...... تنویر نے کہا۔ اشارہ عمران کی

طرف کہا۔

"ہونہہ۔ تم جب بولتے ہو بے تکا بولتے ہو"...... جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں خاموش ہو جاتا ہوں"...... تنویر نے کہا۔

"اس سے اچھی اور کیا بات ہو گی"...... عمران نے مسکرا کر کہا تو تنویر غرا کر رہ گیا۔

"اب کہاں تک چلنا ہے"...... جولیا نے عمران سے پوچھا۔

"اس ندی کے اختتام تک"...... عمران نے کہا۔

"کچھ دیر کے لئے ہم سب اسی جگہ کیوں نہ رک جائیں"۔ جولیا نے کہا۔

"کیوں۔ تھک گئی ہو کیا"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ میں اس لئے کہہ رہی تھی کہ یہاں رک کر ہم یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ دشمن کس طرف ہے اور ہمیں ندی سے نکل کر کس طرف چلنا چاہئے"...... جولیا نے کہا۔

"اس تاریکی میں یہ اندازہ کیسے لگاؤ گی"...... عمران نے کہا۔

"قطب نما سے یا پھر ٹارچ کی روشنی میں"...... جولیا نے کہا۔

"بے فائدہ ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"کیوں"...... جولیا نے پوچھا۔

"اس لئے کہ ہماری صحیح سمت وہی ہے جس طرف دشمن موجود ہیں"...... عمران نے کہا۔

"پھر ہم اس طرف کہاں جا رہے ہیں"...... صفدر نے کہا۔ اس

کا اشارہ اسی سمت تھا جس طرف وہ آگے بڑھ رہے تھے۔

"جہاں یہ ندی جا رہی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اور یہ ندی کہاں جا رہی ہے"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تو ندی سے پوچھنا پڑے گا لیکن ندی تب بولتی جب اس میں پانی ہو۔ اب یہ ندی ہی خشک ہے تو بے چاری کیا جواب دے گی"...... عمران نے کہا۔

"ہم موت کے منہ میں ہیں اور تمہیں اس حالت میں بھی مذاق سوجھ رہا ہے"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ مجھے تو کوئی مذاق نہیں سوجھ رہا۔ میں تو اس وقت خود بھی ڈرا ہوا ہوں کہ نجانے کس طرف سے کوئی اندھی گولی آ کر تنویر بے چارے کا خاتمہ نہ کر دے اور مجھے رقیب روسفید سے ہمیشہ کے لئے ہاتھ دھونے پڑ جائیں"...... عمران نے کہا۔

"کیوں۔ اندھی گولی کے تم کیوں شکار نہیں ہو سکتے۔ میں کیوں"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اب گولیاں اتنی بھی اندھی نہیں ہیں کہ وہ مجھے شکار کر لیں"...... عمران نے کہا تو وہ سب نہ چاہتے ہوئے بھی ہنس پڑے۔ واقعی یہ عمران کا ہی حوصلہ تھا جو اس خطرناک سچویشن میں بھی اس کے چہرے پر فکر اور پریشانی کی ایک لکیر بھی نمودار نہیں ہوئی تھی اور وہ اسی طرح بے فکر اور مطمئن دکھائی دے رہا تھا جیسے

وہ دشمنوں میں نہ گھرا ہو اور اس کے ارد گرد فائرنگ نہ ہو رہی ہو بلکہ آتش بازی ہو رہی ہو۔

"مجھے یہ ندی جنگل کی طرف جاتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ جنگل میں ہی جا کر ختم ہو"...... خاور نے کہا۔

"کیا وہاں درندوں کا شکار بننا ہے"...... تنویر نے کہا۔

"جنگل میں ہم دشمن سے محفوظ رہ سکیں گے"...... عمران نے کہا۔

"اور درندوں کا شکار ہو جائیں گے"...... تنویر نے کہا۔

"دشمن درندوں سے زیادہ خطرناک ہیں۔ ان سے بچنا ہمارے لئے ضروری ہے۔ اگر تمہیں ہمارے ساتھ جنگل میں جانے پر اعتراض ہے تو تم کسی اور سمت چلے جاؤ"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تو کیا دشمن ہمارے پیچھے جنگل میں نہیں آ جائیں گے"...... تنویر نے سر جھٹک کر کہا۔

"نہیں۔ دشمن رات کی تاریکی میں جنگل میں داخل ہونے کی ہمت نہیں کر سکیں گے"...... عمران نے کہا۔

"مگر وہ جنگل کو گھیر تو سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں لیکن صرف سامنے کا حصہ"...... عمران نے کہا۔

"دائیں بائیں اور آگے جنگل کہاں تک پھیلا ہوا ہے۔ یہ ہم میں سے کوئی نہیں جانتا"...... جولیا نے کہا۔

"بالکل ٹھیک"...... صفدر نے کہا وہ برابر تیز تیز قدموں سے چل رہے تھے اور عمران کی پنسل ٹارچ کی روشنی راستہ دکھا رہی تھی کبھی کبھی عمران مڑ کر عقب میں بھی دیکھ لیتا تھا لیکن عقب میں تاریکی ہی تھی۔ کچھ ہی دیر میں وہ جنگل میں داخل ہو گئے۔ وہ اب بھی رکے بغیر آگے بڑھ رہے تھے۔

"کیا جنگل کا ماحول ہمارے لئے سازگار ہو سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"ہاں۔ جنگل میں رک کر ہم بہت کچھ کر سکیں گے"...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے اچانک جنگل ایک شیر کی تیز اور خوفناک دھاڑ سے بری طرح سے گونج اٹھا۔ شیر کی دھاڑ سن کر وہ بری طرح سے اچھل پڑے۔ انہیں یوں محسوس ہوا جیسے شیر ان کے ارد گرد قریب ہی کہیں موجود ہو۔

کمرہ شاندار آفس کے طرز پر سجا ہوا تھا۔ سامنے ایک بڑی میز تھی جس کے پیچھے اونچی پشت والی کرسی رکھی ہوئی تھی۔ دائیں طرف صوفے اور کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ ایک کرسی پر پاکیشیا کا فارن ایجنٹ سہراب جو ایک لمبا تڑنگا اور کسرتی جسم والا نوجوان بیٹھا تھا وہ بے حد بے چین اور پریشان دکھائی دے رہا تھا کہ کمرے میں ایک اور نوجوان داخل ہوا اس نے سہراب کو بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"ہاں راکیش۔ بتاؤ کیا مسئلہ ہے"...... سہراب نے نوجوان سے مخاطب ہو کر پوچھا جس کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا۔

"وہ سرحدی علاقے میں پھنس گئے ہیں"...... راکیش نے کہا۔

"کون۔ کس کی بات کر رہے ہو"...... سہراب نے پوچھا۔

"عمران اور ان کے ساتھی باس"...... راکیش نے کہا۔

"اوہ۔ میں سمجھا اپنا مال پکڑا گیا ہے بہرحال بتاؤ وہ سرحدی علاقے میں کس جگہ پھنسے ہیں"...... سہراب نے کہا۔

"قصبہ ہندوئی میں جناب"...... راکیش نے کہا۔

"ان کی پوزیشن کیا ہے"...... سہراب نے پوچھا۔

"وہ لوگ سرحد عبور کر آئے تھے لیکن نجانے کس وجہ سے قصبہ ہندوئی میں وہ مشکوک ہو گئے اور سرحدی محافظ ان کے تعاقب میں لگ گئے"...... راکیش نے کہا۔

"اب وہ کہاں ہیں"...... سہراب نے پوچھا۔

"قصبہ ہندوئی کے قریب جنگلات میں"...... راکیش نے کہا۔

"بہت برے پھنسے ہیں"...... سہراب نے کہا۔

"جی ہاں جناب۔ ایک طرف جنگل میں درندے ہیں اور دوسری طرف سرحدی محافظ۔ ان کا بچنا مشکل ہو گیا ہے"۔ راکیش نے کہا۔

"نہیں ایسی بات نہیں ہے۔ وہ اتنے تر نوالہ نہیں ہیں کہ آسانی سے موت کا شکار ہو جائیں"...... سہراب نے کہا۔

"پھر باس"...... راکیش نے پوچھا۔

"انہوں نے اپنی لوکیشن کے بارے میں کچھ بتایا ہے"۔ سہراب نے پوچھا۔

"صرف اتنا کہ وہ سانپ کے منہ کے قریب ہیں"...... راکیش نے کہا۔

"سانپ کا منہ"...... سہراب نے دوہرایا چند لمحے وہ کچھ سوچتا رہا پھر آگے بڑھا اور الماری کھول کر ایک نقشہ نکال کر اس نے میز پر پھیلا دیا پھر نقشے پر نظر ڈالی اور اس جگہ انگلی رکھ دی جہاں ہندوئی لکھا ہوا تھا وہاں ہاتھ سے لکھا ہوا ایک نمبر بھی تھا۔ سہراب نے نمبر پڑھا اور الماری کی طرف بڑھ گیا پھر الماری سے اسی نمبر کا ایک لفافہ نکالا اور اس میں سے تہہ کیا ہوا ایک نقشہ نکال کر کھول لیا یہ قصبہ ہندوئی تفصیلی کا نقشہ تھا وہ اسے غور سے دیکھنے لگا پھر ایک جگہ اس کی نظر جم کر رہ گئی۔ یہ ایک ٹیڑھی میڑھی لکیر تھی جو بل کھاتی ہوئی آگے بڑھ کر اس جگہ ختم ہو گئی تھی جہاں جنگل کی نشاندہی کی گئی تھی سہراب نے ایک طویل سانس لیا پھر نقشے پر آخری نظر ڈالی اور سیدھا کھڑا ہو گیا راکیش نے بھی نقشہ اور اس پر ٹیڑھی میڑھی لکیر دیکھی تھی۔

"سانپ سے مراد شاید یہ ندی ہے باس"...... راکیش نے کہا۔

"ہاں۔ وہ اسی ندی کے آس پاس کہیں موجود ہیں"...... سہراب نے کہا۔

"کیا ان کی مدد کرنی ہے"...... راکیش نے پوچھا۔

"لازمی ہے۔ عمران صاحب اور ان کے ساتھیوں کو بچانے کے لئے ہمیں ان کی ہر حال میں مدد کرنی ہو گی۔ اگر ہم نے ان کی مدد نہ کی تو وہ سرحدی محافظوں سے کسی صورت نہیں بچ سکیں گے"۔ سہراب نے کہا۔

"لیکن وہ پھنس کیسے گئے"...... راکیش نے پوچھا۔

"کال تم نے ریسیو کی ہے نانسنس"...... سہراب نے غراتے ہوئے کہا۔

"س۔ س۔ سوری۔ باس۔ میرا کہنے کا مطلب یہ تھا کہ جب سرحد سے وہ نکل آئے تھے تو پھر قصبہ ہندوئی میں وہ کیسے مشکوک ہو گئے"...... راکیش نے کہا۔

"یہ تو ان سے ملنے پر ہی معلوم ہو سکے گا"...... سہراب نے کہا۔

"پھر اب کیا کرنا ہے"...... راکیش نے پوچھا۔

"یہی میں سوچ رہا ہوں کہ ان کو اب وہاں سے نکالنے کے لئے کیا کیا جائے"...... سہراب نے کہا۔

"دیر ہونے پر وہ مزید مصیبت میں پڑ جائیں گے"۔ راکیش نے کہا۔

"ہاں۔ ہمیں انہیں بچانے کے لئے جلد سے جلد کچھ کرنا ہو گا"...... سہراب نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں ہیلی کاپٹر ٹھیک رہے گا"...... راکیش نے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ہیلی کاپٹر دیکھ کر سرحدی محافظ اور زیادہ چوکنے بھی ہو جائیں گے اور پھر دارالحکومت اپنے ہیڈ کوارٹر کو اطلاع دے کر وہ ہمیں گھیر لیں گے اس طرح ہم بھی پھنس جائیں گے"...... سہراب

نے منہ بنا کر کہا۔

"تو پھر۔ ہیلی کاپٹر کے علاوہ اور کوئی طریقہ میری سمجھ میں تو نہیں آ رہا باس"...... راکیش نے سر کھجاتے ہوئے کہا۔

"ہیلی کاپٹر سے ہم قصبہ ہندوئی سے پہلے کاگل تک جائیں گے اور وہاں سے گاڑی میں جنگل میں داخل ہوں گے"...... سہراب نے سنجیدگی سے کہا۔

"مگر باس۔ جنگل تو سرحدی محافظوں کے گھیرے میں ہو گا"۔ راکیش نے کہا۔

"وہ جنگل کے فرنٹ پر ہوں گے جبکہ ہم جنگل کے پہلو سے اندر داخل ہوں گے اور ان تک پہنچنے کی جدوجہد کریں گے"۔ سہراب نے کہا۔

"رات کے اندھیرے میں گاڑی کی روشنی......" راکیش نے کہنا چاہا۔

"جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ ہمیں ہر حال میں عمران صاحب اور ان کے ساتھیوں کی مدد کرنی ہے اور بس"...... سہراب نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ پھر کیا حکم ہے"...... راکیش نے پوچھا۔

"میں اڈے پر جا رہا ہوں تم کال کر کے اطلاع دو تاکہ وہ ہیلی کاپٹر تیار کر سکیں"...... سہراب نے کہا۔

"کیا آپ تنہا جائیں گے"...... راکیش نے پوچھا۔

"نہیں۔ شیر داد اور اس کے چاروں آدمی میرے ساتھ جائیں گے ان کو تیار ہونے کے لئے کہہ دو"...... سہراب نے کہا۔

"لیس باس"...... راکیش نے کہا۔

"ان کو بتا دینا کہ قصبہ ہندوئی کے جنگلات میں جانا ہے"۔ سہراب نے کہا۔

"او کے باس"...... راکیش نے کہا۔ راکیش کا جواب سن کر سہراب تہہ خانے میں بنے ہوئے اپنے آفس سے نکل آیا۔ اوپر کمرے میں ایک دیو ہیکل حبشی موجود تھا۔ جو گوشت کا پہاڑ معلوم ہو رہا تھا۔ سہراب کو دیکھ کر اس نے اس کے احترام میں سر جھکا دیا جیسے وہ اس کا غلام ہو۔

"سانگو۔ میں قصبہ ہندوئی تک جا رہا ہوں تم میری غیر موجودگی میں یہاں کی دیکھ بھال کرو گے"...... سہراب نے دیو ہیکل حبشی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"او کے باس"...... سانگو نے سر ہلا کر کہا اور سہراب برآمدے سے نیچے اتر گیا چند لمحے بعد اس کی گاڑی سڑک پر انتہائی تیز رفتاری سے فراٹے بھرتی ہوئی اڑی جا رہی تھی۔ بیس منٹ کے تیز رفتار سفر کے بعد اس نے گاڑی ایک بڑے گیراج میں لے جا کر روک دی۔ گیراج میں درجنوں کاریں اور ٹرک کھڑے تھے۔ گاڑی سے اتر کر وہ عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ابھی وہ عمارت میں داخل ہی ہوا تھا کہ ایک لمبا تڑنگا آدمی تیز تیز چلتا ہوا اس کے

قریب آ گیا۔

"ہیلی کاپٹر تیار ہے باس"...... اس آدمی نے سہراب سے مخاطب ہو کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"شیر داد اور اس کے آدمی کہاں ہیں"...... سہراب نے لفٹ کے پاس رکتے ہوئے پوچھا۔

"وہ سب ہیلی کاپٹر میں آپ کا انتظار کر رہے ہیں"...... اس آدمی نے کہا۔

"او کے"...... سہراب نے لفٹ میں داخل ہوتے ہوئے کہا وہ آدمی بھی اس کے ساتھ ہی لفٹ میں داخل ہو گیا۔ لفٹ اوپر پہنچ کر رک گئی تو وہ لفٹ سے باہر نکل آئے۔ یہاں ایک ہیلی کاپٹر تیار کھڑا تھا اس کا انجن اسٹارٹ تھا اور پنکھے تیزی سے گردش کر رہے تھے۔

"میری واپسی تک سانگو معاملات کی دیکھ بھال کرے گا۔ کوئی ایمرجنسی ہو تو اس سے رابطہ کر لینا"...... سہراب نے کہا۔

"او کے باس"...... اس آدمی نے جواب دیا۔ ہیلی کاپٹر کے پچھلے حصے میں پانچ مسلح افراد موجود تھے۔ انہیں دیکھ کر سہراب نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلایا اور پائلٹ کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"چلو"...... سہراب نے ہیلی کاپٹر میں بیٹھتے ہوئے پائلٹ سے کہا اور ایک لمحے بعد ہی ہیلی کاپٹر فضا میں آہستہ آہستہ بلند ہوتا چلا گیا۔

شیر کی آواز سن کر وہ وہیں رک گئے تھے اور ان کے ہاتھ بھی جیبوں میں پہنچ گئے تھے اور ریوالور پر ان کی گرفت سخت ہو گئی تھی۔

"شیر ہمارے قریب ہی موجود ہے"...... جولیا نے کہا لیکن اس کے لہجے میں ڈر یا خوف کا کوئی عنصر نہیں تھا۔

"ہوشیار رہو۔ وہ کسی بھی لمحے ہماری بو پا کر نیچے کود سکتا ہے"۔ عمران نے کہا اور وہ چوکنا ہو گئے تاکہ اگر شیر ان میں سے کسی پر حملہ کرنا چاہے تو اس کی آہٹ سن سکیں۔ ان کی نظریں اوپر ندی کے کناروں پر جمی ہوئی تھیں۔ ان کے دل بری طرح سے دھڑک رہے تھے۔ اچانک شیر دوسری مرتبہ دھاڑا اور اس بار بھی آواز قریب ہی سے آئی تھی۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے"...... اچانک عمران نے کہا۔

"کیوں۔ کیا ہوا"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"ایسا لگ رہا ہے جیسے شیر کسی تکلیف میں مبتلا ہے"...... عمران

نے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں کچھ سمجھی نہیں"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"مجھے شیر کی دھاڑ میں کرب محسوس ہو رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر جاؤ اور جا کر دیکھ لو اور اسے کرب سے نجات دلا دو۔ ایسے کاموں میں تم ہی مہارت رکھتے ہو"...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

"ہاں۔ واقعی اب دیکھنا ہی پڑے گا"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"یہ کیا پاگل پن ہے۔ شیر کو جا کر دیکھنا"...... جولیا نے بوکھلا کر کہا۔

"ہاں۔ جب تک اس کے پاس نہ جایا جائے اس وقت تک کیسے پتہ چلے گا کہ وہ کس کرب میں مبتلا ہے۔ کیوں تنویر"۔ عمران نے مسکرا کر کہا۔

"ہم تو باز آئے شیر کے پاس جانے سے۔ یہ تمہیں ہی مبارک ہو"...... تنویر نے کہا وہ سمجھا تھا کہ عمران انہیں اس سمت بڑھنے کے لئے کہہ رہا ہے جس طرف سے شیر کی دھاڑ سنائی دی تھی۔

"جو کہہ رہا ہوں اس پر عمل کرو اور چلو میرے ساتھ"...... عمران نے اس بار غراتے ہوئے کہا اور اس کی غراہٹ سن کر وہ سب نہ صرف چونک پڑے بلکہ ان کے چہروں پر حیرت بھی پھیل گئی۔

عمران آگے بڑھا تو وہ طوہاً کرہاً اس کے پیچھے چلنے لگے اور پھر وہ سب بری طرح سے چونک پڑے۔ انہیں ندی کے اوپر دور سے بھاری جوتوں کی آوازیں سنائی دیں۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے سرحدی محافظ اس ندی کے قریب پہنچ گئے ہوں اور وہ ان کی تلاش میں دوڑ بھاگ رہے ہوں۔

"تو تم شیر کی آواز سے نہیں ان بھاری قدموں کی آواز سے چونکے تھے"...... جولیا نے آہستگی سے پوچھا۔

"ہاں۔ وہ ہمارے بہت قریب آ گئے ہیں۔ اگر انہوں نے ندی میں تیز روشنی کر دی اور نیچے جھانک کر دیکھا تو ہم آسانی سے ان کی نظروں میں آ جائیں گے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر ہمیں جلد سے جلد اس ندی سے باہر نکل جانا چاہئے"۔ خاور نے کہا۔

"نہیں۔ وہ باہر ہی موجود ہیں۔ اگر ہم ندی سے نکلے تو آسانی سے ان کی نظروں میں آ جائیں گے۔ ہم مزید آگے جائیں گے اور پھر وہاں جا کر ندی سے باہر نکلیں گے"...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور وہ تیزی سے آگے ہی آگے بڑھتے چلے گئے۔

عمران اپنے عقب کا بھی خیال رکھے ہوئے تھا۔ دو فرلانگ کا فاصلہ کرنے کے بعد عمران ایک جگہ رک گیا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب بھی رک گئے۔ شیر کے دہاڑنے کی آواز ایک بار پھر بلند

ہوئی تھی اور اس بار یہی محسوس ہوا تھا جیسے شیر ان کے پاس ہی موجود ہو۔

"دیوار سے چپک جاؤ"...... عمران نے کہا اور وہ سب ندی کی کچی دیوار سے چپک گئے اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر ایسا لگا جیسے وہاں دن نکل آیا ہو۔ تیسرا ٹرچ فائر شیل فضا میں بلند ہو کر روشنی بکھیر رہا تھا اگر وہ دیوار سے چپکے ہوئے نہ ہوتے تو بلند ہوتے ہوئے شیل کی روشنی میں نہا جاتے اور ندی کے اوپر موجود سرحدی محافظ انہیں دیکھ لیتے۔ شیل کی روشنی ہوتے ہی سرحدی محافظوں نے احتیاط بالائے طاق رکھ دی تھی اور اب وہ سب ان کے قدموں کی چاپ سن رہے تھے پھر انہوں نے کسی مشین گن کی گرج سنی۔ اس کے ساتھ ہی شیر کی دہاڑ سنائی دی اس بار ایسا محسوس ہوا تھا جیسے ایک کی بجائے دو شیر دہاڑے ہوں۔ پھر آواز دور ہوتی چلی گئی اور ٹرچ فائر شیل کی ختم ہوتی روشنی کے ساتھ ہی وہاں سناٹا چھا گیا۔ سرحدی محافظ بھی اپنی اپنی جگہوں پر ساکت ہو گئے تھے۔

"ایسا لگ رہا ہے کہ جیسے وہ لوگ ادھر نہیں آئے"...... اچانک انہوں نے اپنے سر کے عین اوپر کسی آدمی کی آواز سنی جو ظاہر ہے سرحدی محافظوں میں سے ہی ایک تھا۔

"جنگل کی طرف جاؤ اور سارے راستے گھیر کر انہیں تلاش کرو"...... دوسری کرخت آواز آئی۔

''رات کے وقت جنگل میں داخل ہونا خطرناک ہو سکتا ہے جناب۔ آپ نے دو شیروں کے دھاڑنے کی آواز نہیں سنی۔ وہ ہمارے ارد گرد ہی کہیں موجود ہیں''...... پہلی آواز آئی۔

''تو پھر فرنٹ پر ہر طرف پھیل جاؤ اور جنگل کو گھیرے میں لے لو۔ صبح ہوتے ہی ہم جنگل میں داخل ہو جائیں گے۔ فی الحال جنگل کی ناکہ بندی کافی ہو گی''...... کرخت آواز والے نے کہا۔

''یس سر''...... آواز کے ساتھ ہی جوتوں کی دھمک بھی سنائی دی تھی پھر کسی نے کچھ کہا تھا آواز ذرا دور سے آئی تھی اس لئے وہ سمجھ نہیں سکے تھے کہ کیا کہا گیا ہے پھر سرحدی محافظوں کے کسی سمت جانے کی آواز ابھری۔

''اللہ کا شکر ہے کہ بلا ٹلی''...... جولیا نے کہا۔

''ہمیں ناکہ بندی سے پہلے جنگل میں پہنچنا ہے''...... عمران نے کہا۔

''وہ کیوں۔ جب وہ یہاں سے جا چکے ہیں تو یہاں رکنے میں کیا حرج ہے''...... صفدر نے کہا۔

''دن نکلنے کے بعد ہم یہاں محفوظ نہیں رہ سکیں گے''...... عمران نے کہا۔

''مگر۔ جنگل میں درندے ہیں''...... تنویر نے کہا۔

''وہ تمہیں پھاڑ نہیں کھائیں گے۔ چلو آگے بڑھو''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔ تنویر نے بھی جواباً منہ بنا لیا مگر آگے تو بڑھنا ہی

پڑا تھا۔ اس بار وہ بہت زیادہ چوکنے تھے۔ دشمن کے علاوہ درندوں سے بھی انہیں خطرہ تھا۔ وہ دوہرے خطرے سے دو چار تھے۔ پندرہ بیس منٹ بعد انہوں نے محسوس کیا کہ تاریکی کچھ زیادہ گہری ہو گئی ہے عمران نے سر اٹھایا چند لمحے تاریکی میں گھورتا رہا پھر اس طرح سر ہلایا جیسے سمجھ گیا ہو کہ تاریکی کیوں بڑھی ہے۔

''ہم جنگل کے گھنے حصے میں پہنچ چکے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''یہاں روشنی کے بغیر آگے بڑھنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی جان بوجھ کر موت کے منہ میں چلا جائے''...... جولیا نے کہا۔

''مگر روشنی......'' الفاظ عمران کے منہ ہی میں رہ گئے۔

''رک جاؤ۔ تم دیکھ لئے گئے ہو''...... اچانک ایک کرخت آواز انہیں اپنے سروں پر سنائی دی تھی اس کے ساتھ ہی ٹارچ روشنی ہوئی اور وہ روشنی میں نہاتے چلے گئے۔ صرف ایک لمحے کے لئے۔ دوسرے ہی لمحے عمران کے ریوالور سے شعلہ نکلا اور ٹارچ والے کے سینے میں ڈوب گیا۔ فضا میں ایک چیخ لہرائی اور ٹارچ روشن کرنے والا اچھل کر ان کے سامنے آ گرا۔ ٹارچ بھی گر کر ٹوٹ گئی تھی اور وہاں تاریکی چھا گئی تھی۔

''بھاگو یہاں سے''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ وہ خود بھی دوڑا لیکن پھر کچھ سوچ کر وہ رکا اور ہلاک ہونے والے سرحدی محافظ کے پاس آ گیا اور پھر وہ جھک کر سرحدی محافظ کی تلاشی لینے لگا۔ اس نے سرحدی محافظ کی مشین گن قبضے میں کی پھر فالتو میگزین

کی پٹی کھولی اور پھر وہ اسے وہیں چھوڑ کر تیزی سے اس طرف دوڑ پڑا جس طرف اس کے ساتھی گئے تھے۔ کچھ ہی دیر میں وہ اپنے ساتھیوں سے جا ملا۔

"تم کہاں رہ گئے تھے"...... جولیا نے پوچھا۔

"مرنے والے کے اثاثہ جات لینے گیا تھا"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

وہ عمران سے کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن وقت کی نزاکت کا تقاضہ بھی تھا کہ وہ عمران کے احکامات پر بے چوں و چرا عمل کرتے رہیں تاکہ کسی محفوظ جگہ پہنچ سکیں۔ انہیں عمران پر پورا اعتماد تھا۔ اعتماد تنویر کو بھی تھا مگر وہ اپنی جارحانہ طبیعت سے مجبور تھا۔ انہیں اپنے چاروں طرف سے سرحدی محافظوں کے چیخنے چلانے اور دوڑتے قدموں کی تیز آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ سرحدی محافظ جھاڑیوں اور درختوں کی شاخوں کے ہوا سے ہلنے کی آواز سن کر بھی رک جاتے تھے اور مشین گن سے اس طرف فائرنگ کرنا شروع کر دیتے تھے جیسے وہ اندھیرے میں مجرموں کو نشانہ بنا رہے ہوں۔ وہ اس وقت تک دوڑتے رہے جب تک کہ پیروں میں گھاس نہ الجھنے لگی۔

"بس اب رک جاؤ"...... عمران نے رک کر کہا تو وہ سب اس کے قریب رکتے چلے گئے۔

"کیوں۔ اب کیا ہوا"...... جولیا نے پوچھا۔

"اب سرحدی محافظوں کے قدموں کی آوازیں دور ہو گئی ہیں۔

ہم انہیں کافی پیچھے چھوڑ آئے ہیں۔ ہم اس جگہ ندی سے نکل جاتے ہیں اور درختوں پر چڑھ جاتے ہیں۔ ہمارا ٹھکانہ گھنے درختوں ہی پر ہو گا۔ درختوں پر ہم درندوں سے بھی محفوظ رہ سکیں گے"...... عمران نے کہا۔

"مگر اس گہری تاریکی میں گھنے درخت تلاش کیسے کریں گے ہر درخت ایک جیسا لگے گا"...... صفدر نے کہا۔

"دیکھتے ہیں۔ تم سب باہر تو نکلو"...... عمران نے کہا۔ ٹھیک اسی لمحے پھر دور تین چار فرلانگ کے فاصلے پر ٹرنچ فائر شیل فضا میں بلند ہوتا نظر آیا اور وہ پھرتی سے گھاس پر گر پڑے۔ اب انہیں احساس ہوا تھا کہ ندی بتدریج اوپر اٹھتے اٹھتے زمین کی سطح کے برابر ہو گئی تھی۔ اب وہ دور تک پھیلے ہوئے سرحدی محافظوں اور ان کی گاڑیوں کو دیکھ سکتے تھے۔ اچانک کئی مشین گنیں گرجیں اور گولیاں ان کے سروں پر سے گزرتی چلی گئیں پھر دوسرا برسٹ بھی ان کے سروں پر سے گزر گیا۔

"انہوں نے ہمیں دیکھ لیا ہے"...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ گھاس کی آڑ میں کرالنگ کرتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھتے رہو"...... عمران نے کہا پھر آگے کی جانب رینگنے لگا۔

"وہ ہمیں گھیر لیں گے"...... تنویر نے کہا۔

"اسی جگہ رکے رہے تو یقیناً وہ گھیر لیں گے۔ البتہ جنگل کے اندر وہ گھسنے کی ہمت نہیں کر سکیں گے"...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... صفدر نے کہا تھا وہ ٹریج فائر کی روشنی میں نہ صرف آگے بڑھتے رہے بلکہ عمران نے اس درخت کو بھی دیکھ لیا تھا جس پر وہ چڑھ کر محفوظ رہ سکتے تھے۔

''یہ کافی بڑا اور گھنا درخت ہے۔ شیل کی روشنی جیسے ہی ختم ہو گی ہمیں تیزی سے اس درخت پر چڑھنا ہے''...... عمران نے منتخب کئے ہوئے درخت کی طرف اشارہ کیا۔

''ٹھیک ہے''...... جولیا نے کہا ہی تھا کہ ایک دھماکہ ہوا اور ان سے چند گز آگے کئی درختوں کے پرخچے اُڑتے چلے گئے دھماکے سے پیدا ہونے والے شعلے نے گھاس میں آگ بھی لگا دی تھی۔ دوسرا دھماکہ اس سے آگے ہوا تھا اور کئی درخت نہ صرف تباہ ہو گئے تھے بلکہ اس جگہ بھی آگ لگ گئی تھی۔

''بھاگو''...... عمران نے اٹھ کر یکلخت دوڑتے ہوئے کہا تو وہ سب بھی اٹھے اور انہوں نے عمران کے پیچھے ایک بار پھر دوڑنا شروع کر دیا۔ گولیاں ان کے چاروں طرف برس رہی تھیں۔ آگ کے شعلوں کی روشنی میں وہ بہت واضح ٹارگٹ تھے۔ ان کی قسمت اچھی تھی کہ اب تک کوئی گولی انہیں نہیں لگی تھی۔ شعلوں کی روشنی دور ہوتی جا رہی تھی۔ وہ ایک بار پھر اندھیرے میں پہنچ کر رک گئے۔

''بچ گئے''...... خاور نے رکتے ہوئے کہا۔

''موت سے پہلے نہیں مر سکتے''...... عمران نے کہا۔

''اور موت ایک بار ہی آتی ہے اس لئے اس سے کیا ڈرنا''۔ صفدر نے مسکرا کر کہا اور ان سب کے چہروں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔ وہ جنگل میں خاصے اندر آ گئے تھے اور شعلوں کی روشنی بہت دور نظر آ رہی تھی۔

''کیا اب بھی درختوں پر چڑھنا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں مگر یہاں نہیں''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر کہاں''...... صفدر نے کہا۔

''آؤ میرے ساتھ بلکہ ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ لو''...... عمران نے کہا۔

''کیا مطلب''...... جولیا نے پوچھا ان میں سے کوئی بھی نہیں سمجھ سکا تھا کہ عمران کے کہنے کا مقصد کیا ہے۔

''ہم یہاں سے آگے بڑھیں گے اور ایک لمبا چکر دائرے کی شکل میں کاٹ کر دوبارہ ندی کے سرے پر پہنچیں گے''...... عمران نے کہا۔

''اس سے فائدہ''...... جولیا نے پوچھا۔

''ندی کے کنارے والے درختوں پر ہم چھپیں گے اور وہ اس جگہ سے دور دائیں بائیں ہمیں تلاش کرتے رہیں گے وہ سوچ بھی نہیں سکیں گے کہ ہم واپس جا کر ندی کے کنارے چھپ گئے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''گڈ شو۔ تمہارا پلان واقعی اچھا ہے''...... جولیا نے کہا۔

"شکریہ۔ اب آگے بڑھو"...... عمران نے کہا اور وہ ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھنے لگے عمران نے پنسل ٹارچ روشن کر رکھی تھی اور ان سب کے ہاتھوں میں ریوالور تھے۔ ہر آہٹ پر ان کے کان کھڑے ہو جاتے تھے کہ نجانے کب کوئی درندہ حملہ آور ہو جائے۔

"کہیں جنگل میں آگ نہ پھیل جائے"...... جولیا نے کہا۔ اس کا اشارہ ندی کے کنارے بموں کے دھماکوں سے لگ جانے والی آگ کی جانب تھا۔

"وہ اسے بجھا بھی چکے ہوں گے۔ اتنے احمق نہیں ہیں کہ جنگل کی آگ کی تباہ کاریوں سے واقف نہ ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ابھی تک کوئی درندہ سامنے نہیں آیا"...... خاور نے کہا۔

"درندے آگ سے ڈرتے ہیں اور ندی کے کنارے ہونے والی فائرنگ، دھماکوں اور آگ نے ان کو ڈرا کر دور بھاگنے پر مجبور کر دیا ہو گا ورنہ شیر تو ندی کے پاس موجود تھے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ میرا بھی یہی خیال تھا"...... نعمانی نے کہا۔

"بہت خوشی کی بات ہے کہ تمہارا خیال میرے خیال سے ملتا ہے"...... عمران نے مسکرا کر کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔ وہ بغیر رکے آگے بڑھتے رہے۔ انہیں احساس نہیں تھا کہ وہ کس طرف جا رہے

ہیں لیکن عمران ہر قدم نپا تلا اٹھا رہا تھا۔

"بس یہیں رک جاؤ"...... عمران نے کہا۔

"میں دھواں سا محسوس کر رہا ہوں"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں ایسا لگ رہا ہے جیسے آس پاس کوئی چیز جل رہی ہو"...... جولیا نے کہا اور چاروں طرف دیکھنے لگی۔

"اس کا مطلب یہ ہوا کہ میں بالکل ٹھیک جگہ تم سب کو لے کر آیا ہوں"...... عمران نے کہا تو وہ چونک پڑے۔

"تو کیا یہ ندی کا کنارہ ہے"...... تنویر نے پوچھا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا پھر وہ گھنا درخت تلاش کرنے لگا۔ عمران نے مقامی ایجنٹ سے رابطہ کر کے پہلے ہی اسے صورتحال سے آگاہ کر دیا تھا کہ وہ سرحد پار تو پہنچ گئے ہیں لیکن ان کی ایک چھوٹی سی بے احتیاطی نے سرحدی محافظوں کو ان کے پیچھے لگا دیا ہے۔ عمران درخت پر چڑھ کر مقامی ایجنٹ سے دوبارہ رابطہ کرنا چاہتا تھا تاکہ وہ اسے اپنی موجودہ پوزیشن کے بارے میں بتا سکے۔ اس علاقے میں وہ پہلی بار آئے تھے اور نقشوں ہی کی مدد سے سفر کرتے ہوئے اس ملک کی سرحد عبور کر کے یہاں پہنچے تھے۔ اس علاقے سے انہیں صرف مقامی ایجنٹ ہی باہر لے جا سکتے تھے ورنہ شاید وہ جنگل کی ہی بھول بھلیوں میں پھنس کر رہ جاتے۔

ہیلی کاپٹر سے وہ قصبہ کاگل اتر گئے تھے اور وہاں سے جیپوں میں آگے روانہ ہوئے تھے ایک جیپ میں سہراب اور شیر داد تھے جبکہ دوسری جیپ میں شیر داد کے چاروں ساتھی موجود تھے۔ وہ ہر قسم کی صورت حال سے نمٹنے کے لئے تیار ہو کر روانہ ہوئے تھے۔
قصبہ کاگل سے قصبہ ہندوئی ایک گھنٹے کی مسافت پر تھا۔

"باس"...... شیر داد نے سہراب کو مخاطب کیا۔

"کیا بات ہے"...... سہراب نے ایک موڑ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"وہ لوگ جنگل میں کس جگہ پر ہیں"...... شیر داد نے پوچھا۔

"ندی کے کنارے پر"...... سہراب نے جواب دیا۔

"اور سرحدی محافظ"...... شیر داد نے پوچھا۔

"وہ بھی ندی کے کنارے جنگل کے سرے پر گھیرا ڈالے ہوئے ہیں"...... سہراب نے کہا۔

"ہم کس طرف سے ان تک پہنچیں گے"...... شیر داد نے

پوچھا۔

"جنگل کے پہلو سے"...... سہراب نے کہا۔

"اس کے لئے ہمیں پیدل چلنا پڑے گا"...... شیر داد نے کہا۔

"ہاں"...... سہراب نے کہا۔

"راستے میں دلدل بھی ہے باس آپ کو معلوم ہے"...... شیر داد نے کہا۔

"اسی لئے وہ راستہ اختیار کریں گے۔ ان کے خواب و خیال میں بھی نہیں ہو گا کہ کوئی اس طرف سے آسکتا ہے"...... سہراب نے کہا۔

"ایک بات اور ہے باس"...... شیر داد نے کہا۔

"وہ کیا"...... سہراب نے تاریکی میں شگاف ڈالتی ہوئی جیپ کی ہیڈ لائٹس کو گھورتے ہوئے پوچھا۔

"جیپیں کہاں چھوڑی جائیں گی"...... شیر داد نے کہا۔

"جنگل کے سرے پر۔ کیوں"...... سہراب نے کہا۔

"وہاں تک سرحدی محافظ پہنچ گئے تو"...... شیر داد نے کہا۔

"ہونہہ۔ میں ایک آدھ مرتبہ ہی اس طرف آیا ہوں جبکہ تم متعدد مرتبہ آچکے ہو"...... سہراب نے کہا۔

"اسی لئے پوچھا ہے باس"...... شیر داد نے کہا۔

"پھر تم ہی بتاؤ جیپیں کہاں چھوڑی جائیں"...... سہراب نے کہا۔

"جنگل کے اندر کئی جگہ مٹی کے اونچے اونچے ٹیلے ہیں جن پر گھاس اُگی ہوئی ہے جیپیں وہاں چھوڑی جا سکتی ہیں"...... شیر داد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ میں نے اسی لئے تمہیں ساتھ لیا تھا کہ تم اس علاقے سے کسی حد تک واقف ہو اور رہنمائی کر سکو گے"...... سہراب نے کہا۔

"یس باس۔ تھینک یو باس"...... شیر داد نے کہا۔ سہراب نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس نے نظریں سامنے کی جانب جما دیں وہ کچھ سوچ رہا تھا۔ وہ کئی برسوں سے ایکسٹو کے لئے فارن ایجنٹ کے طور پر کام کر رہا تھا۔ ناٹران کے ساتھ ساتھ چیف ایکسٹو کا یہ دوسرا سیٹ اپ تھا۔ ناٹران چونکہ ان دنوں شدید علیل تھا اس لئے چیف ایکسٹو نے سہراب سیٹ اپ کو آگے لانے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس نے ایکسٹو کو ایک ایسی اطلاع دی تھی جس کے نتیجے میں ایکسٹو نے عمران اور اس کی ٹیم کو یہاں بھیجا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی جس اطلاع پر یہاں آ رہے تھے وہ اطلاع یہ تھی کہ اس کافرستان نے پاکیشیا کے خلاف پہاڑی علاقے میں نیا اور جدید ترین میزائل اسٹیشن بنایا تھا۔ یہ میزائل اسٹیشن کافرستان نے روسیاہ کے اشتراک سے بنایا تھا۔ اس میزائل اسٹیشن میں اتنی تعداد میں طاقتور میزائل نصب کئے گئے تھے کہ پاکیشیا کا ہر بڑا شہر ان میزائلوں کی زد میں آ گیا تھا اور وہ اس میزائل اسٹیشن سے مسلسل

میزائل فائر کر کے پاکیشیا کے ہر شہر کو تباہ و برباد کر سکتے تھے۔

سہراب کا اصل نام کچھ اور تھا لیکن وہ کافرستان میں سہراب کے نام سے ہی رہ رہا تھا اور اس کے سہراب نام کا انڈر ورلڈ میں خاصا رعب اور دبدبہ تھا۔ سہراب کے چند مخصوص ساتھی تھے جو اس کی ٹیم کا حصہ تھے۔ وہ بھی سہراب کی طرح ایکسٹو کے لئے ہی کام کرتے تھے۔ سہراب نے ایکسٹو کو جب اس میزائل اسٹیشن کے بارے میں اطلاع دی جس کا کوڈ نام ٹاپ اسپاٹ رکھا گیا تھا تو ایکسٹو نے اسے بتایا کہ وہ عمران کی سرکردگی میں ٹیم کو کافرستان بھیج رہا ہے۔ اسے نہ صرف عمران اور اس کے ساتھیوں کی رہنمائی کرنی ہو گی بلکہ انہیں ہر قسم کی سہولتیں بھی بہم پہنچانی ہوں گی اور جس قسم کا سامان اور اسلحہ کی ان کو ضرورت ہو گی وہ بھی اسے مہیا کرنا ہو گا۔ چند روز بعد ایکسٹو نے کال کر کے اسے اطلاع دی کہ عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ ٹاپ اسپاٹ تباہ کرنے کے لئے روانہ ہو چکا ہے اور اس نے سرحد کراس کر لی ہے اور وہ لوگ قصبہ ہندوئی اور کاگل سے ہوتے ہوئے دارالحکومت پہنچیں گے۔ سہراب نے فوری طور پر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ریسیور کرنے اور ان کے لئے رہائش اور دوسرے انتظامات کرنے شروع کر دیئے۔

اطلاع کے مطابق عمران کے ساتھ آٹھ افراد تھے۔ سہراب ان کے نام تو نہیں جانتا تھا لیکن چیف نے اسے بتایا تھا کہ ان کے ساتھ ایک لڑکی ہے جس کا نام جولیا ہے۔ جب وہ کافرستان پہنچیں

گے تو عمران اپنے ساتھیوں کا خود اس سے تعارف کرا دے گا۔
سہراب اس انتظار میں تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی سرحد کراس کر کے محفوظ طریقے سے دارالحکومت پہنچ جائیں گے۔ مگر آج اسے دوسری ہی اطلاع ملی۔ یہ اطلاع اس کے سیکرٹ ہیڈ کوارٹر میں عمران نے ٹرانسمیٹر پر دی تھی کہ وہ قصبہ ہندوئی کے جنگلات میں گھر چکے ہیں اور انہیں ان کی مدد کی ضرورت ہے تو سہراب فوری طور پر ان کی مدد کے لئے روانہ ہو گیا تھا۔ جیپ دوڑتی رہی اور سہراب اپنے خیالوں کی دنیا میں کھویا رہا پھر وہ اس وقت ہی چونکا تھا جب شیر داد نے اسے ٹوکا تھا۔

"باس ہم پہنچ گئے ہیں"...... شیر داد نے کہا۔

"اوہ۔ کیا کہا تم نے"...... سہراب نے چونک کر کہا۔

"ہم پہنچ گئے ہیں"...... شیر داد نے اپنا جملہ دوہرایا۔

"ہونہہ۔ لیکن جنگل تو ابھی دور ہے"...... سہراب نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ یہ سڑک آگے جا کر چھاؤنی کی جانب مڑ جائے گی اور ہمیں کچے راستے پر جانا ہے"...... شیر داد نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جہاں سے کچا راستہ اختیار کرنا ہے بتا دینا"۔ سہراب نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"بس وہ دور جو......" شیر داد کا جملہ ادھورا ہی رہ گیا اور سہراب نے بڑی تیزی سے ہیڈ لائٹس بجھا دیئے اس کے ساتھ ہی عقبی

لائٹ سے پیچھے آنے والی جیپ کو سگنل دیا اور رفتار کم کرتا چلا گیا۔ پیچھے آنے والی جیپ کی رفتار بھی کم ہوتی چلی گئی اور اس کی ہیڈ لائٹس بھی بجھ گئیں اور ساتھ ہی جیپیں رک گئیں اور وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر تاریکی میں دیکھنے اور سننے کی کوشش کرنے لگے۔ ان کے چونکنے اور رکنے کا سبب مشین گنوں کے چلنے کی آوازیں تھیں یہ آوازیں زیادہ دور سے نہیں آ رہی تھیں ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے قریب ہی کہیں دو پارٹیوں میں فائرنگ کا تبادلہ ہو رہا ہے۔

"کہیں ان کا ٹکراؤ تو نہیں ہو گیا باس"...... شیر داد نے کہا۔

"ہو سکتا ہے"...... سہراب نے کہا۔

"ایسی صورت میں ہمارا ان تک پہنچنا مشکل ہو گا باس"۔ شیر داد نے کہا۔

"میں بھی یہی سوچ رہا ہوں مگر ان لوگوں کو اس طرح چھوڑا نہیں جا سکتا۔ ہم ہر صورت ان کی مدد کریں گے"...... سہراب نے کہا۔

"پہلے ہمیں صورت حال کا پتہ کرنا چاہئے باس"...... شیر داد نے کہا۔

"ہونہہ۔ ایک منٹ خاموش ہو جاؤ"...... سہراب نے کہا اور مشین گنوں کی آوازیں سننے لگا پھر اس نے اس طرح سر ہلایا جیسے کوئی بات سمجھ میں آ گئی ہو۔

"کیا ہوا باس"...... شیر داد نے پوچھا۔

"یہ آوازیں کافی دور کی ہیں"...... سہراب نے کہا۔

"مگر لگ تو قریب کی رہی ہیں"...... شیر داد نے کہا۔

"ہاں۔ ہوا کا رخ ہماری جانب ہے اور کھلا علاقہ ہے اس لئے ایسا لگ رہا ہے"...... سہراب نے کہا۔

"پھر تو ہمیں چلنا چاہئے"...... شیر داد نے کہا۔

"ہاں"...... سہراب نے کہا اور گاڑی آگے بڑھا دی اس بار اس نے ہیڈ لائٹس روشن نہیں کی تھیں بلکہ وہ لائٹ جلائی تھی جو جیپ کے نچلے حصے میں لگی ہوئی تھی اور جس کی روشنی اس طرح زمین پر پڑتی تھی کہ دور سے نظر نہیں آ سکتی تھی جبکہ جیپ چلانے والا اس کی روشنی میں دس پندرہ گز دور تک دیکھ سکتا تھا یہ لائٹس سہراب کی ہر گاڑی میں خصوصی طور پر لگائی گئی تھیں اور یہ خاص طور پر اس وقت کام آتی تھیں جب اسمگلنگ کا مال ادھر سے ادھر کیا جا رہا ہوتا تھا۔

"بس اب کچے میں اتار لیں باس"...... شیر داد نے قریب سے گزرنے والے ایک بورڈ کو دیکھنے کے بعد کہا۔ یہ بورڈ اس راستے پر سفر کرنے والوں کے لئے تھا اس کے ذریعے بتایا گیا تھا کہ اس طرف سے جنگل میں داخلہ خطرناک ہے کیونکہ یہاں دلدلیں پھیلی ہوئی ہیں۔

"اب تم ڈرائیونگ کرو"...... سہراب نے جیپ روکتے ہوئے کہا پھر وہ نیچے اترا اور گھوم کر دوسری طرف شیر داد کی جگہ آ بیٹھا جبکہ

شیر داد نے اسٹیرنگ سنبھال لیا تھا اور جیپ پھر حرکت میں آ گئی تھی۔ شیر داد نے رفتار کم رکھی تھی اور بڑی ہوشیاری سے جیپ ڈرائیو کر رہا تھا۔ بیس پچیس منٹ کے سفر کے بعد جیپیں جہاں رکیں وہاں ارد گرد اونچے اونچے ٹیلے پھیلے ہوئے تھے اور ان پر خودرو گھاس اور پودے اگ آئے تھے وہ جیپوں سے اتر آئے اور سامان کے بیگ کاندھوں پر ڈال لئے اور مشین گنیں ہاتھوں میں سنبھال لیں اور ایک جگہ جمع ہو گئے۔

"اب کیا حکم ہے باس"...... شیر داد نے پوچھا۔

"آگے جانے سے پہلے میں ایک بار عمران صاحب سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کرتا ہوں"...... سہراب نے کہا پھر ٹرانسمیٹر نکال کر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر اپنے منہ کے قریب کیا اور دوسری طرف مسلسل کال دینے لگا۔

"ہیلو ایس کالنگ یو۔ ہیلو ہیلو۔ اوور"...... اس نے دوسری طرف مسلسل کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ پرنس اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی تو سہراب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔ اس نے عمران کی آواز پہچان لی تھی۔

"تو آپ پہنچ گئے ہیں۔ اوور"...... سہراب نے مسکرا کر کہا۔

"میں تو پہنچ گیا ہوں لیکن تم کہاں سے بول رہے ہو مسٹر

اسمگلر۔ اوور‘‘...... عمران کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

’’آپ کے قریب ہی ہوں جناب۔ اوور‘‘...... سہراب نے کہا۔

’’کیا تم سانپ تک پہنچ گئے ہو۔ اوور‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’جی ہاں۔ اوور‘‘...... سہراب نے پوچھا۔

’’سانپ کے منہ کے پاس ہو یا کچھ فاصلے پر۔ اوور‘‘۔ عمران نے پوچھا۔

’’ہم کچھ فاصلے پر ہیں جناب۔ اوور‘‘...... سہراب نے کہا۔

’’بس تو سانپ کے منہ تک آ جاؤ۔ محتاط رہنا یہاں آدم خور چیونٹے پھیلے ہوئے ہیں۔ اوور‘‘...... عمران نے کہا۔

’’آپ فکر نہ کریں۔ ہمیں آدم خور چیونٹوں کی موجودگی کا علم ہے جناب۔ اوور‘‘...... سہراب نے کہا وہ سمجھ گیا تھا کہ اشارہ وہاں پھیلے ہوئے سرحدی محافظوں کی جانب ہے۔

’’جب سانپ کے منہ تک آ جاؤ تو الو بن جانا تاکہ میں تمہیں پہچان سکوں۔ اوور‘‘...... عمران نے کہا۔

’’الو۔ کیا مطلب۔ میں کچھ سمجھا نہیں۔ اوور‘‘...... سہراب نے حیرت سے پوچھا۔

’’ارے۔ الو کا مطلب نہیں سمجھتے یا تمہیں الو بننا نہیں آتا۔ اوور‘‘...... عمران نے کہا۔

’’اوہ۔ اچھا۔ میں سمجھ گیا۔ ٹھیک ہے جناب۔ اوور‘‘...... سہراب نے سمجھ جانے والے انداز میں کہا۔

’’کتنی دیر لگے گی الو بننے میں۔ اوور‘‘...... عمران نے کہا۔

’’دس پندرہ منٹ۔ اوور‘‘...... سہراب نے جواب میں کہا۔

’’سوچ لو صبح ہونے والی ہے جبکہ الو رات کا شہزادہ ہے ایسا نہ ہو کہ بولنے سے پہلے ہی روشنی ہو جائے۔ اوور‘‘...... عمران نے کہا۔

’’بے فکر رہیں جناب۔ اوور‘‘...... سہراب نے کہا۔

’’بس تو پھر آ کر جلد سے جلد الو بنو۔ مجھے الو کی آواز سنے ہوئے کافی دیر ہو گئی ہے۔ اوور اینڈ آل‘‘...... عمران نے کہا اور رابطہ ختم کر دیا۔ سہراب نے بھی مسکراتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

’’یہ عمران صاحب آپ کو الو بننے کا کیا کہہ رہے تھے جناب‘‘۔ شیر داد نے حیرت بھرے لہجے میں کہا جو خاموشی سے ان کی باتیں سن رہا تھا۔

’’الو بننے کا نہیں۔ وہ مجھے الو کی آواز نکالنے کا کہہ رہے تھے۔ نانسنس‘‘...... سہراب نے برا سا منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو شیر داد نے شرمندگی سے سر جھکا لیا۔

’’اب ہمیں کس طرف جانا ہے‘‘...... شیر داد نے پوچھا۔

’’ہمیں برساتی ندی کے کنارے پر پہنچنا ہے‘‘...... سہراب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’وہ تو خاصی دور ہے باس‘‘...... شیر داد نے کہا۔

"چلو گائیڈ کرو۔ ہمیں صبح ہونے سے پہلے انہیں لے کر یہاں تک آنا اور یہاں سے روانہ ہونا ہے"...... سہراب نے کہا۔

"یس باس۔ آئیں"...... شیر داد نے کہا اور وہ ایک ہاتھ میں مشین گن اور دوسرے ہاتھ میں ٹارچ سنبھالے آگے بڑھنے لگا۔ ان کے قدم بڑی تیزی سے اٹھ رہے تھے۔ شیر داد ان کو ٹیڑھے میڑھے راستوں پر گھماتا پھراتا ہوا لے جا رہا تھا اور یہ اس وجہ سے تھا کہ یہاں دلدل پھیلی ہوئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد اچانک شیر داد رک گیا۔

"کیا ہوا"...... سہراب نے شیر داد کو رکتے دیکھ کر پوچھا۔

"آپ نے آواز نہیں سنی"...... شیر داد نے کہا۔

"ہاں سنی ہے یہ کسی بھیڑیے کی آواز ہے"...... سہراب نے کہا۔

"آپ کو شاید علم نہیں ہے باس کہ یہاں خونخوار بھیڑیے غول کی شکل میں رہتے ہیں"...... شیر داد نے کہا۔

"ہاں مگر یہ ایک بھیڑیے کی آواز ہے اور ایسا لگ رہا ہے جیسے وہ بیمار ہو یا قریب المرگ ہو۔ تم بے فکر ہو کر چلو"...... سہراب نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... شیر داد نے کہا اور وہ پھر آگے بڑھنے لگے۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ اچانک وہ سب بری طرح اچھل پڑے۔ کوئی بھیڑیا ان سے صرف چند قدم کے فاصلے پر چیخا

تھا۔ بے ساختہ ان کی ٹارچوں کی روشنیاں آواز کی سمت اٹھ گئیں اور پھر وہ حیرت زدہ رہ گئے۔ سامنے ایک دلدل تھی جس میں ایک بھیڑیا گردن تک دھنسا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ دلدل کے کنارے پر ایک اور بھیڑیا موجود تھا جو دلدل میں پھنسے ہوئے بھیڑیے کو اس کی دم سے پکڑ کر باہر کھینچنے کی کوشش کر رہا تھا اور اس کوشش میں وہ خود بھی دلدل میں پھنس چکا تھا اور اس کا احساس ہوتے ہی وہ چیخا تھا۔ ان کے دیکھتے ہی دیکھتے بھیڑیے کی گردن بھی دلدل میں غائب ہو گئی اور دوسرے بھیڑیے کا نصف دھڑ دلدل میں پھنس گیا۔ وہ سب بھیڑیوں کو دلدل میں غرق ہوتے دیکھنے لگے۔

"چلو دیر ہو رہی ہے"...... سہراب نے غرا کر کہا۔

"یس باس"...... شیر داد نے کہا اور وہ تیزی سے قدم بڑھانے لگے پھر شاید چلتے ہوئے انہیں کچھ ہی دیر ہوئی ہو گی کہ وہ سب ایک بار پھر رکنے پر مجبور ہو گئے۔ دور خاصے فاصلے پر انہیں روشنیاں نظر آ رہی تھیں۔ یہ ٹارچوں کی روشنیاں تھیں اور حرکت کر رہی تھیں۔

"شاید ہم پہنچ گئے"...... سہراب نے کہا۔

"یس باس۔ ایک ڈیڑھ فرلانگ آگے ندی کا کنارہ ہے کہیں تو آگے چلا جائے"...... شیر داد نے کہا۔

"نہیں۔ پہلے مجھے ان سے بات کر لینے دو"...... سہراب نے کہا۔

"اوکے باس"...... شیر داد نے کہا۔ سہراب نے ایک بار پھر ٹرانسمیٹر آن کیا اور اسے منہ کے قریب کر لیا۔

"ایس ایس کالنگ یو۔ ہیلو ہیلو۔ اوور"...... اس نے دوسری طرف مسلسل کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ پرنس اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... فوراً عمران نے کال رسیور کرتے ہوئے جواب دیا۔

"ہم سانپ کے سر سے صرف ایک فرلانگ کے فاصلے پر ہیں۔ اوور"...... کوڈ ورڈز کے تبادلے کے بعد سہراب نے کہا تھا۔

"بس تو الو بننے میں کیا حرج ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... سہراب نے کہا پھر اس نے ٹرانسمیٹر شیر داد کو پکڑایا اور منہ پر دونوں ہاتھ رکھے اور ایک لمحے بعد ہی جنگل الو کی تیز آواز سے گونج اٹھا پھر ابھی سہراب کے منہ سے نکلنے والی الو کی تیز آواز معدوم بھی نہیں ہوئی تھی کہ کہیں قریب ہی سے دوسرا الو چیخا تو سہراب نے شیر داد سے ٹرانسمیٹر واپس لے لیا۔

"آپ ہم سے بہت قریب ہیں۔ اوور"...... سہراب نے ٹرانسمیٹر پر کہا۔

"ہاں۔ اب تم ایک کام کرو۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"فرمائیں۔ کیا کام کرنا ہے مجھے۔ اوور"...... سہراب نے پوچھا۔

"تم جہاں موجود ہو وہاں ٹارچ کی روشنی زمین پر ڈال کر

دائرے کی شکل میں گھمانا شروع کر دو صرف چند لمحوں کے لئے۔ مطلب سمجھ رہے ہو نا"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ میں سمجھ رہا ہوں"...... سہراب نے کہا اور فوراً ہی ٹارچ روشن کی اور دائرے کی شکل میں اس کی روشنی زمین پر ڈال کر فوراً ٹارچ بجھا دی۔

"گڈ۔ ہم آ رہے ہیں۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر پر عمران کی آواز سنائی دی۔

"جلدی کریں۔ ہمیں صبح ہونے سے پہلے یہاں سے واپس بھی جانا ہے۔ اوور"...... سہراب نے کہا۔

"میں جانتا ہوں۔ اوور"...... عمران نے کہا اور خاموشی چھا گئی پھر ٹرانسمیٹر سے پتوں کی کھڑکھڑاہٹ سی سنائی دینے لگی۔ کبھی کبھی تیز تیز سانسوں کی آواز بھی سنائی دے جاتی تھی۔ اچانک سہراب اور شیر داد اور اس کے ساتھی چونک پڑے قریب ہی سے آہٹیں سنائی دی تھیں ایسا لگا تھا جیسے کچھ لوگ ان کی طرف بڑھتے چلے آ رہے ہوں۔ بے ساختہ ان کی گنوں کے رخ آواز کی سمت ہو گئے اور انگلیاں ٹریگروں پر جم گئیں۔

"فائر مت کرنا مسٹر اسمگلر۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے عمران کی آواز سنائی دی۔

"تو یہ آپ لوگ ہیں۔ اوور"...... سہراب نے کہا۔

"ہاں۔ اوور"...... عمران نے جواب دیا لیکن اس بار آواز

ٹرانسمیٹر سے نہیں کچھ فاصلے سے سنائی دی تھی پھر آنے والے قریب آگئے۔

"سہراب"...... ایک آواز آئی۔

"عمران صاحب"...... سہراب نے کہا اور ایک آدمی اس کے قریب آگیا۔ دونوں نے ایک دوسرے کو پہچاننے میں دیر نہیں لگائی تھی۔ عمران کے اشارے پر اس کے ساتھی بھی تاریکی سے نکل کر ان کے پاس آگئے۔ ان سب نے ایک دوسرے سے سلام دعا کی اور پھر وہ ایک دوسرے سے گھل مل گئے۔

"الوؤں کی صحبت میں کتنے دن رہے ہو"...... عمران نے سہراب کے شانے کو تھپکتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"...... سہراب نے چونک کر کہا۔

"بہت اچھی آواز نکالی تھی الو کی تم نے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سہراب بے اختیار ہنس پڑا۔

"مجھ سے اچھی تو آپ نے الو کی آواز نکالی تھی۔ کیا آپ نے بھی الوؤں کی صحبت میں رہ کر یہ آواز سیکھی تھی"...... سہراب نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بھی ہنس پڑا۔

"ہو سکتا ہے الوؤں نے میری صحبت میں رہ کر ہی اس طرح بولنا سیکھا ہو"...... عمران نے جواب دیا تو سہراب جو کھلکھلا کر ہنسنا چاہتا تھا اس نے فوراً منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔

"باس وقت ضائع مت کریں۔ ہمیں جلد سے جلد یہاں سے

نکلنا ہے"...... شیر داد نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ چلیں عمران صاحب ہمیں صبح کی روشنی ہونے سے پہلے اس علاقے سے نکلنا ہے"...... سہراب نے عمران سے کہا۔

"ہاں تو چلو۔ میں نے تمہیں کب روکا ہے"...... عمران نے کہا اور وہ آگے بڑھنے لگا۔

"ہمارے قدموں سے قدم ملا کر چلیں جناب کیونکہ یہاں جگہ جگہ دلدلیں پھیلی ہوئی ہیں"...... سہراب نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور وہ تیزی سے قدم بڑھانے لگے پھر وہ ٹیلوں کے قریب پہنچے ہی تھے کہ بری طرح چونک پڑے۔

"جہاں ہو وہیں رک جاؤ۔ ورنہ گولیوں سے بھون دیئے جاؤ گے"...... ایک کرخت آواز وہاں گونجی اور دوسرے لمحے یکلخت وہ علاقہ تیز روشنی سے منور ہو گیا۔ وہ سب روشنی میں نہا گئے کسی سرچ لائٹ کے دائرے نے ان کو اپنی گرفت میں لے لیا تھا وہ دشمن کے نرغے میں پھنس چکے تھے۔

یہ ہال نما ایک بہت بڑا کمرہ تھا جہاں درمیان میں ایک بڑی میز موجود تھی۔ میز کے گرد کرسیوں پر دس کے قریب آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ سامنے ایک کرسی خالی تھی۔ کمرے میں مکمل خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ ہال میں بیٹھے ہوئے افراد کا تعلق ملٹری انٹیلی جنس کے مختلف سیکشنوں سے تھا جن کے وہ انچارج تھے۔ یہ سیکشن ون سے سیکشن ٹین کہلاتے تھے اور چونکہ یہ تمام سیکشن ملٹری انٹیلی جنس کے تحت تھے اس لئے ان سب کا چیف کرنل ناگیش تھا اور اسی کے حکم پر یہ خصوصی میٹنگ بلائی گئی تھی اور یہ میٹنگ ملٹری انٹیلی جنس کے سیکرٹ ہیڈ کوارٹر میں ہی منعقد کی جا رہی تھی۔ ملٹری انٹیلی جنس کے جن سیکشنوں کے سربراہوں کو وہاں مدعو کیا گیا تھا وہ سب وہاں پہنچ چکے تھے اور بے صبری سے چیف کرنل ناگیش کے منتظر تھے۔

تھوڑی دیر بعد اچانک ہال کا دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا اور انتہائی مضبوط جسم کا مالک ادھیڑ عمر آدمی جس نے ملٹری یونیفارم پہن

رکھی تھی اندر داخل ہوا۔ اس آدمی کو اندر آتے دیکھ کر ہال میں بیٹھے ہوئے تمام افراد اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ آنے والا شخص ملٹری انٹیلی جنس کا چیف کرنل ناگیش تھا۔

”بیٹھیں“...... کرنل ناگیش نے اپنی مخصوص کرسی کے پاس آ کر اس پر بیٹھتے ہوئے کہا تو وہ سب اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھتے چلے گئے۔

”کیا آپ کے پاس کوئی اہم خبر ہے چیف جو آپ نے ہم سب کو ایک ساتھ یہاں بلایا ہے“...... سیکشن ون کے انچارج میجر شام نے کرنل ناگیش سے مخاطب ہو کر مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

”ہاں۔ ایک بہت اہم اطلاع ہے“...... کرنل ناگیش نے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد سخت اور کرخت تھا۔

”کیا خبر ہے چیف“...... سیکشن تھری کے انچارج میجر ہریش نے بھی مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

”اطلاع یہ ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹ کافرستان میں داخل ہونے والے ہیں“...... کرنل ناگیش نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

”پاکیشیائی ایجنٹ“...... میجر ہریش نے کہا۔

”ہاں۔ اور یہ مصدقہ اطلاع ہے کہ وہ بہت جلد کافرستان کی سرحد کراس کر جائیں گے۔ اس سے پہلے کہ وہ کافرستان کی سرحد کراس کریں ہمیں انہیں ہر حال میں کافرستان داخل ہونے سے

روکنا ہے"...... کرنل ناگیش نے کہا۔

"یہ اطلاع کن ذرائع سے موصول ہوئی ہے چیف"...... سیکشن ٹو کے انچارج نے پوچھا جس کا نام میجر رام لال تھا۔

"پاکیشیا میں موجود ہمارے ایک فارن ایجنٹ نے مجھے یہ اطلاع دی ہے"...... کرنل ناگیش نے کہا۔

"اطلاع کی تصدیق ہو گئی ہے"...... میجر شام نے پوچھا۔

"ہاں یہ مصدقہ اطلاع ہے"...... کرنل ناگیش نے کہا۔

"اگر مصدقہ اطلاع ہے تو یہ بھی علم ہونا چاہئے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کتنے افراد یہاں آنے والے ہیں"...... سیکشن ٹین کے انچارج میجر جسونت نے کہا۔

"فارن ایجنٹ اس سلسلے پر کام کر رہا ہے لیکن تاحال اسے اس بات کا علم نہیں ہو سکا ہے کہ کتنے پاکیشیائی ایجنٹ کافرستان پہنچ رہے ہیں"...... کرنل ناگیش نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے چیف۔ اسے سب سے پہلے یہی معلوم کرنا چاہئے تھا"...... میجر ہریش نے کہا۔

"اس کی ایک وجہ ہے"...... کرنل ناگیش نے کہا۔

"وجہ۔ کیسی وجہ چیف"...... میجر شام نے کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹوں کی روانگی کی اطلاع وزارت خارجہ سے حاصل کی گئی ہے۔ وہاں ہمارے ایجنٹ کی ایک دوست ہے اس کے ذریعے یہ اطلاع حاصل کی گئی ہے وہاں سیکرٹری خارجہ سر سلطان

اور ایکسٹو کے درمیان ایک میٹنگ میں اس کا فیصلہ ہوا تھا کہ کافرستان میں ایک مشن مکمل کرنے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ایک ٹیم روانہ کی جائے گی"...... کرنل ناگیش نے کہا۔

"کیا اس مشن کو مکمل کرنے کے لئے خود ایکسٹو بھی یہاں پہنچ رہا ہے"...... میجر رام لال نے پوچھا۔

"نہیں۔ ایجنٹ کی اطلاع کے مطابق ٹیم کا سربراہ علی عمران ہے۔ وہی علی عمران جو متعدد بار کافرستان آ چکا ہے اور وہ جب بھی آتا ہے کافرستان کو کاری زخم لگا کر چلا جاتا ہے"...... کرنل ناگیش نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ عمران کا نام لیتے ہوئے اس کے چہرے پر نفرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اطلاع کی تصدیق کس طرح سے ہوئی ہے"...... اس بار سیکشن فور کے انچارج میجر ونود نے پوچھا۔

"اچھا سوال ہے۔ اطلاع تین دن پہلے ملی تھی جس کے بعد ہم نے متعلقہ ایجنسیوں اور سرحدی فورسز کو چوکنا رہنے کے لئے کہہ دیا تھا آج شام قصبہ ہندوئی کی چیک پوسٹ نے اطلاع دی ہے کہ کچھ مشکوک افراد چھاؤنی کے قریب سے قصبہ کی طرف جاتے دیکھے گئے ہیں"...... کرنل ناگیش نے کہا۔

"کیا ان لوگوں کو چیک کیا گیا"...... میجر ونود نے پوچھا۔

"نہیں"...... کرنل ناگیش نے کہا۔

"اوہ۔ وہ کیوں چیف۔ انہیں چیک کیوں نہیں کیا گیا"۔ میجر

شام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جب ان کو چیک کرنے کے لئے چیکنگ پارٹی گئی تو وہ لوگ اس جگہ نہیں ملے جہاں ان کو دیکھا گیا تھا"...... کرنل ناگیش نے کہا۔

"اوہ۔ تو وہ کہاں چلے گئے"...... میجر شام نے پوچھا۔ اس کے لہجے میں بدستور حیرت کا عنصر تھا۔

"علاقے کو سرچ کیا گیا تو ان کا سراغ مل گیا وہ قصبہ ہندوئی سے قصبہ کاگل کی طرف جاتے ہوئے دیکھے گئے تھے۔ انہیں روکنے کی کوشش کی گئی تو انہوں نے رکنے کی بجائے رینجرز پر فائر کھول دیا"...... کرنل ناگیش نے کہا۔

"اوہ۔ کتنے افراد تھے وہ"...... میجر شام نے پوچھا۔

"ان کی تعداد کنفرم نہیں ہو سکی ہے۔ وہاں چونکہ گہری تاریکی تھی اس لئے چیکنگ کرنے والے رینجرز کو تین چار افراد ہی دکھائی دیئے تھے جو فوراً پہاڑی علاقے میں روپوش ہو گئے تھے"...... کرنل ناگیش نے کہا۔

"چیکنگ کرنے والے کتنے افراد تھے"...... میجر رام لال نے کہا۔

"چیکنگ پارٹی چھ افراد پر مشتمل تھی۔ جب ان پر فائرنگ کی گئی تو انہوں نے بھی ان پر جواباً فائرنگ کرنی شروع کر دی لیکن وہ افراد تربیت یافتہ تھے اور ان کے پاس اسلحہ کی کمی نہیں تھی انہوں

نے چیکنگ کرنے والے رینجرز کا بھرپور مقابلہ کیا تھا اور پھر انہوں نے رینجرز کی جیپ پر بم مار کر اسے تباہ کر دیا جس کے نتیجے میں چھ کے چھ رینجرز ہلاک ہو گئے تھے"...... کرنل ناگیش نے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں"۔ سیکشن سیون کے انچارج میجر سریش نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ وہ ہمارے اندازوں سے کہیں زیادہ خطرناک ہیں۔ ان کے ہاتھوں تباہ ہونے والی جیپ میں سوار ایک رینجر ہلاک ہونے سے بچ گیا تھا لیکن وہ شدید زخمی تھا۔ اس نے زخمی ہونے کے باوجود فوری طور پر ٹرانسمیٹر پر ہیڈ کوارٹر کو اطلاع کر دی تھی۔ اطلاع ملتے ہی رینجرز کی فورس وہاں پہنچ گئی۔ جب فورس وہاں پہنچی تو اطلاع دینے والا رینجر بھی اپنی جان سے ہاتھ دھو چکا تھا اور وہ لوگ وہاں سے غائب ہو چکے تھے"...... کرنل ناگیش نے مزید بتایا۔

"دوبارہ ان کا سراغ ملا"...... میجر ونود نے پوچھا۔

"ہاں۔ رینجرز نے ان کے قدموں کے نشانات کا تعاقب کیا تھا اور ایک جگہ ان کو گھیر لیا۔ یہ جگہ قصبہ ہندوئی اور کاگل کے قریب کا جنگل ہے"...... کرنل ناگیش نے کہا۔

"تو کیا وہ پکڑے گئے"...... میجر سریش نے پوچھا۔

"نہیں۔ تاریکی کا فائدہ اٹھا کر وہ خشک ندی میں اتر گئے تھے اور اس خشک ندی سے ہوتے ہوئے جنگل میں پہنچ گئے تھے"۔ کرنل

ناگیش نے کہا۔

''اوہ۔ وہاں شاید ایرا جنگل ہے جو بہت بڑا اور گھنا ہے۔ اگر وہ جنگل میں گھس گئے ہیں تو پھر ان کو پکڑنا بہت مشکل ہے''۔ میجر شام نے کہا۔

''تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ وہ اب بھی جنگل میں ہی کہیں موجود ہیں اور جنگل کو فورس نے اپنے گھیرے میں لیا ہوا ہے''...... کرنل ناگیش نے کہا۔

''کیا فورس ان کے پیچھے جنگل میں داخل ہو چکی ہے''۔ میجر رام لال نے پوچھا۔

''نہیں۔ جنگل خطرناک ہے اور رات کے وقت سارا جنگل درندوں کی آماجگاہ بنا رہتا ہے اس لئے وہ جنگل میں داخل ہونے کا رسک نہیں لے سکتے۔ وہ جنگل کے سرے پر ہیں۔ صبح ہوتے ہی فورس جنگل میں گھس کر انہیں تلاش کرے گی''...... کرنل ناگیش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ اس وقت تک تو پاکیشیائی ایجنٹ جنگل سے ہوتے ہوئے نجانے کہاں کے کہاں پہنچ جائیں گے۔ فورس کو فوراً ان کے پیچھے جنگل میں داخل ہونا چاہئے تھا''...... میجر شام نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''درندوں کی وجہ سے ایسا نہیں کیا گیا ہے البتہ جن راستوں سے وہ فرار ہو سکتے ہیں ان سب کو سیز کیا جا چکا ہے''...... کرنل

ناگیش نے کہا۔

''اس کے باوجود ان کے نکل جانے کے امکانات بہت زیادہ ہیں چیف۔ رات کا اندھیرا ان کا معاون بن جائے گا''...... میجر شام نے کہا۔

''آپ سب جانتے ہیں کہ وہ جنگل درندوں اور خونی دلدلوں سے بھرا ہوا ہے اسی لئے رات کے اندھیرے میں ان کا جنگل میں پیچھا نہیں کیا گیا''...... کرنل ناگیش نے کہا۔

''اگر وہ جنگل سے نکلنے میں کامیاب ہو گئے تو کیا ہوگا چیف۔ ہم انہیں کہاں تلاش کریں گے''...... میجر سریش نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''نہیں۔ ایسا نہیں ہے دلدلوں اور درندوں کی وجہ سے وہ بھی جنگل میں زیادہ دور تک نہ جا سکیں گے''...... کرنل ناگیش نے کہا۔

''اگر ان کے ساتھ کوئی گائیڈ ہوا تو اس صورت میں کیا وہ راتوں رات جنگل عبور کر کے نہ نکل جائیں گے''...... میجر شام نے کہا۔

''ان امکانات کو نظر انداز نہیں کیا گیا اور اس کا انتظام کر دیا گیا ہے''...... کرنل ناگیش نے کہا۔

''وہ کیا''...... میجر ونود نے پوچھا۔

''گائیڈ کی موجودگی میں بھی سفر کرنے کے لئے ان کو روشنی کی ضرورت ہوگی اور جب وہ روشنی کریں گے تو جنگل کے سرے پر

موجود درختوں پر چڑھے ہوئے رینجرز اس روشنی کو دیکھ لیں گے اور پھر ان کو آسانی سے پکڑ لیا جائے گا“...... کرنل ناگیش نے کہا۔

”پھر اگر یہ سارے انتظامات ہو چکے ہیں تو یہ میٹنگ کال کیوں کی گئی ہے“...... میجر شام نے کہا۔

”اس لئے کہ ہم ہر امکان پر نظر رکھ رہے ہیں۔ ہم یہ فرض کر چکے ہیں کہ وہ وہاں سے فرار ہو کر دارالحکومت پہنچنے والے ہیں۔ آپ میرا مطلب سمجھ رہے ہیں نا......“ کرنل ناگیش نے کہا۔

”یس چیف“...... ان سب نے بیک وقت کہا۔

”ہمارا اولین کام یہ ہے کہ ہم ان ایجنٹوں کو دارالحکومت میں داخل ہوتے ہی گرفتار کر لیں اور اس مقصد کے لئے آج اور ابھی سے ہم سب کو ہنگامی طور پر انتظامات کرنے ہوں گے“...... کرنل ناگیش نے کہا۔

”یس چیف“...... ان سب نے ایک بار پھر ایک ساتھ جواب دیا۔

”وہ آخر ہیں کتنے ایجنٹ ہیں“...... میجر سنگھ نے پوچھا یہ سیکشن فائیو کا انچارج تھا۔

”اس بارے میں یقین سے کچھ نہیں کہا جا سکتا مگر......“ کرنل ناگیش کہتے کہتے خاموش ہو گیا۔

”مگر کیا“...... میجر سنگھ نے کہا۔

”پاکیشیا سیکرٹ سروس کے افراد کی تعداد کے بارے میں کسی

حد تک ہمیں علم ہے۔ ان کی تعداد نو ہے۔ جن میں سات مرد اور دو عورتیں ہیں۔ ان کے اصل نام تو ہمیں معلوم نہیں ہیں لیکن ان کو ہمیشہ عمران ہی لیڈ کرتا ہے جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے فری لانسر کے طور پر کام کرتا ہے۔ عمران کے بارے میں اب تک کی رپورٹ کے مطابق اس کے تین ساتھی ہیں۔ جن میں اس کے دو نیگرو غلام ہیں اور اس کا ایک شاگرد ٹائیگر ہے۔ اگر یہ سب کافرستان میں کسی مشن پر آئے ہیں تو ان کی کل تعداد تیرہ بنتی ہے۔ ہم اسی تعداد کو ذہن میں رکھ کر ان کو تلاش کر سکتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ سب یہاں نہ آئے ہوں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ عمران اپنے ساتھ اپنے دونوں نیگرو ساتھیوں اور اپنے شاگرد ٹائیگر کو نہ لایا ہو۔ اگر اس کے ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان ہیں تو عمران سمیت ان کی تعداد دس ہو سکتی ہے اور یہ تعداد ہمارے لئے اہم ہے“...... کرنل ناگیش نے کہا۔

”لیکن چیف۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کتنے ممبران ہیں ان سے ہمیں کوئی خطرہ نہیں ہے لیکن یہ عمران۔ یہ تو واقعی انتہائی خطرناک اور ذہین ایجنٹ ہے جس کا مقابلہ کرتے ہوئے کافرستان سیکرٹ سروس کا چیف شاگل بھی متعدد بار شکست سے دو چار ہو چکا ہے اور عمران نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر کافرستان کی کئی نامور اور نئی ایجنسیوں کو بھی ختم کیا ہے۔ وہ جتنی بار کافرستان آیا ہے ہمارا کوئی بھی ایجنٹ اور کوئی بھی ایجنسی اسے نہ تو اس کے ارادوں سے

روک سکی ہے اور نہ ہی وہ اور اس کا کوئی ساتھی کبھی ہمارے ہاتھ آیا
ہے۔ وہ جب بھی یہاں آتے ہیں کافرستان کو نقصان پہنچائے بغیر
واپس نہیں جاتے''...... میجر شام نے غصیلے اور نفرت بھرے لہجے
میں کہا۔

''ہاں۔ اس بار ہمارا مقابلہ اسی علی عمران اور اس کے ساتھیوں
سے ہے۔ ہمیں اس بات کو مد نظر رکھنا ہو گا۔ وہ یہاں جس مشن پر
آیا ہے اس مشن کو مکمل کرنے کے لئے وہ کچھ بھی کر سکتا ہے''......
کرنل ناگیش نے کہا۔

''پھر تو یہ بے حد خطرناک آدمی ہے''...... میجر شام نے کہا۔

''ہاں اور اسی لئے آپ سب کو یہاں بلایا گیا ہے تاکہ سب
اپنے اپنے ایریے میں ان کے خلاف کارروائی کریں اور مجھے امید
ہے کہ اس طرح کی کارروائی کے بعد وہ لوگ ضرور گرفتار ہو جائیں
گے''۔ کرنل ناگیش نے کہا۔

''یہ اچھا اقدام ہے''...... میجر شام نے کہا۔

''لیکن ہم ان کو شناخت کس طرح کریں گے''...... میجر ونود
نے کہا۔

''ایکسٹو کی پوری ٹیم کی ہمارے پاس مختلف میک اپ میں
تصویریں موجود ہیں۔ یہ وہ تصاویر ہیں جو ہم نے کراس ورلڈ
آرگنائزیشن جیسی معلومات مہیا کرنے والی تنظیم کے ساتھ ساتھ اس
قسم کی دوسری تنظیموں سے حاصل کی ہیں۔ ان تصاویر میں عمران اور

اس کے ساتھیوں کی اصل تصویریں بھی موجود ہیں۔ آپ سب کو ان
کی تصویریں اور نام بمعہ تفصیلات کے مل جائیں گی آپ ان تصاویر
اور معلومات سے فائدہ اٹھا کر ان کے خلاف جامع حکمت عملی تیار
کر سکتے ہیں''...... کرنل ناگیش نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... میجر ونود نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''آپ ہمیں جو تصاویر مہیا کریں گے کیا ان کے ساتھ ان کے
اصل نام بھی ہیں''...... میجر ونود نے پوچھا۔

''سیکرٹ سروس کے ممبران کے اصل ناموں کا تو مجھے علم نہیں
ہے۔ ان کے ہر حلیئے کے ساتھ ان کا نیا نام ہوتا ہے۔ البتہ ان
کے اصل حلیوں کے ساتھ ان کے جو نام لکھے ہوئے ہیں ہو سکتا
ہے کہ وہ ان کے اصل نام ہی ہوں لیکن ہمیں ان کے ناموں سے
کوئی واسطہ نہیں ہے۔ وہ کافرستان کے دشمن ہیں اور کافرستان کے
خلاف کام کرنے آ رہے ہیں اس لئے ہمیں اس بات پر اپنی توجہ
مرکوز کرنی ہے کہ ہم انہیں کافرستان کو نقصان پہنچانے کا تو کیا
انہیں کافرستان میں ایک قدم بھی آگے بڑھنے کا موقع نہ دیں اور
جس قدر جلد ممکن ہو سکے ان کا خاتمہ کر دیں اور یہی ہماری اولین
ترجیح ہونی چاہئے''...... کرنل ناگیش نے کہا۔

''کیا اس وقت یہ معلوم کیا جا سکتا ہے کہ وہ پکڑے گئے یا
نہیں''...... میجر شام نے پوچھا۔

''اگر وہ پکڑ لئے گئے ہوتے تو مجھے اب تک اطلاع مل چکی

ہوتی"...... کرنل ناگیش نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی تو ممکن ہے چیف کہ سرحدی محافظوں نے دارالحکومت کی بجائے قصبہ ہندوئی یا قصبہ کاگل کے آس پاس کی ناکہ بندی کر کے انہیں پکڑ لیا ہو"...... میجر شام نے کہا۔

"اس طرف سے بھی کوتاہی نہیں ہو رہی۔ قصبہ ہندوئی سے دارالحکومت تک چیکنگ شروع ہو چکی ہے اور غیر معروف اور متروک اور ہر امکانی راستے کی ناکہ بندی کی جا چکی ہے"...... کرنل ناگیش نے کہا۔

"گڈ شو۔ تب تو ان کے پاس وہاں سے بچ نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے"...... میجر شام نے کہا۔

"لیکن ہر امکانی راستے واقعے اور خدشات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس بات کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ دارالحکومت کی بھی ہر طرف سے ناکہ بندی کر کے انہیں تلاش کیا جائے"...... کرنل ناگیش نے کہا۔

"لیکن جب وہ جنگل میں پھنسے ہوئے ہیں تو انہیں دارالحکومت میں تلاش کرنا کیا احمقانہ اقدام نہیں ہے"...... میجر ودود نے کہا۔

"نہیں۔ رات کے اندھیرے میں ان کے نکلنے اور نہ نکلنے دونوں کے ففٹی ففٹی چانسز ہیں اسی لئے اتنے بڑے پیمانے پر ان کے خلاف کارروائی کا فیصلہ کیا گیا ہے"...... کرنل ناگیش نے کہا۔

"مجھے کچھ اور بھی نظر آ رہا ہے چیف"...... میجر شام نے کہا۔

"وہ کیا"...... کرنل ناگیش نے پوچھا۔

"یہی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور علی عمران کی دہشت ہم سب پر حاوی ہو چکی ہے اور یہ سب کچھ اسی کا نتیجہ ہے"...... میجر شام نے کہا۔

"علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران جتنے خطرناک ہیں اتنے خطرناک اور تربیت یافتہ ایجنٹ شاید دنیا میں کہیں نہیں ہیں۔ ہر ناممکن کام کو ممکن بنا دینا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے اور خاص طور پر عمران۔ اس کے بارے میں تو کہا جاتا ہے کہ اس کے جسم میں کوئی بدروح سمائی ہوئی ہے جو اسے کسی بھی طرح مرنے نہیں دیتی اور وہ حتمی طور پر ہلاک ہونے کی تصدیق ہونے کے بعد باوجود بھی زندہ بچ نکلتا ہے۔ وہ اور اس کے ساتھی بے شمار بار زخمی ضرور ہوئے ہیں لیکن دنیا کی کسی بھی ایجنسی یا ایجنٹ کو آج تک یہ اعزاز حاصل نہیں ہوا ہے کہ وہ ان میں سے کسی ایک کو بھی ہلاک کر سکے ہوں لیکن میں چاہتا ہوں کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کافرستان انٹیلی جنس کے ہاتھوں ہو اور جو اعزاز دنیا بھر کی ایجنسیاں اور ایجنٹ حاصل نہیں کر سکے وہ ہم حاصل کریں اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس بار یہاں سے کسی صورت میں زندہ نہ جانے دیں"...... کرنل ناگیش نے سنجیدگی سے کہا۔

"یس چیف۔ آپ فکر نہ کریں۔ اس بار عمران اور اس کے ساتھی کافرستان میں اپنا کوئی مشن مکمل نہیں کر سکیں گے۔ اس بار ان کے ہاتھوں میں سوائے ناکامی اور موت کے کچھ نہیں آئے گا۔

کافرستانی ملٹری انٹیلی جنس ان کے راستے میں ہر قدم پر فولادی دیوار بن کر کھڑی ہو جائے گی جس کو توڑ کر آگے بڑھ جانا ناممکن بنا دیا جائے گا اور ان کا ہر اٹھنے والا قدم انہیں ان کی موت کی طرف لے جائے گا"...... میجر شام نے ہونٹ بھینچ کر کہا۔

"میں بھی یہی چاہتا ہوں۔ اس بار ہمیں ثابت کرنا ہے کہ ملٹری انٹیلی جنس کے سامنے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کوئی گروپ آگے بڑھنے کی ہمت نہیں رکھتا اور اس بار انہوں نے کافرستان آ کر اپنی زندگی کی آخری اور سب سے بڑی غلطی کی ہے جس کے نتیجے میں انہیں سوائے بھیانک موت کے اور کچھ نہیں ملے گا"۔ کرنل ناگیش نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ ایسا ہی ہو گا۔ ہم عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے بھیانک موت کا ایسا سامان کریں گے کہ انہیں ہمارے ہاتھوں بچ کر نکلنے کا معمولی سا بھی راستہ نہیں ملے گا۔ انہیں ہم اپنے پیروں کے نیچے چیونٹیوں کی طرح مسل کر رکھ دیں گے"...... میجر شام نے کہا۔ اس کے لہجے میں بے حد حقارت تھی۔ اور پھر کچھ دیر بعد کرنل ناگیش نے میٹنگ برخواست کر دی اور اٹھ کر وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ کرنل ناگیش کے جانے کے بعد وہ سب بھی اٹھے اور کانفرنس ہال سے ایک ایک کر کے نکلتے چلے گئے۔

اچانک انہوں نے اپنے دائیں طرف سے مشین گن کی گرج سنی اور دوسرے ہی لمحے ایک چھناکا ہوا اور وہاں تاریکی چھا گئی۔ مشین گن کی گرج سنتے ہی ان سب نے سائیڈ میں موجود ایک ٹیلے کی طرف چھلانگ لگا دی اور تیزی سے کروٹیں بدلتے ہوئے ٹیلے کی آڑ میں پہنچ گئے۔ دوسرے لمحے ماحول یکلخت بے شمار مشین گنوں کی تڑتڑاہٹوں کی آوازوں سے گونج اٹھا۔ گولیاں انہیں ٹیلے کے قریب سے گزرتی ہوئی محسوس ہوئیں۔ انہیں ٹیلے کے پیچھے جانے میں ایک لمحے کی بھی دیر ہو جاتی تو ٹیلے کے اوپر سے چلائی جانے والی گولیاں یقینی طور پر انہیں چاٹ جاتیں۔ سرچ لائٹ سامنے موجود بڑے ٹیلے کے اوپر سے روشن ہوئی تھی اور اس روشنی میں انہوں نے ٹیلے پر کئی مسلح افراد کو دیکھا تھا جو یقینی طور پر انہیں ڈھونڈنے والے سرحدی محافظ تھے۔ جولیا جو سرچ لائٹ روشن ہوتے ہی بجلی کی سی تیزی سے دائیں طرف موجود ٹیلے کی اوٹ

میں چلی گئی تھی اس نے فوراً مشین گن سنبھال کر ٹیلے پر روشن ہونے والی سرچ لائٹ کو نشانہ بنا کر تباہ کر دیا تھا۔ سرچ لائٹ کے تباہ ہونے سے انہیں ٹیلے کی آڑ میں آنے کا موقع مل گیا تھا ورنہ اس بار سرحدی محافظوں نے انہیں حقیقی طور پر گھیر لیا تھا۔ مشین گنیں پھر گرجی تھیں۔ اس بار نصف دائرے کی شکل میں گولیاں ایک سے دوسرے سرے تک زمین ادھیڑتی چلی گئی تھیں۔

"آہستہ آہستہ کھسکتے چلیں۔ یہاں قریب ہی ایک پہاڑی ٹیلے کے پاس ہماری جیپیں موجود ہیں عمران صاحب"...... سہراب نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ لوگ ان پر قبضہ کر چکے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"دیکھ لینے میں کیا حرج ہے"...... سہراب نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ ان کے سروں کے اوپر اب تک مشین گنیں گرج رہی تھیں لیکن پھر کوئی سرچ لائٹ روشن نہیں ہوئی تھی وہ آہستہ آہستہ اسی طرف کھسکنے لگے۔ ٹیلہ کچھ دور جانے کے بعد ختم ہو گیا اور وہ کھلے حصے میں نکل آئے۔ چند لمحے وہ آس پاس کسی کی موجودگی محسوس کرنے کی کوشش کرتے رہے پھر بڑی تیزی سے آگے بڑھنے لگے وہ جھکے جھکے انداز میں بے تحاشہ دوڑ رہے تھے۔ تیزی سے دوڑتے ہوئے وہ سامنے موجود ایک اور ٹیلے تک جا پہنچے اس ٹیلے کی آڑ لے کر وہ ایک لمحے کے لئے رکے اور پھر انہوں نے دوسرے ٹیلے کی طرف دوڑ لگا دی۔ دوسرے سے تیسرے ٹیلے کے

پاس آ کر وہ سب ایک بار پھر رک گئے۔ مشین گنیں ابھی تک گرج رہی تھیں لیکن وہ اس جگہ سے کافی دور نکل آئے تھے۔ کئی جگہ ان کو سرحدی محافظوں کی آوازیں سنائی دی تھیں مگر وہ ان سے بچ کر ٹیلوں کی دیواروں سے چپک کر آگے بڑھتے چلے گئے پھر ایک جگہ وہ رک گئے۔ انہیں کچھ دور سامنے کی طرف کئی بڑے بڑے ہیولے نظر آ رہے تھے۔

"جیپیں"...... خاور نے کہا۔

"نہیں۔ یہ جیپیں نہیں ہیں"...... عمران نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ کا خیال صحیح ہے۔ یہ آرمی کے ٹرک ہیں مگر چھوٹے سائز کے ہیں یہ مقامی طور پر تیار کئے جاتے ہیں"...... سہراب نے کہا۔

"تمہاری لائی ہوئی جیپیں کہاں ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"جیپیں یہاں سے ایک فرلانگ دور ہیں لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ سرحدی محافظوں کے قبضے میں ہیں یا نہیں"...... شیر داد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلتے رہو۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا"...... سہراب نے کہا۔

"بالکل ٹھیک۔ حرکت ہی میں برکت ہے"...... عمران نے کہا۔

"جیسے آپ کی مرضی"...... شیر داد نے کہا اور وہ تیزی سے آگے بڑھنے لگے عمران نے مشین گن شانے سے لٹکالی تھی اور سائیلنسر لگا ریوالور نکال کر ہاتھ میں لے لیا تھا۔ جیپوں کے قریب

پہنچنے تک ریوالور کے استعمال کی نوبت نہیں آئی تھی۔ لیکن یہاں اس کا امکان پیدا ہو گیا تھا۔ جیپوں کے پاس کئی مسلح افراد موجود تھے جن کی آپس میں باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھی عمران کا اندازہ تھا کہ وہ تین سے چار کی تعداد میں ہیں۔

"وہی بات ہوئی جس کا ڈر تھا۔ یہاں سرحدی محافظ پہنچ چکے ہیں"...... سہراب نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ان کی تعداد تین چار سے زیادہ نہیں ہے۔ انہیں شاید یہاں جیپوں کی نگرانی کے لئے چھوڑا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر کیا کرنا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ان سب کا خاتمہ۔ اس کے سوا دوسرا کوئی چارہ نہیں ہے"۔ تنویر نے اپنی عادت کے مطابق کہا۔

"تنویر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ جیپوں کے بغیر ہم یہاں سے نہیں نکل سکیں گے اور جیپیں حاصل کرنے کے لئے ہمیں ان محافظوں کو ہلاک کرنا ہی پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن وہ مشین گنوں سے مسلح ہیں اور یقیناً پوری طرح سے چوکنے بھی ہوں گے"...... سہراب نے کہا۔

"تم اور شیر داد پیچھے جاؤ اور صفدر، تنویر میرے پاس آ جاؤ۔ جلدی کرو"...... عمران نے کہا۔

"کیا کرنا ہے"...... صفدر نے پوچھا۔ وہ اور تنویر فوراً اس کے قریب آ گئے تھے۔

"کیا تم دونوں کو جیپوں کے پاس موجود افراد دکھائی دے رہے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں"...... تنویر نے نظریں جما کر آوازوں کی سمت دیکھنے کے بعد کہا۔

"مجھے بھی کوئی نظر نہیں آ رہا"...... صفدر نے کہا۔

"ہونہہ"...... عمران نے سر ہلایا وہ سوچ رہا تھا کہ اس اندھیرے میں کس طرح سے ان لوگوں کی صحیح پوزیشن دیکھے۔ اگر وہ اندھا دھند فائرنگ کرتے تو اس بات کا قطعی امکان تھا کہ ان میں سے ایک آدھ بچ نکلتا اور وہ جوابی فائر کرنا شروع کر دیتا۔ ان کے ریوالوروں پر تو سائیلنسر لگے ہوئے تھے مگر مشین گن کی آواز دور تک جاتی اور دور عقب میں ٹیلوں پر چڑھتے ہوئے سرحدی محافظ جو اب تک یہی سمجھ رہے ہوں گے کہ انہوں نے ان کو گھیرے میں لے لیا ہے مشین گن کی آواز سن کر نہ صرف چونک پڑتے بلکہ وہ بڑی تیزی سے اسی طرف چلے آتے۔ اس طرح یہاں سے خاموشی سے نکل جانے کا اس کا منصوبہ دھرا رہ جاتا ان لوگوں کو خاموشی سے بیک وقت ٹھکانے لگانے کا ایک ہی طریقہ تھا اور وہ یہ کہ ان کی صحیح پوزیشن معلوم ہو جاتی۔ عمران سوچتا رہا۔ سہراب اور اس کے ساتھی بھی ان سے کچھ فاصلے پر کھڑے تھے۔

وہ سب ایک ٹیلے کی آڑ میں تھے جہاں سے وہ جیپوں کو تو ہیولوں کی شکل میں دیکھ سکتے تھے لیکن وہاں موجود مسلح افراد انہیں

دکھائی نہیں دے رہے تھے پھر اچانک جیسے قدرت عمران اور اس کے ساتھیوں پر مہربان ہو گئی۔ سامنے ایک مسلح آدمی نے اچانک لائٹر روشن کیا اور منہ میں دبا ہوا سگریٹ سلگانے لگا۔ لائٹر کی روشنی دھیمی تھی لیکن اس روشنی میں وہ ان کو بخوبی نظر آ رہے تھے وہ چار تھے اور چاروں ہی بڑے اطمینان سے جیپ سے کچھ فاصلے پر ایک ساتھ کھڑے تھے۔ مشین گنیں ان چاروں نے شانوں پر لٹکا رکھی تھیں۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ ہر خطرے سے بے نیاز ہیں انہیں یہ احساس نہیں تھا کہ موت ان کے کتنے قریب آ پہنچی ہے۔

''ہوشیاری سے''...... عمران نے صفدر اور تنویر سے کہا پھر بیک وقت تین ریوالوروں سے شعلے نکلے اور تین مسلح افراد ان کا نشانہ بن گئے۔ چوتھا اچھل کر پیچھے ہٹا تھا پھر شاید اس نے لائٹر پھینک کر کاندھے سے مشین گن اتارنا چاہی مگر اتنی ہی دیر میں عمران کے ریوالور کی ایک اور گولی اس کے ماتھے میں ترازو ہو گئی اور وہ بھی آواز نکالے بغیر ڈھیر ہو گیا۔ وہ لوگ تیزی سے آگے بڑھے اور مردہ افراد کو جیپوں کے آگے سے ہٹا کر ایک ٹیلے کے پاس ڈال دیا۔

''ان کی مشین گنیں اٹھا لو''...... عمران نے کہا۔

''ان کی ضرورت نہیں۔ جیپوں میں سب کچھ موجود ہے''۔ سہراب نے کہا۔

''او کے۔ چلو پھر''...... عمران نے کہا اور وہ تیزی سے جیپوں

میں سوار ہو گئے عمران سہراب کے ساتھ بیٹھا تھا۔

''کیا انجن کی آواز انہیں سنائی نہیں دے گی''...... سہراب نے عمران سے پوچھا۔

''فائرنگ کی شور میں شاید ہی سنائی دے۔ چلو تم انجن اسٹارٹ کرو اور چل پڑو''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... سہراب نے کہا اور جیپ کا انجن اسٹارٹ کر دیا پھر جیسے ہی وہ آگے بڑھے دوسری جیپ بھی ان کے ساتھ ہی چل پڑی تھی۔

''لائٹ جلا لو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ جیپ سمیت کسی دلدل میں غرق ہوتے چلے جائیں''...... عمران نے کہا۔

''جی بہتر''...... سہراب نے کہا اور وہی جیپ کے نچلے حصے والی لائٹ روشن کر دی دونوں جیپیں تیزی سے واپسی کا سفر طے کر رہی تھیں اور عمران سہراب کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

''جب میں نے کال کی تھی تو تم کہاں تھے''...... تھوڑی دیر بعد عمران نے سہراب سے پوچھا۔

''دارالحکومت میں۔ کیوں''...... سہراب نے کہا۔

''اگر دارالحکومت میں تھے تو دو ڈھائی گھنٹے میں ہم تک کیسے پہنچ گئے''...... عمران نے پوچھا۔

''قصبہ کاگل تک ہم ہیلی کاپٹر سے آئے تھے اور وہاں سے یہاں تک جیپوں میں''...... سہراب نے جواب دیا۔

"یہ جیپیں کس کی ملکیت ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"میری کیوں"...... سہراب نے سامنے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"اگر پکڑی گئیں یا نمبر نوٹ ہو گئے تو وہ تم تک جا پہنچیں گے"...... عمران نے کہا۔

"نمبر پلیٹیں جعلی ہیں اور ان کی ملک بھر میں کہیں بھی رجسٹریشن نہیں ہے"...... سہراب نے کہا۔

"تب ٹھیک ہے"...... عمران نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میں اور میرے آدمی ان گاڑیوں کو اسمگلنگ کے لئے استعمال کرتے ہیں اور ہر مرتبہ ان پر نئی نمبر پلیٹس ہوتی ہیں"...... سہراب نے کہا۔

"قصبہ کے لوگ تو جانتے ہوں گے کہ یہ گاڑیاں تمہاری ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں مگر ان میں سے کوئی زبان نہیں کھولے گا"...... سہراب نے کہا۔

"اس کی وجہ"...... عمران نے پوچھا۔

"میری اسمگلنگ کی وجہ سے ان لوگوں کو روزی ملتی ہے اور کوئی شخص اپنی روزی ضائع کرنا پسند نہیں کرتا"...... سہراب نے مسکرا کر کہا۔

"تو یہ بات ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں ان کے علاوہ اور بھی جیپیں ایک پولٹری فارم میں موجود ہیں۔ وہاں اوپر پولٹری فارم بنا ہوا ہے جبکہ نیچے بڑے بڑے تہہ خانے ہیں جہاں اسمگلنگ کا مال رکھا جاتا ہے"...... سہراب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا اس قصبہ میں کوئی پولیس اسٹیشن نہیں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہے۔ نصف لاکھ کی آبادی میں پولیس اسٹیشن نہ ہو کیسے ممکن ہے عمران صاحب۔ پولیس اسٹیشن بھی ہے اور سو آدمیوں پر مشتمل پورا عملہ بھی جن میں ایک انسپکٹر چھ سب انسپکٹر اور دوسرا عملہ ہے"...... سہراب نے کہا۔

"انسپکٹر سے بڑا آفیسر کوئی نہیں ہے"...... عمران نے سہراب کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں اور ان سب کو ان کی تنخواہوں سے تگنی چوگنی رقم ہر ماہ میری طرف سے ملتی رہتی ہے اس لئے وہ بے چارے گائے سے بھی زیادہ معصوم ہیں اور قصبہ کاگل کی ہر بات راز میں رہتی ہے"...... سہراب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہاں سے تبادلے کے بعد دوسری جگہ جانے والے پولیس کے عملے کے لوگ اس بارے میں کچھ نہیں کہتے"...... عمران نے کہا۔

"میں کسی کا بھی تبادلہ ہونے نہیں دیتا"...... سہراب نے ہنس کر

کہا۔

"اپنا اثر رسوخ استعمال کرتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں اور جب اثر رسوخ کام نہیں کرتا تو قصبہ کاگل کی پوری آبادی سراپا احتجاج بن جاتی ہے اور مجبوراً حکام کو تبادلہ منسوخ کرنا پڑتا ہے یہ صورت حال دو تین مرتبہ پیش آئی ہے اب آٹھ سال سے ایسا نہیں ہوا"...... سہراب نے کہا۔

"آٹھ سال لمبی مدت ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں مگر اس کی دو وجوہات ہیں۔ اول یہ کہ یہاں کوئی جرم نہیں ہوتا کوئی قتل نہیں ہوتا جس کی شکایت اوپر تک پہنچے دوسری بات یہ کہ حکام جانتے ہیں کہ یہاں کے لوگ تبادلہ پسند نہیں کرتے اور وہ کسی کا تبادلہ کر کے خواہ مخواہ ہنگامہ نہیں کرانا چاہتے"۔ سہراب نے کہا۔

"تب تو تم اس قصبے کے شاہ ہوئے یعنی کنگ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سہراب بھی مسکرا دیا۔

"ایسا ہی سمجھ لیں"...... سہراب نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ صبح ہونے والی تھی۔ اجالا اندھیرے کو نگلنے لگا تھا۔ جیپیں ابھی کچی سڑک پر دوڑ رہی تھیں البتہ دور چھ سات فرلانگ کے فاصلے پر پکی سڑک چمکتی نظر آنے لگی تھی۔

"شکر ہے وہاں سے نکل تو آئے"...... عمران کے عقب میں بیٹھی ہوئی جولیا نے کہا اور سہراب کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔

ٹھیک اسی لمحے جب سہراب کچھ کہنا چاہتا تھا اس کی جیب سے سیٹی کی آواز سنائی دی۔

"کال ہے شاید"...... عمران نے کہا اور سہراب نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر آن کر لیا۔

"ہیلو ہیلو باس۔ ایس سکس کالنگ۔ ہیلو۔ اوور"...... دوسری جانب سے آواز آئی۔

"ایس ایس سپیکنگ۔ اوور"...... سہراب نے کہا۔

"باس قصبے کاگل کو مسلح فورس نے چاروں طرف سے گھیرے میں لے لیا ہے۔ اوور"...... ایس سکس کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ لیکن کیوں۔ اس کی کوئی خاص وجہ۔ اوور"...... سہراب نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"وجہ اب تک سمجھ میں نہیں آ سکی ہے۔ اوور"...... ایس سکس نے جواب دیا۔

"کیا فورس قصبے میں داخل ہو چکی ہے۔ اوور"...... سہراب نے پوچھا۔

"نو باس۔ ان لوگوں نے صرف باہر سے قصبے کو گھیرا ہے اندر داخل نہیں ہوئے ہیں۔ اوور"...... ایس سکس نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ان پر نظر رکھو اور معلوم کرنے کی کوشش کرو کہ انہوں نے قصبے کا گھیراؤ کیوں کیا ہے۔ اوور"...... سہراب نے کہا۔

"یس باس۔ میں نے آدمی لگا دیئے ہیں۔ ویسے وہ لوگ قصبے
میں داخل ہونے والی گاڑیوں کی تلاشی لے رہے ہیں خاص طور پر
ان گاڑیوں کی جو قصبہ ہندوئی سے اس طرف پہنچی ہیں۔ اوور"۔
ایس سکس نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ وہ لوگ کن کن سمتوں میں ہیں مجھے تفصیل سے
بتاؤ۔ اوور"...... سہراب نے کچھ لمحے سوچتے رہنے کے بعد کہا۔
"یس باس"...... ایس سکس کی آواز آئی پھر وہ سہراب کو تفصیل
بتانے لگا کہ مسلح افراد قصبہ کاگل کے کس کس حصے میں موجود ہیں۔
"کیا یہ معلوم ہو سکا ہے کہ گھیراؤ کرنے والے کون ہیں۔
اوور"...... سہراب نے پوچھا۔
"یس باس۔ میں نے ان کے ساتھ میجر شام کو دیکھا ہے۔ میجر
شام کافرستانی ملٹری انٹیلی جنس کے لئے کام کرتا ہے اور یہ ملٹری
انٹیلی جنس کے سیکشن ون کا انچارج ہے۔ وہی مسلح افراد کو یہاں لایا
ہے۔ اوور"...... ایس سکس نے جواب دیا۔
"اوہ۔ تو یہ گھیراؤ ملٹری انٹیلی جنس نے کیا ہے۔ اوور"۔ سہراب
نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"یس باس۔ اوور"...... ایس سکس نے جواب دیا۔
"تم نے ان کے گھیراؤ کی جو تفصیل بتائی ہے اس سے پتہ چلتا
ہے کہ وہ لوگ ابھی پولٹری فارم کے وے سکس تک نہیں پہنچے ہیں
ہمارے لئے یہ اسپیس کافی ہے۔ اس لئے ہم اسی راستے سے آ

رہے ہیں۔ اوور"...... سہراب نے کہا۔
"ٹھیک ہے باس۔ اوور"...... ایس سکس کی آواز آئی۔
"تم اس سمت پر نظر رکھو اور اگر وہ اس طرف پہنچیں تو فوراً
اطلاع دو۔ ویسے اپنے سارے آدمیوں کو چوکنا رہنے کے لئے کہہ
دو۔ ممکن ہے ٹکراؤ کی نوبت آ جائے۔ اوور"...... سہراب نے کہا۔
"میں سب کو الرٹ کر چکا ہوں باس۔ اوور"...... ایس سکس
نے کہا۔
"گڈ۔ اوور اینڈ آل"...... سہراب نے کہا اور ٹرانسمیٹر بند کر
دیا۔
"وے سکس کے بارے میں مجھے بتاؤ"...... عمران نے سہراب
سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات
نمایاں تھے۔
"اس طرف ایک بڑا سا میدان ہے جو جنگل میں جا کر ختم ہوتا
ہے اس میدان میں لمبی گھاس اور خودرو پودے بکھرے ہوئے ہیں
جن کے درمیان کئی پگڈنڈی نما راستے ہیں اکثر ہم اس سمت سے
فارم میں آتے جاتے ہیں"...... سہراب نے راستے کی تفصیل بتاتے
ہوئے کہا۔
"کیا ملٹری انٹیلی جنس کو اس راستے کے بارے میں علم نہیں ہو
گا"۔ عمران نے پوچھا۔
"وہ کوئی باقاعدہ راستہ نہیں ہے اس لئے ان کے علم میں نہیں

ہو گا۔ اس کے علاوہ اس راستے پر ہونے والی آمدورفت پکی سڑک سے نظر بھی نہیں آتی کیونکہ علاقہ اونچا نیچا بھی ہے اور مٹی کے ٹیلے بھی جگہ جگہ پھیلے ہوئے ہیں اور ان پر گھاس اور پودے اُگے ہوئے ہیں۔ وہ وے سکس والے راستے کے لئے آڑ کا کام دیتے ہیں"...... سہراب نے کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا اور گہرے خیالوں میں کھو گیا۔ وہ سہراب کی بات سے مطمئن نہیں تھا۔ یہ ناممکن نظر آ رہا تھا کہ ملٹری انٹیلی جنس نے جہاں گھیراؤ کر رکھا ہو وہ وہاں کے راستوں سے ناواقف ہوں۔ وہ مسلسل اس کے بارے میں سوچتا رہا اور جیپیں تیزی سے دوڑتی رہیں۔ پکی سڑک پر آنے کے بعد جیپوں کی رفتار خاصی تیز ہو گئی تھی۔

"ایک کام کرو"...... اچانک عمران نے سہراب سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ کیا"...... سہراب نے چونک کر پوچھا۔

"تم ہمیں پولٹری فارم اور جنگل کے درمیان کسی جگہ اتار دینا"۔ عمران نے کہا تو سہراب عمران کی بات سن کر چونک پڑا۔

"اوہ۔ لیکن کیوں"...... سہراب نے حیرت سے پوچھا۔

"اس لئے کہ اس بات کا امکان نظر آ رہا ہے کہ تمہارا پولٹری فارم ملٹری انٹیلی جنس نے اپنے قبضے میں لے لیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا ہونا ناممکن ہے۔ آپ خواہ مخواہ پریشان ہو رہے ہیں۔ ملٹری انٹیلی جنس میرے پولٹری فارم تک نہیں پہنچ سکتی۔ میں نے اس کی حفاظت کے فول پروف انتظامات کر رہے ہیں"۔ سہراب نے کہا۔

"میری چھٹی حس پھڑک رہی ہے اور یہ جس بات پر پھڑکتی ہے کبھی غلط نہیں ہوتی۔ میری چھٹی حس کے مطابق تمہارا پولٹری فارم اب محفوظ ٹھکانہ نہیں ہے"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"میرا پولٹری فارم ملٹری انٹیلی جنس اپنے قبضے میں نہیں لے سکتی کیونکہ وہ لوگ مجھے اچھی طرح جانتے ہیں"...... سہراب نے کہا۔

"کیا مطلب۔ وہ تمہیں کیسے جانتے ہیں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"اس پولٹری فارم سے میں ملٹری انٹیلی جنس کے گروپس کو مرغیاں اور انڈے سپلائی کرتا ہوں اور ایک سپلائر کی حیثیت سے وہ لوگ مجھ سے اور میرے پولٹری فارم سے بخوبی واقف ہیں"۔ سہراب نے کہا۔

"پھر تو یہ اور بھی ضروری ہو گیا ہے کہ تم ہمیں جنگل اور اپنے فارم کے درمیان کہیں اتار دو"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"میں سمجھا نہیں"...... سہراب نے کہا۔

"کیا وہ دوست کی حیثیت سے تمہارے پولٹری فارم میں اپنا کیمپ نہیں لگا سکتے"...... عمران نے بتایا۔

"اوہ اوہ۔ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ واقعی ایسا ممکن ہے۔ وہ پیش بندی کے تحت ایسا ضرور کر سکتے ہیں اور میں انہیں ایسا کرنے سے روک بھی نہیں سکوں گا"...... سہراب نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے کہہ رہا ہوں کہ تم ہمیں راستے میں ہی ڈراپ کر دینا۔ اس میں ہمارے ساتھ تمہاری بھی بھلائی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مگر آپ وہاں کس طرح اور کب تک رہ سکیں گے"۔ سہراب نے کہا۔

"جب تم ہمیں فارم سے کلیرنس دو گے تو ہم وہاں پہنچ جائیں گے دوسری صورت میں ہم جنگل میں ہی اپنی پناہ گاہیں بنا لیں گے اور وہیں چھپے رہیں گے"...... عمران نے کہا۔

"اگر انہوں نے پولٹری فارم میں مستقل سکونت اختیار کر لی اور جنگل کی طرف بھی آ گئے تو اس صورت میں آپ کے لئے خطرہ بڑھ جائے گا"...... سہراب نے کہا۔

"اس کی تم فکر نہ کرو۔ ہم اپنی حفاظت کا انتظام خود کر لیں گے"...... عمران نے کہا تو سہراب نے سر ہلا دیا۔

"آپ نے مجھے الجھن میں ڈال دیا ہے عمران صاحب"۔ سہراب نے کہا۔

"تمہاری ہر الجھن کا حل وہی ہے جو میں نے بتایا ہے"۔ عمران

نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کی مرضی"...... سہراب نے ایک طویل سانس لے کر کہا اور پھر وہ کچھ اور بھی کہنا چاہتا تھا کہ ٹرانسمیٹر پر اشارہ موصول ہوا۔

"لو آ گئی کال۔ اس کال میں تمہیں مسلح افراد کے پولٹری فارم میں داخلے کی اطلاع دی جائے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سہراب نے کچھ کہے بغیر ٹرانسمیٹر نکال کر آن کر دیا۔

"یس۔ ایس ایس سپیکنگ۔ اوور"...... سہراب نے کہا۔

"ایس سکس۔ اوور"...... دوسری جانب سے کہا گیا۔

"کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... سہراب نے پوچھا۔

"میجر شام دس مسلح افراد کے ساتھ فارم ہاؤس میں آ گیا ہے باس۔ اوور"...... ایس سکس نے کہا۔

"اوہ۔ کیا کہہ رہا ہے وہ اور تم ان کی موجودگی میں کیسے کال کر رہے ہو۔ اوور"...... سہراب نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

"وہ آپ سے ملنا چاہتا ہے اور میں آپ سے بات کرنے کے لئے واش روم میں آیا ہوں۔ اوور"...... ایس سکس نے کہا۔

"وہ مجھ سے کیوں ملنا چاہتا ہے۔ اوور"...... سہراب نے پوچھا۔

"وہ فارم کی عمارت کے لان میں کیمپ لگا رہے ہیں باس۔ اوور"...... ایس سکس نے کہا۔

"ہونہہ۔ انہیں کسی بات کا شبہ تو نہیں ہے۔ اوور"...... سہراب

نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"نو باس۔ اوور"...... ایس سکس نے کہا۔

"چوکنے رہو۔ انہیں میرے آنے تک فارم ہاؤس سے آگے نہ بڑھنے دینا۔ اوور"...... سہراب نے کہا۔

"یس باس۔ ہم چوکنے ہیں باس۔ البتہ اب آپ کا یہاں آنا ٹھیک نہیں ہوگا۔ اوور"...... ایس سکس نے کہا۔

"وہ کیوں۔ اوور"...... سہراب نے غرا کر پوچھا۔

"ان لوگوں کی باتوں سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ مہمانوں کی تلاش ہی میں اس علاقے کی چیکنگ کر رہے ہیں۔ اوور"...... ایس سکس نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ مہمان نہیں مل سکے ہیں میں شیر داد اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ وہاں پہنچوں گا۔ اوور"...... سہراب نے کہا۔

"نو باس آپ اب اس راستے سے ادھر نہ آئیں تو اچھا ہے جس سے آپ نے آنے کے لئے کہا تھا۔ اوور"...... ایس سکس نے کہا۔

"وہ کیوں۔ وجہ۔ اوور"...... سہراب نے غراتے ہوئے پوچھا۔

"وہ اس سمت میں موجود جنگل میں جا کر چیکنگ کرنے کا پروگرام بنا رہے ہیں۔ میجر شام نے مزید فورس منگوائی ہے۔ فورس آتے ہی وہ جنگل میں پہنچ جائیں گے اور سرچنگ شروع کر دیں گے اور باس آپ کو پتہ ہے جنگل کے ایک حصے میں ہمارا کچھ مال

موجود ہے۔ اوور"...... ایس سکس نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ اس مال کی حفاظت کا کیا انتظام کیا ہے تم نے اوور"...... سہراب نے چونکتے ہوئے کہا۔

"میں نے اپنے آدمیوں کو جنگل کی طرف روانہ کر دیا ہے۔ جب تک میجر شام کی مزید فورس یہاں آئے گی اس وقت تک ہمارے آدمی سارا مال جنگل سے باہر منتقل کر دیں گے۔ اوور"۔ ایس سکس نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر میں فارم ہاؤس آنے کی بجائے اپنے ساتھیوں کو لے کر دارالحکومت کی طرف ہی نکل جاتا ہوں۔ اوور"۔ سہراب نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہی بہتر رہے گا باس۔ اوور"...... ایس سکس نے کہا۔

"اور کچھ۔ اوور"...... سہراب نے کہا۔

"نہیں۔ کوئی بات ہوئی تو کال کر لوں گا۔ اوور"...... ایس سکس نے کہا۔

"ایک بات کا خیال رکھو۔ ان لوگوں کی دل کھول کر خاطر مدارات کرو کوئی کمی نہ ہونے دینا۔ کوشش کرو کہ وہ فارم ہاؤس میں ہی رکے رہیں اور جنگل کی طرف نہ جائیں۔ اوور"...... سہراب نے کہا۔

"اوکے باس۔ میں کوشش کروں گا۔ اوور"...... ایس سکس نے کہا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... سہراب نے کہا اور ایک طویل سانس لے کر اس نے رابطہ منقطع کر دیا۔

"آپ ٹھیک کہہ رہے تھے عمران صاحب۔ انہوں نے واقعی فارم ہاؤس میں پہنچ کر ڈیرے ڈال لئے ہیں اور وہ جنگل بھی سرچ کرنا چاہتے ہیں"...... سہراب نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں سن لیا ہے میں نے۔ تم یہ بتاؤ کہ ہم جنگل اور تمہارے فارم ہاؤس سے کتنے فاصلے پر ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"بس پہنچ گئے سمجھیں۔ وہ سامنے جو سبز پٹی سی نظر آ رہی ہے وہی جنگل کی ابتدا ہے وہاں سے ہم فارم کی طرف جا سکتے ہیں"...... سہراب نے سامنے نظر آتی ہوئی سبز پٹی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"پھر ایک بات مانو"...... عمران نے کہا۔

"وہ کیا"...... سہراب نے پوچھا۔

"تم یہیں سے اپنا رخ بدل لو اور ہمیں بھی اپنے ساتھ دارالحکومت لے چلو"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو کیا اب آپ جنگل میں نہیں رکیں گے"...... سہراب نے چونک کر کہا۔

"ان حالات میں ہمارا جنگل میں جانا خودکشی کرنے کے مترادف ہو گا"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"وہ راستہ آگے ہے جہاں سے ہمیں جنگل کی سمت مڑنا

ہے"...... سہراب نے کہا۔

"نہیں تم راستہ اسی جگہ سے بدل ڈالو"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے"...... سہراب نے کہا۔ پھر اس نے جیپ کا رخ بدل دیا اور وہ جنگل کی سمت چل پڑے۔

"آپ کی بات میری سمجھ میں نہیں آئی عمران صاحب"۔ سہراب نے کہا۔

"جلد سمجھ جاؤ گے"...... عمران نے کہا۔ جیپ سڑک سے کئی فرلانگ آگے نکل آئی تھی اور ان کی جیپ کے پیچھے دوسری جیپ چلی آ رہی تھی۔

"پھر بھی بتا دیں"...... سہراب نے کہا۔

"روکو۔ جیپ روکو"......عمران نے سہراب کی بات کاٹ کر کہا اور سہراب نے بریک لگا دیئے عقب میں دوسری جیپ بھی رک گئی۔

"کیا ہوا۔ کیا بات ہے عمران صاحب"...... سہراب نے گاڑی روکتے ہی پوچھا۔

"سامنے دیکھو"...... عمران نے سڑک کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا اور اس طرف دیکھتے ہی سہراب اچھل پڑا۔ ان کی جیپیں دو ٹیلوں کی آڑ میں تھیں اور ان سے آگے ایک بلند ٹیلے کے عقب سے انہیں ایک آرمی ٹرک کی جھلک نظر آ رہی تھی۔ آرمی ٹرک رکا ہوا تھا اور اس کی چھت ان کی نظروں کی زد میں تھی۔

"یہ تو آرمی ٹرک ہے"...... سہراب کے منہ سے نکلا۔

"ہاں اب جلدی سے جیپوں کو دوسرے ٹیلوں کی آڑ میں کرو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ بھی ہمیں دیکھ لیں"...... عمران نے کہا۔

"بہتر"...... سہراب نے کہا اور اس نے تیزی سے جیپ گھمائی اور دائیں سمت کے بلند ٹیلے کے عقب کی طرف لیتا چلا گیا دوسری جیپ اس کے پیچھے تھی۔ جس ٹیلے کے عقب میں وہ پہنچے وہاں گھاس اور خودرو پودوں کا جنگل سا اُگا ہوا تھا۔

"بس اب روک دو"...... عمران نے کہا اور جیپ رکتے ہی وہ نیچے اتر گیا۔

"آپ کہاں چل دیئے"...... عمران کو ٹیلے کی طرف بڑھتے دیکھ کر سہراب نے پوچھا۔

"انتظار کرو"...... عمران نے کہا اور ٹیلے پر چڑھتا چلا گیا اوپر پہنچ کر اس نے گھاس اور پودوں کی آڑ لے کر دوسری طرف دیکھا جہاں آرمی ٹرک نظر آیا تھا وہاں اسے اب دو ٹرک نظر آ رہے تھے دونوں ٹرک برابر کھڑے تھے اور ان ٹرکوں پر ملٹری انٹیلی جنس کا مخصوص نشان بنا ہوا تھا۔ ٹرکوں کے پاس تیس کے قریب مسلح افراد کھڑے تھے کچھ افراد جنگل کی سمت جاتے نظر آ رہے تھے۔ ایک میجر کی رینک کا آفیسر ان مسلح افراد کو لیڈ کر رہا تھا۔ عمران اس وقت تک ان کو دیکھتا رہا جب تک کہ وہاں صرف چار افراد نہ رہ گئے باقی افراد ٹولیوں کی شکل میں جنگل کی سمت بڑھتے چلے گئے

تھے عمران سوچنے لگا کہ اگر وہ آگے بڑھتے چلے جاتے تو ان مسلح افراد سے ٹکراؤ ہونا لازمی تھا اور پھر اچھا خاصہ خون خرابہ ہوتا۔ اس کے علاوہ فائرنگ کی آوازیں قصبے کے اندر تک سنی جاتیں۔ پولٹری فارم بھی قریب تھا وہاں موجود مسلح افراد بھی اسی طرف دوڑ پڑتے اور ان کا بچ نکلنا ناممکن نہیں تو بے حد مشکل ضرور ہو جاتا۔ وہ چند لمحے چاروں مسلح افراد پر نظریں جمائے کچھ سوچتا رہا پھر نیچے اترنے لگا وہ سب ہی بے چینی سے اس کے منتظر تھے۔

"کیا رہا کتنے افراد ہیں وہاں"...... سہراب نے اس سے بے تابی کے عالم میں پوچھا۔

"تقریباً چالیس کے لگ بھگ ہیں اور وہ سب جنگل کی سمت گئے ہیں وہ بھی چار چار کی ٹولیوں میں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو میجر شام کی فورس پہنچ گئی ہے"...... سہراب کے منہ سے نکلا۔

"ہاں"...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"پھر تو ہم نے یہاں رک کر اچھا کیا"...... شیرداد نے کہا۔

"ہاں۔ اب تم یہ بتاؤ کہ تمہارا ہیلی کاپٹر کہاں ہے"...... عمران نے سہراب سے پوچھا۔

"فارم ہاؤس کی عمارت کی چھت پر کیوں"...... سہراب نے کہا۔

"بے کار ہے اس لئے کیوں اور کیا کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں

ہوتا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پھر بھی۔ آپ کے ذہن میں کیا ہے"...... سہراب نے پوچھا۔

"اگر ہیلی کاپٹر فارم سے باہر ہوتا تو اسے استعمال کیا جا سکتا تھا۔ اب ہیلی کاپٹر پرواز کرے گا تو وہ فوراً ان کی نظروں میں آ جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"چیک تو وہ اسے اس وقت بھی کر لیتے جب وہ فارم کے باہر کسی جگہ سے بھی پرواز کرتا"...... سہراب نے کہا۔

"ہونہہ۔ چھوڑو اسے"...... عمران نے کہا۔

"پھر اب کیا پروگرام ہے۔ جب تک ملٹری انٹیلی جنس یہاں سے واپس نہیں چلی جاتی ہم لوگ آگے تو بڑھ نہیں سکتے"۔ سہراب نے کہا۔

"لیکن ہم یہاں بھی رک کے نہیں رہ سکتے"...... عمران نے کہا۔

"وہ کیوں"...... سہراب نے پوچھا۔

"جنگل میں تلاش کرنے والوں کو اب تک ہمارے فرار کا پتہ لگ چکا ہوگا اور ممکن ہے کہ وہ ہماری تلاش میں ہیلی کاپٹر استعمال کریں اس صورت میں ہم یہاں محفوظ نہیں رہ سکیں گے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ہم یہاں سے جا بھی تو نہیں سکتے"...... سہراب نے پوچھا۔

"ایک کام کرو۔ ہم یہاں اتر جاتے ہیں تم سڑک کے راستے

اپنے پولٹری فارم پہنچو"...... عمران نے کہا۔

"میں آپ لوگوں کو یہاں نہیں چھوڑ سکتا"...... سہراب نے کہا۔

"احمق مت بنو اس سے پہلے کہ ہیلی کاپٹر سے ہماری تلاش شروع کی جائے تمہیں جیپوں سمیت سڑک پر پہنچ جانا چاہئے"۔ عمران نے کہا۔

"اور آپ لوگوں کا کیا بنے گا۔ اس کھلی جگہ میں آپ لوگ بھی تو غیر محفوظ رہیں گے"...... سہراب نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"یہاں پھیلی ہوئی گھاس اور خودرو پودے آسانی سے ہمیں چھپا لیں گے۔ تم اس کی فکر مت کرو"...... عمران نے کہا۔

"مگر......" سہراب نے کہنا چاہا پھر اس نے سر جھٹکا اور وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو وہیں چھوڑ کر اپنے ساتھیوں کو لے کر وہاں سے روانہ ہو گیا۔

"آپ نے اسے روانہ کر کے اچھا کیا۔ اس کا ساتھ اور جیپوں کی موجودگی ہمارے لئے خطرناک ثابت ہو سکتی تھی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"مگر اب ہم یہاں سے دارالحکومت کیسے پہنچیں گے"...... تنویر نے کہا۔

"پیدل چل کر"...... صفدر نے کہا۔

"تب تو ہمارے پیروں میں چھالے پڑ جائیں گے۔ نجانے ہمیں کتنا پیدل چلنا پڑے گا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تنویر تم خاموش رہو"...... جولیا نے کہا اور تنویر منہ بنا کر دوسری طرف دیکھنے لگا جبکہ عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھر آئی۔

"ہاں کیا سوچا ہے تم نے"...... جولیا نے پوچھا۔

"کس بارے میں"...... عمران نے پوچھا۔

"ان دو ٹرکوں کے بارے میں"...... جولیا نے کہا۔

"وہاں تم چالیس کے لگ بھگ مسلح افراد بتا رہے ہو۔ اتنے افراد کو مشین گنوں کے دو برسٹ مار کر ہی ختم کیا جا سکتا ہے اور......" تنویر نے کہنا چاہا لیکن جولیا نے اس کی بات کاٹ دی۔

"احمقوں جیسی باتیں مت کرو تنویر۔ کیا تم نے سنا نہیں تھا عمران نے کہا تھا کہ مسلح افراد چار چار کی ٹولیوں میں بٹ کر جنگل کی سمت چلے گئے ہیں"...... جولیا نے جھلا کر کہا۔

"اوہ۔ سوری۔ میں نے عمران کی یہ بات نہیں سنی تھی"...... تنویر نے کہا اور یہ حقیقت تھی کہ عمران کا یہ جملہ تنویر نہیں سن سکا تھا۔

"اب تم بتاؤ"...... جولیا نے عمران سے پوچھا۔

"ٹرکوں کے پاس صرف چار مسلح آدمی ہیں اور ہم آسانی سے ان پر قابو پالیں گے"...... عمران نے کہا۔

"قابو پا لینے کی کیا ضرورت ہے سائیلنسر لگے ریوالوروں سے ان کو بڑی آسانی سے ٹھکانے لگایا جا سکتا ہے"...... تنویر نے کہا۔

"نہیں۔ میں ان کی وردیاں حاصل کرنا چاہتا ہوں اور اس کے

لئے ضروری ہے کہ وہ خون اور گولیوں کے نشانات سے داغدار نہ ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے"...... تنویر نے کہا۔

"ہاں۔ اور اب تم سب یہ بات ذہن نشین کر لو کہ ہمارے مقابلے پر کافرستانی ملٹری انٹیلی جنس آ چکی ہے۔ اب ہمیں ان کے خلاف فاسٹ فائٹ کرنی ہو گی۔ ان سے فاسٹ فائٹ کر کے ہی ہم اپنے ٹارگٹ تک پہنچ سکتے ہیں۔ یہ بھی ذہن میں رکھنا کہ ملٹری انٹیلی جنس ہر مقام پر ہمارا راستہ روکنے کی کوشش کرے گی اور ہمیں آگے بڑھنے سے روکنے کے لئے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن سکتی ہے لیکن ہمیں ہر حال میں اپنے راستے میں آنے والی ہر دیوار کو توڑنا ہے اور جلد سے جلد اپنا مشن مکمل کرنا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں عمران صاحب۔ مشن مکمل کرنے کے لئے ہم ہر دیوار سے ٹکرا جائیں گے اور کافرستانی ملٹری انٹیلی جنس کے ساتھ فاسٹ فائٹ بھی کرنے کو تیار ہیں"...... چوہان نے کہا۔

"تو پھر آؤ۔ اس معاملے میں ہمیں دیر نہیں کرنی چاہئے۔ اس سے پہلے کہ وہ لوگ ہیلی کاپٹروں سے ہماری تلاش شروع کر دیں ہمیں ٹرکوں پر قبضہ کر کے ان کی وردیاں پہن کر یہاں سے روانہ ہو جانا چاہئے"...... عمران نے ٹرکوں والی سمت بڑھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... ان سب نے بیک وقت کہا اور وہ تیزی سے مگر محتاط انداز میں چلتے ہوئے اس جگہ پہنچ گئے جہاں چند گز کے

فاصلے پر ملٹری انٹیلی جنس کے ٹرک کھڑے تھے۔

وہ ٹیلے کی مٹیالی دیواروں سے چپک کر چاروں مسلح افراد کا جائزہ لے رہے تھے۔ وہاں اب چار نہیں بلکہ پانچ مسلح افراد تھے اور پانچوں سگریٹوں کے کش لگاتے ہوئے جنگل کی سمت دیکھ رہے تھے ان کی مشین گنیں ان کے شانوں سے لٹک رہی تھیں اور وہ بڑی بے فکری اور لاپرواہی سے کھڑے تھے۔

عمران نے اپنے ساتھیوں کو وہیں رکنے کا اشارہ کیا اور صفدر کو ساتھ آنے کا اشارہ کیا اور پھر وہ دونوں آہستہ آہستہ جھک کر چلتے ہوئے ایک ٹرک تک پہنچ گئے۔ عمران نے ٹرک کا جائزہ لیا وہ خالی تھا وہ ٹرک کے عقب سے ہو کر دوسرے ٹرک تک پہنچے وہ ٹرک بھی خالی تھا اس کے اندر بھی کوئی نہیں تھا۔

"دونوں ٹرک خالی ہیں۔ ان میں کوئی آدمی نہیں ہے"۔ عمران نے کہا۔

"تو اب کیا کرنا ہے"...... صفدر نے سوالیہ لہجے میں پوچھا۔

"آؤ"...... عمران نے سرگوشی کی اور مشین گن سنبھال کر آگے بڑھنے لگا۔ صفدر کو اس نے ٹرک کی دوسری سمت سے آگے بڑھنے کے لئے کہا تھا۔ پھر وہ دونوں ٹرکوں کے درمیان پہنچ کر رک گیا۔ اتنی دیر میں صفدر ٹرک کے عقب سے گھوم کر مسلح افراد کے سامنے آچکا تھا۔ صفدر کو دیکھتے ہی وہ پانچوں بری طرح سے چونک پڑے اور انہوں نے بڑی پھرتی سے مشین گنیں شانوں سے اتار لیں مگر

پھر وہ ساکت ہو کر رہ گئے۔

"خبردار۔ جہاں ہو وہیں کھڑے رہو۔ اگر کسی نے حرکت کی تو چھلنی کر ڈالوں گا"...... عمران نے عقب سے کہا لہجہ انتہائی سرد تھا اور اس کا سرد لہجہ سن کر وہ پانچوں ساکت رہ گئے۔

"اپنی مشین گنیں نیچے ڈال دو اور ہاتھ سر سے بلند کر لو"۔ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا تو ان پانچوں نے فوراً گنیں زمین پر ڈال دیں اور ہاتھ سر سے بلند کر لئے۔

"گڈ۔ اب سب دو دو قدم آگے بڑھ کر ایک لائن میں کھڑے ہو جاؤ"...... عمران پھر غرایا اور انہوں نے اس کے حکم کی تعمیل کی تھی۔

"بلاؤ سب کو"...... عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلایا اور حلق سے الو کی تیز آواز نکالنے لگا۔ اس کے ساتھی اس کاشن کے منتظر تھے۔ الو کی آواز سنتے ہی وہ سب اپنی کمین گاہوں سے نکلے اور پھر وہ ملٹری انٹیلی جنس کے افراد کے پاس آ کر جمع ہو گئے۔ ان سب کو دیکھ کر ملٹری انٹیلی جنس کے افراد کے رنگ زرد ہو گئے تھے۔ عمران نے اشارہ کیا تو کیپٹن شکیل، تنویر، صدیقی، چوہان اور خاور تیزی سے ان افراد کی طرف بڑھے۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتے عمران کے ساتھی ان پر بھوکے چیتوں کی طرح پل پڑے۔ ان کی مشین گنوں کے دستے ملٹری انٹیلی جنس کے افراد کے سروں سے ٹکرائے اور وہ چیختے ہوئے جھک گئے اور

پھر دوسری ضرب نے انہیں زمین پر گرنے پر مجبور کر دیا۔ زمین پر گرتے ہی وہ ساکت ہو گئے تھے۔

”تم پانچوں کے ہی قد کاٹھ ان سے ملتے ہیں۔ ایک ایک کو اٹھا کر ٹیلوں کے پیچھے لے جاؤ اور ان کی وردیاں پہن لو“۔ عمران نے کہا۔

”اس کے بعد ان کا کیا کرنا ہے۔ کیا انہیں اسی طرح بے ہوش ہی چھوڑنا ہے یا......“ تنویر نے کہا۔

”نہیں۔ انہیں بے ہوش چھوڑنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہوش میں آ کر یہ اپنے ساتھیوں کو ہمارے حلیوں کے بارے میں بتا سکتے ہیں اور ابھی ہمارے پاس ایسا کوئی سامان نہیں ہے کہ ہم اپنے حلیئے بدل سکیں“...... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ ان کا لباس پہنتے ہی ہم انہیں گولیاں مار کر ہلاک کر دیں گے“...... تنویر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ان سب نے ایک ایک آدمی کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور انہیں لے کر ٹیلوں کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

”ہم یہاں سے ایک ٹرک میں جائیں گے“۔ عمران نے کہا۔

”تو کیا دوسرا ٹرک یہیں چھوڑنا ہے“...... نعمانی نے چونک کر کہا۔

”ہاں۔ لیکن ٹرک کی ایسی حالت کر دو کہ وہ ہمارے پیچھے نہ آ سکیں“...... عمران نے کہا۔

”میں سمجھ گیا“...... خاور نے کہا اور پھر وہ تیزی سے پیچھے والے ٹرک کے پاس گیا اور ٹرک کے ایک ٹائر کے پاس جھک گیا اور پھر وہ ٹرک کے اس ٹائر کی ہوا نکالنے لگا۔ یہ دیکھ کر جولیا اور اس کے باقی ساتھی اس ٹرک کے دوسرے پہیوں کی طرف بڑھ گئے اور انہوں نے باقی پہیوں کی بھی ہوا نکالنی شروع کر دی۔ تھوڑی ہی دیر میں صفدر اور اس کے باقی ساتھی مسلح آدمیوں کی وردیاں پہن کر وہاں آ گئے۔

”ہم نے ان پانچوں کو ہلاک کر دیا ہے“...... کیپٹن شکیل نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ٹھیک ہے۔ چلو“...... عمران نے کہا اور ٹرک کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ جولیا سائیڈ سیٹ پر آ گئی جبکہ اس کے باقی ساتھی ٹرک کے عقبی حصے میں سوار ہو گئے۔ ٹرک کے اگنیشن میں لگی ہوئی چابی عمران نے پہلے ہی دیکھ لی تھی۔ اس نے ٹرک اسٹارٹ کیا اور پھر اسے موڑ کر اس سڑک کی طرف روانہ ہو گیا جس طرف سہراب اور اس کے ساتھی جیپوں پر گئے تھے۔ ٹرک تیزی سے دوڑ رہا تھا۔ پختہ سڑک پر آتے ہی عمران نے ٹرک کی رفتار اور بڑھا دی۔

”کیا ہم دارالحکومت تک اس ٹرک کے ذریعے چلیں گے“۔ جولیا نے پوچھا۔

”نہیں جیسے ہی کوئی متبادل سواری نظر آئی ہم ٹرک چھوڑ دیں گے اور اس متبادل سواری کے ذریعے دارالحکومت پہنچیں گے“۔

عمران نے کہا۔

"یہ ٹھیک ہے لیکن ایسا لگ رہا ہے جیسے یہ راستہ زیادہ مصروف نہیں ہے یا پھر ہائی وے نہیں ہے کیونکہ اب تک کوئی گاڑی اس پر سفر کرتی نظر نہیں آئی جبکہ ایسا ہونا نہیں چاہئے"...... جولیا نے کہا۔

"چیکنگ کی وجہ سے ممکن ہے گاڑیاں کسی جگہ روک دی گئی ہوں ورنہ سڑک کی حالت بتا رہی ہے کہ اس پر ٹریفک کا خاصہ دباؤ رہتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"شاید تم ٹھیک کہہ رہے ہو"...... جولیا نے کہا۔ اب تک وہ چالیس میل کا فاصلہ طے کر چکے تھے اور عمران نے ٹرک کی رفتار نوے میل کر دی تھی وہ ٹرک چھوڑنے سے پہلے زیادہ سے زیادہ فاصلہ طے کر لینا چاہتا تھا۔ اچانک وہ چونک پڑے سڑک سے ہٹ کر ایک ڈیڑھ میل کے فاصلے پر ایک فارم ہاؤس نظر آ رہا تھا۔

"فارم ہاؤس"...... جولیا بڑبڑائی۔

"ہاں"...... عمران نے رفتار کم کرتے ہوئے کہا پھر ٹرک کا رخ فارم ہاؤس کی جانب موڑ دیا چند لمحے بعد وہ فارم ہاؤس کے احاطے میں تھے۔ ان کا ٹرک دیکھ کر فارم ہاؤس کا مالک اور اس کی بیوی عمارت سے باہر آ گئے تھے۔

"یہاں کتنے افراد موجود ہیں"...... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"صرف ہم دونوں۔ کیوں"...... مرد نے پوچھا۔

"تم یقین سے کہہ رہے ہو کہ تم دونوں کے علاوہ یہاں اور کوئی نہیں ہے"...... عمران نے خونخوار لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یقین نہ ہو تو تلاشی لے لو"...... مرد نے کہا۔

"ایسا ہی کرنا پڑے گا"...... عمران نے سر ہلا کر کہا اور اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا جو ٹرک رکتے ہی نیچے آ گئے تھے۔ عمران کا اشارہ پا کر وہ تیزی سے فارم ہاؤس کی عمارت میں گھستے چلے گئے۔

"آخر یہ سب ہے کیا اور تم کیا چاہتے ہو"...... مرد نے پوچھا عورت خوفزدہ انداز میں مرد کی کمر سے لگ کر کھڑی اسے گھور رہی تھی۔

"خاموش رہو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو وہ دونوں بری طرح سے سہم گئے۔ تھوڑی دیر بعد صفدر اور اس کے ساتھی عمارت سے باہر آ گئے۔

"یہ سچ کہہ رہے ہیں۔ یہاں ان دونوں کے سوا اور کوئی نہیں ہے"...... صفدر نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"میں نے غلط نہیں کہا تھا لیکن یہ سب کیا ہے"...... اس آدمی نے خوف بھری نظروں سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ابھی معلوم ہو جائے گا۔ یہ بتاؤ تمہارے پاس گاڑیاں کتنی ہیں اور کس قسم کی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ایک منی لوڈر ٹرک ہے۔ مگر تم یہ سب کیوں پوچھ رہے ہو"...... اس آدمی نے کہا۔

"کہا ہے نا کہ ابھی تم لوگوں کو معلوم ہو جائے گا۔ اندر چلو"...... عمران نے کہا۔

"کک۔ کیوں"...... عورت نے سہم کر کہا۔

"شٹ اپ۔ جو کہہ رہا ہوں اس پر عمل کرو ورنہ تم دونوں کو گولیاں مار کر یہیں دفن کر دوں گا"...... عمران نے غرا کر کہا تو اس کی غراہٹ سن کر وہ دونوں بری طرح سے لرز اٹھے۔

"ٹھ۔ ٹھیک ہے"...... اس آدمی نے ہکلا کر کہا اور وہ دونوں عمارت کی طرف گھوم کر آگے بڑھنے لگے۔

"تمہارے ساتھ اور کون کون رہتا ہے یہاں پر"...... عمران نے ایک کمرے میں پہنچنے کے بعد اس سے پوچھا۔

"میرا بھائی اور اس کی بیوی"...... اس آدمی نے کہا۔

"کہاں ہیں وہ دونوں"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ اس وقت انڈے اور مرغیاں لے کر شہر گئے ہوئے ہیں"...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب یہ ہے کہ گاڑی اب یہاں نہیں ہے"۔ عمران نے ہونٹ بھینچ کر کہا۔

"دو گاڑیاں ہیں ایک بھائی لے گیا ہے دوسری شیڈ میں کھڑی ہے"...... مرد نے کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ویر سنگھ"...... اس آدمی نے کہا۔

"اور تمہارے بھائی کا"...... عمران نے کہا۔

"دلیر سنگھ"...... ویر سنگھ نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا پھر انہیں ایک ایسے کمرے میں بند کر دیا گیا جہاں سے وہ کسی کی مدد کے بغیر نہیں نکل سکتے تھے۔

"اب تم یہ وردیاں اتار دو۔ ان کی ضرورت نہیں ہے"۔ عمران نے کہا تو اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلائے اور ایک ایک کر کے ایک کمرے میں جا کر وردیاں اتار کر وہی لباس پہن لئے جو انہوں نے پہلے پہنے ہوئے تھے۔

"ہمیں بھی اپنے لباس بدل لینے چاہئیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں کپڑے خاصے میلے ہو رہے ہیں ان کپڑوں میں شہر پہنچیں گے تو مشکوک نظر آئیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یہاں ویر سنگھ اور اس کے بھائی کے ساتھ ان کی بیویوں کے بھی لباس ہوں گے۔ سب جاؤ اور ایک ایک کر کے لباس بدل لو"...... عمران نے کہا پھر ان لوگوں نے تلاش کر کے عورت کے شوہر اور بھائی کے کپڑے نکال کر پہننا شروع کر دیئے۔ جولیا نے عورت کے کپڑے پہن لئے تھے اپنے کپڑے انہوں نے ایک پوٹلی میں باندھ کر اپنے پاس رکھ لئے پھر سب سے پہلا کام انہوں نے یہ کیا کہ ملٹری انٹیلی جنس کا ٹرک شیڈ میں کھڑا کر کے اس پر وہاں موجود ایک ترپال ڈال دی اور وہاں موجود چھوٹا لوڈر ٹرک نکال لیا۔ یہ دیکھ کر وہ چونک پڑے کہ منی ٹرک کے عقب

میں ایک موٹر سائیکل بھی موجود تھی عمران چند لمحے سوچتا رہا پھر اس
طرح سر ہلایا جیسے اس نے کوئی فیصلہ کر لیا ہو۔

"جولیا تم اور صفدر موٹر سائیکل پر جاؤ گے میں اور باقی ساتھی
گاڑی میں آئیں گے"...... عمران نے کہا۔

"یہ مناسب رہے گا اس طرح ہماری تعداد سات ہو جائے گی
اور کسی بھی چیک پوسٹ پر شک کی نگاہ سے نہیں دیکھے جائیں
گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اب پہلے کچھ کھا پیا لیا جائے گا اس کے بعد یہاں سے روانہ
ہوں گے۔ کیا خیال ہے"...... عمران نے کہا۔

"بالکل ٹھیک"...... خاور نے کہا۔ وہ لوگ پھر عمارت کے اندر
گئے اور جولیا نے وہاں موجود ریفریجریٹر میں سے سامان نکال کر
ناشتہ تیار کیا تھا۔ ریفریجریٹر کے ساتھ وہاں ایک ڈیپ فریزر بھی
موجود تھا جس میں ضرورت کا کافی سامان بھرا ہوا تھا اور اس میں
کھانے پینے کی بے شمار چیزیں موجود تھیں. گوشت بھی تھا مگر انہوں
نے اسے ہاتھ نہیں لگایا تھا۔ انڈے مکھن اور ڈبے میں پیک روسٹ
مچھلی اور ڈبل روٹی کھانے کے بعد انہوں نے بلیک کافی پی۔ جس
نے ان کی ساری تھکن دور کر دی پھر وہ تر و تازہ ہو کر وہاں سے
روانہ ہو گئے۔ عمران نے جولیا اور صفدر کو موٹر سائیکل پر پہلے ہی بھیج
دیا تھا۔ جب وہ دونوں موٹر سائیکل پر ان کی نظروں سے اوجھل ہو

گئے تو عمران مڑا اور چونک پڑا۔ اس کی نظریں ایک پول پر پڑیں
جس میں سے تاریں نکل کر فارم کی عمارت کے اندر اور دوسری
طرف سے ہائی وے کی طرف چلی گئی تھیں۔

"فون"...... عمران بڑبڑایا اور منی ٹرک کی طرف بڑھ گیا۔ منی
ٹرک کے ٹول بکس سے اس نے ایک کٹر نکالا اور پول کی طرف
بڑھ گیا اور پھر اس نے پول پر چڑھ کر فون کے تار کاٹے اور نیچے
اتر آیا۔ پھر پندرہ منٹ کا وقفہ دے کر اس نے اپنے ساتھیوں کو منی
ٹرک میں سوار کرایا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس بار سائیڈ
سیٹ پر کیپٹن شکیل بیٹھ گیا تھا۔ ان سب کے بیٹھتے ہی عمران نے
منی ٹرک اسٹارٹ کیا اور پھر وہ ٹرک لے کر وہاں سے روانہ ہو گیا۔

"کیا تم نے پٹرول ٹینک چیک کیا ہے"...... عمران نے کیپٹن
شکیل سے پوچھا۔

"جی ہاں۔ ٹینک فل ہے"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا تو
عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران کے کہنے پر اس کے
ساتھیوں نے اپنے پاس صرف سائیلنسر لگے ریوالور رکھ لئے تھے
جبکہ مشین گنیں انہوں نے فارم ہاؤس ہی میں چھوڑ دی تھیں۔ ٹرک
کے عقبی حصے میں چند ڈبوں میں انہوں نے مرغیاں اور چند کریٹ
انڈوں کے بھی رکھ لئے تھے۔

"آپ نے صفدر اور جولیا کو دارالحکومت پہنچ کر گرین کلب
جانے کا کہا ہے۔ کیا وہ آسانی سے گرین کلب تلاش کر لیں گے

اور یہ کلب ہے کس کا"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"خاصا مشہور کلب ہے انہیں اسے تلاش کرنے میں دشواری نہیں ہو گی اور یہ کلب سہراب کا مخصوص ٹھکانہ ہے"...... عمران نے کہا۔ عمران نے صفدر کو بھی ہدایت کی تھی کہ وہ گرین کلب میں ان کا انتظار کرے اور اگر وہ دو گھنٹے تک وہاں نہ پہنچیں تو سہراب کو کال کر لے۔ سہراب کا فون نمبر اس نے ان دونوں کو ذہن نشین کرا دیا تھا۔ فارم سے دو میل دور ایک چیک پوسٹ دیکھ کر عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ چیک پوسٹ پر ہرڈل لگا ہوا تھا اور سڑک پر چھ مسلح آدمی مستعد کھڑے دکھائی دے رہے تھے۔ عمران منی ٹرک لے کر جیسے ہی آگے بڑھا ایک مسلح آدمی سڑک کے درمیان آیا اور انہیں ہاتھ سے رکنے کا اشارہ کرنے لگا۔ عمران نے منی ٹرک سڑک کی سائیڈ پر لے جا کر روک دیا۔ ٹرک رکتے ہی دو مسلح افراد ٹرک کے سامنے آ گئے اور ایک مسلح آدمی تیز تیز چلتا ہوا عمران کی سائیڈ پر آ گیا۔

"خیریت تو ہے جناب"...... عمران نے بڑے مہذب لہجے میں پوچھا۔

"ہاں"...... مسلح آدمی نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ وہ عمران اور کیپٹن شکیل کی طرف غور سے دیکھ رہا تھا۔

"چیک کرو"...... اس نے اپنے ساتھیوں کو کہا تو اس کے ساتھی تیزی سے منی ٹرک کے عقبی حصے کی طرف بڑھے اور پھر انہوں نے

ٹرک پر چڑھ کر چیکنگ کرنی شروع کر دی۔ صدیقی، چوہان، نعمانی، خاور اور تنویر لاپرواہی سے بیٹھے رہے تھے بظاہر وہ لاپرواہی سے بیٹھے ہوئے تھے مگر درپردہ وہ پوری طرح سے چوکنے تھے ایک لمحے میں ان کے ریوالور نکل کر آگ برسا سکتے تھے۔

"نو سر۔ یہاں کچھ نہیں ہے سوائے مرغیوں اور انڈوں کے"...... مسلح افراد نے کہا۔

"اچھی طرح سے چیک کرو"...... اس مسلح آدمی نے کہا۔ وہ شاید ان کا انچارج تھا۔ مسلح افراد نے ایک بار پھر منی ٹرک کی تلاشی لی پھر اسے کلیئر قرار دیتے ہوئے وہ نیچے اتر گئے۔

"کچھ نہیں ہے جناب"...... ایک مسلح آدمی نے کہا تو انچارج نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ جاؤ تم"...... انچارج نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران نے سلام کر کے منی ٹرک آگے بڑھا دیا۔ ایک میل تک اس نے رفتار معمول کے مطابق رکھی تھی پھر رفتار بڑھاتا چلا گیا تھا۔ تین گھنٹے متواتر سفر کے بعد آخر کار وہ شہر میں داخل ہو گئے۔ شہر میں آتے ہی انہوں نے اطمینان کا سانس لیا۔ اب چونکہ کافی دن نکل آیا تھا اس لئے بازاروں میں خاصی بھیڑ بھاڑ تھی۔

"شکر ہے یہاں تک تو پہنچے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"شکر اس وقت ادا کرنا جب پناہ گاہ میں پہنچ جائیں"۔ عمران نے کہا۔

"کیا بات ہے۔ آپ کچھ پریشان دکھائی دے رہے ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے عمران کی طرف دیکھ کر کہا جس کے چہرے پر واقعی الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

"ہاں۔ نجانے مجھے ایسا کیوں محسوس ہو رہا ہے جیسے مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہو۔ بھیانک غلطی"...... عمران نے کہا۔

"کیسی غلطی"...... کیپٹن شکیل نے چونک کر کہا۔

"کچھ سمجھ نہیں آ رہا ہے۔ مجھے انتہائی بے چینی محسوس ہو رہی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"مجھے تو ایسا کچھ محسوس نہیں ہو رہا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ابھی تمہاری چھٹی حس نہیں پھڑکی۔ جب پھڑکے گی تو تمہیں بھی احساس ہو جائے گا"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"کیا ہم گرین کلب جا رہے ہیں"...... چند لمحے توقف کے بعد کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"ہاں"...... عمران نے مختصر سا جواب دیا۔

"لیکن گرین کلب کس طرف ہے"...... خاور نے پوچھا۔

"ابھی معلوم کرتے ہیں"...... عمران نے کہا مگر اس کی نوبت نہ آئی اور عمران کی چھٹی حس کی بے چینی خطرے کی شکل میں سامنے آ گئی۔ وہ جیسے ہی چوک کے قریب پہنچے دائیں بائیں سمت کی سڑکوں سے آرمی کی دو مخصوص گاڑیاں نکل کر اچانک سامنے آ گئیں

اور انہوں نے سڑک پر دائیں بائیں رک کر ان کا راستہ روک لیا۔ یہ ایک مارکیٹ کا چوراہا تھا۔ گاڑیوں کے رکتے ہی عمران نے فوراً بریک پیڈل دبا دیا اور اس کا منی ٹرک بھی رکتا چلا گیا۔

گاڑیوں میں موجود مسلح افراد کے جسموں پر ملٹری انٹیلی جنس کی مخصوص وردی تھی۔ جیسے ہی ان کی گاڑیاں رکیں مسلح افراد کودتے ہوئے باہر آ گئے اور سائیڈوں پر موجود افراد انہیں اس طرح گاڑیوں سے کودتے دیکھ کر اپنی جگہ سہم کر سمٹتے چلے گئے پھر اس سے پہلے کہ عمران اور اس کے ساتھی کچھ سمجھتے مسلح افراد تیزی سے آگے بڑھے اور ان کے منی ٹرک کے گرد پھیلتے چلے گئے۔ منی ٹرک کے عقب میں آنے والی گاڑیاں بھی ملٹری انٹیلی جنس کو دیکھ کر رک گئی تھیں۔

"یہ سب کیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے اس کا چہرہ یکلخت زرد ہوتا چلا گیا۔ اس کی نظریں سامنے گاڑی کی جانب اٹھی ہوئی تھیں۔ اس گاڑی سے وہی عورتیں اور مرد اتر کر ان کی طرف بڑھ رہے تھے جن کو وہ ایک کمرے میں بند کر آئے تھے اور جن کا وہ منی لوڈر ٹرک لے کر شہر میں پہنچے تھے۔ جس انداز میں مسلح افراد نے ان کا ٹرک روکا تھا اور ٹرک کے گرد پھیلے تھے عمران کو یوں محسوس ہونا شروع ہو گیا تھا جیسے وہ اور اس کے ساتھی حقیقتاً موت کے چنگل میں پھنس گئے ہوں۔

صفدر اور جولیا چیک پوسٹ سے رکے بغیر گزر گئے تھے کیونکہ انہیں وہاں موجود مسلح افراد نے نہیں روکا تھا۔

"حیرت ہے انہوں نے ہمیں نہیں روکا"...... صفدر نے کہا۔

"اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں ہے"...... جولیا نے کہا۔

"کیوں"...... صفدر نے حیرت سے پوچھا۔

"اس لئے کہ انہیں نو، دس افراد کی تلاش ہو گی دو افراد کی نہیں اور موٹر سائیکل میں باقی سات، آٹھ افراد کہیں نہیں چھپ سکتے"۔ جولیا نے کہا۔

"اوہ۔ ہاں آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں"...... صفدر نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"اب ہمیں ایک کام اور کرنا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"کون سا کام"...... صفدر نے پوچھا۔

"شہر میں داخل ہونے کے بعد ہم نے اس موٹر سائیکل سے

پیچھا چھڑانا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"لیکن اتنی جلدی کیوں۔ ہم اسے گرین کلب کے قریب بھی کسی جگہ چھوڑ سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں موٹر سائیکل سے فوراً پیچھا چھڑانا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"آپ موٹر سائیکل سے پیچھا چھڑانے پر اتنا زور دے رہی ہیں۔ اس کی کوئی تو وجہ ہو گی"...... صفدر نے کہا۔

"تم ویر سنگھ کے بھائی دلیر سنگھ کو کیوں بھول رہے ہو۔ ویر سنگھ نے کہا تھا کہ دلیر سنگھ انڈے اور مرغیاں لے کر شہر گیا ہوا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں"...... صفدر نے کہا وہ شہر میں داخل ہو چکے تھے۔

"اب اگر کہیں شہر میں وہ ہم سے ٹکرا جاتا ہے اور اس نے موٹر سائیکل پہچان لی تو کیا ایک نیا ہنگامہ نہیں کھڑا ہو جائے گا"۔ جولیا نے کہا۔

"اوہ۔ آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ ہمیں واقعی موٹر سائیکل سے فوراً پیچھا چھڑا لینا چاہئے"...... صفدر نے کہا۔ وہ اس وقت تک شہر میں پہنچ چکے تھے۔

"بس پھر اب اس سے پیچھا چھڑا لو"...... جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہ شاید مارکیٹ ہے"...... جولیا نے ایک چوراہے کے پاس لگی گاڑیوں اور ٹرکوں کی قطار کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اسی جگہ سائیکل چھوڑ دیتے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... جولیا نے اثبات میں جواب دیا تھا۔ صفدر نے ایک جگہ جہاں پہلے ہی سے بہت سی موٹر سائیکلیں کھڑی تھیں اپنی موٹر سائیکل پارک کی اور پیدل ہی آگے بڑھنے لگے۔ فٹ پاتھوں پر خاصا رش تھا۔

''کیوں نہ ہم اسی جگہ کہیں رک جائیں''...... اچانک جولیا نے کچھ سوچ کر کہا۔

''کیا مطلب''...... صفدر نے پوچھا۔

''ہمارے ساتھی اسی سڑک سے یہاں آئیں گے''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں پھر''...... صفدر نے کہا۔

''انہیں یہاں پر ہی روک لیں گے۔ گرین کلب جانے کی پھر ہمیں کوئی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔ کیا خیال ہے''...... جولیا نے کہا۔

''سوچ لیں۔ ایسا کرنا عمران صاحب کی ہدایت کی خلاف ورزی ہوگی''...... صفدر نے کہا۔

''سوچ لیا۔ عمران سے میں خود بات کرلوں گی اسے میرے فیصلے پر اعتراض نہیں ہوگا''...... جولیا نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تو پھر ہم یہاں موجود کسی ہوٹل میں چلیں''۔ صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ ہمیں یہاں سڑک پر ہی رہنا ہے۔ ہوٹل کے ہال میں بیٹھ کر سڑک کی نگرانی کس طرح سے کرسکو گے''...... جولیا نے کہا۔

''یہ بھی مسئلہ ہے۔ تو آئیں پھر شاپنگ کرنے کے انداز میں یہاں موجود دکانوں کے ہی چکر لگاتے رہتے ہیں تاکہ ہم مصروف رہیں''...... صفدر نے چند لمحے سوچتے رہنے کے بعد کہا۔

''ہاں۔ اس سے بہتر ترکیب نہیں ہوسکتی''...... جولیا نے کہا اور وہ سائیڈ پر موجود دکانوں کی طرف بڑھ گئے۔ اور پھر وہ آرٹی فیشل پھولوں کی ایک دکان پر رک گئے۔

''گلدستہ لینا ہے''...... صفدر نے پوچھا۔

''ہاں۔ گلدستہ بھی اور دیواروں پر لٹکانے والی پھولوں کی بیلیں بھی''...... جولیا نے مختلف پھول دیکھتے ہوئے کہا۔

''آپ کو کس قسم کے پھول چاہئیں مادام''...... دکان پر موجود ایک نوجوان لڑکی نے کاؤنٹر سے اٹھ کر جولیا کی طرف بڑھتے ہوئے انتہائی خوش اخلاقی سے کہا۔

''جو بھی پسند آجائے''...... جولیا نے کہا۔

''آپ کی پسند معلوم ہو جاتی تو میں آپ کو بہتر سے بہتر چیز دکھا سکتی تھی''...... لڑکی نے پوچھا۔

''اچھے قسم کے پھول دکھا دو''...... جولیا نے کہا وہ چاہتی تھی کہ جو وقت انہیں گزارنا ہے وہ اسی جگہ کیوں نہ گزار لیں۔

''یہ دیکھ لیں''...... لڑکی نے پھولوں کے کئی ڈبے کھول کر

جولیا کے سامنے رکھتے ہوئے کہا اور جولیا انہیں دیکھنے لگی۔

"یہ ٹھیک رہے گی"...... جولیا نے پلاسٹک کے پھولوں کی ایک بیل پسند کرتے ہوئے کہا اور دکاندار لڑکی نے وہ ڈبہ الگ کر دیا۔

"اور کچھ"...... لڑکی نے پوچھا۔

"ہاں۔ میری ایک کزن کو آج ہسپتال سے چھٹی ہوئی ہے میں اسے گلدستہ دینا چاہتی ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"اچھا خیال ہے"...... لڑکی نے کہا پھر وہ دکان کے اندر چلی گئی چند منٹ بعد جب وہ دکان کے اندرونی حصے سے باہر آئی تو ایک خوبصورت گلدستہ اس کے ہاتھ میں تھا اس نے گلدستہ جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ کیسا ہے مادام"...... لڑکی نے جولیا سے پوچھا۔

"بہت خوبصورت"...... جولیا نے کہا صفدر نے ان کی قیمت ادا کی تھی۔ صفدر نے بیلوں کا ڈبہ ہاتھ میں پکڑ لیا اور جولیا نے گلدستہ لے لیا اور وہ اس دکان سے آگے بڑھ کر ایک جگہ رک گئے۔ یہاں اور بھی بہت سے افراد کھڑے ہوئے تھے کیونکہ یہ مارکیٹ میں آنے جانے کا راستہ تھا۔

"اب تک انہیں آ جانا چاہئے تھا"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ بشرطیکہ وہ ہماری روانگی کے چند منٹ بعد ہی روانہ ہو گئے ہوں ورنہ دیر ہو سکتی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"پروگرام تو دس منٹ کے وقفے سے ہی چلنے کا تھا"۔ جولیا نے

کہا۔

"ممکن ہے انہوں نے ساتھ ساتھ آنا مناسب نہ سمجھا ہو۔ کچھ دیر بعد چلے ہوں"...... صفدر نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہی وجہ ہو سکتی ہے ورنہ اگر ساتھ ساتھ چلے ہوتے تو اب تک پہنچ چکے ہوتے"...... جولیا نے کہا۔

"پھر۔ انتظار کریں یا......" صفدر نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔

"انتظار کریں گے"...... جولیا نے کہا۔

"چلیں پھر آگے چلتے ہیں۔ چوراہے سے واپس پلٹ آئیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"چلو"...... جولیا نے کہا اور پھر وہ آہستہ آہستہ آگے قدم بڑھانے لگے۔

"اگر وہ لوگ چیک پوسٹ سے گزر آئے تو یہاں تک پھر کوئی خطرے والی بات نہیں ہو گی"...... صفدر نے کہا۔

"میرا دل جانے کیوں بے چینی محسوس کر رہا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ان کے دیر سے آنے کی وجہ سے آپ بے چینی محسوس کر رہی ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں یہ میری چھٹی حس بھی خطرے کا الارم بجا رہی ہے ایسا لگ رہا ہے جیسے ہمارے ارد گرد کوئی خطرہ منڈلا رہا ہے"...... جولیا نے کہا

"خطرہ۔ کیا مطلب"...... صفدر نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور یہ بات میں نے ابھی ابھی محسوس کی ہے ورنہ اس سے پہلے میں خاصی مطمئن تھی"...... جولیا نے کہا۔

"کیا وجہ ہو سکتی ہے۔ مجھے تو یہاں کوئی خطرے والی بات محسوس نہیں ہو رہی"...... صفدر نے احتیاطاً چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"پتہ نہیں کیا بات ہے۔ میری بے چینی بڑھتی جا رہی ہے اور اب دل بھی گھبرا رہا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اوہ۔ آپ کو شاید پیاس لگی ہو گی۔ رکیں میں آپ کے لئے جوس کا کین لاتا ہوں"...... صفدر نے کہا وہ چوراہے تک پہنچ چکے تھے پھر جیسے ہی جولیا نے دائیں سمت دیکھا یکلخت ٹھٹھک گئی۔ اس طرف آرمی کی ایک مخصوص گاڑی آ کر رک رہی تھی۔ جولیا صفدر کی طرف مڑی تو اسے حیرت کا ایک اور جھٹکا لگا یہی حال اس کی طرف مڑنے والے صفدر کا ہوا تھا کیونکہ بائیں سمت بھی ویسی ہی ایک گاڑی آ کر رکی تھی اور شاید جولیا کی طرح صفدر بھی اسے آرمی کی گاڑی کے بارے میں بتانے کے لئے ہی مڑا تھا اور دائیں سمت دوسری گاڑی دیکھ کر حیرت زدہ رہ گیا تھا۔

"تم نے دیکھا صفدر"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں دو گاڑیاں ہیں"...... صفدر نے بھی جواب دیا۔

"شاید اسی وجہ سے میری چھٹی حس بے چینی محسوس کر رہی تھی"...... جولیا نے کہا۔

"عمران کی یہاں آمد چیکنگ کی غرض سے بھی تو ہو سکتی ہے یہ ضروری تو نہیں کہ ان کو یہاں ہماری موجودگی کا علم ہی ہو"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں ہو سکتا ہے اور دیکھو۔ گاڑی سے ایک سادہ لباس والا اتر رہا ہے آؤ ہم پیچھے ہٹ کر بھیڑ میں شامل ہو جاتے ہیں"...... جولیا نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور وہ مڑے اور دوسرے پیدل چلنے والوں کی طرح آگے بڑھنے لگے اچانک صفدر چونک پڑا۔ اس نے دور سے ایک منی لوڈر ٹرک کو آتے دیکھا۔ ٹرک کی ڈرائیونگ سیٹ پر اسے عمران بیٹھا ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا۔

"وہ آ گئے"...... صفدر نے آہستہ سے کہا۔

"اوہ۔ کہاں ہیں وہ"...... جولیا نے کہا اور پھر وہ اس طرف مڑی جس طرف صفدر دیکھ رہا تھا اور چونک پڑی سڑک پر دور سے اس نے فارم ہاؤس والے منی ٹرک کو اسی طرف آتے دیکھا تھا جولیا کے جسم میں سنسنی سی دوڑ گئی۔ سامنے سے عمران اور اس کے دوسرے ساتھی آ رہے تھے اور چوراہے پر دونوں سمتوں میں آرمی کی گاڑیاں آ کر کھڑی ہو گئی تھیں۔

"تو کیا یہ فورس عمران صاحب کو روکنے کے لئے آئی ہے۔ کیا انہیں علم ہو گیا ہے کہ وہ اس طرف سے شہر میں داخل ہو چکے

ہیں“...... صفدر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

”ہاں شاید“...... جولیا نے بھی اسی انداز میں کہا۔ اسی لمحے انہوں نے دونوں اطراف میں موجود گاڑیوں کو حرکت کرتے دیکھا۔ پھر جیسے ہی عمران کا منی لوڈر ٹرک اس سڑک پر آیا اسی لمحے دونوں گاڑیاں تیزی سے آگے بڑھیں اور انہوں نے پوری سڑک کو بلاک کر دیا۔ گاڑیاں رکتے ہی اس میں موجود مسلح افراد اچھل اچھل کر نیچے اترنے لگے۔ وہاں موجود افراد بڑی تیزی سے مارکیٹ کے دروازے کی طرف سمٹ آئے۔ عمران نے بھی ان گاڑیوں کو دیکھ لیا تھا اس نے فوراً منی لوڈر ٹرک کو بریک لگا کر روک لیا تھا۔ آرمی کی گاڑیوں سے کودنے والے مسلح افراد تیزی سے منی لوڈر ٹرک کی طرف دوڑے اور انہوں نے ٹرک کو گھیرنا شروع کر دیا۔ ان کے ہاتھوں میں موجود مشین گنوں کے رخ منی لوڈر ٹرک کی طرف ہو گیا تھا۔

جولیا نے اگلی سیٹ پر عمران اور کیپٹن شکیل کو بیٹھے دیکھا پھر اس نے گردن گھما کر گاڑیوں کی جانب دیکھا اور چونک پڑی۔ فارم ہاؤس والا جوڑا ویر سنگھ اور اس کی بیوی جسے انہوں نے ایک کمرے میں بند کر دیا تھا ایک گاڑی سے اتر کر اسی طرف آ رہا تھا۔ جولیا نے صفدر کی توجہ اس طرف مبذول کرائی تھی۔

”تو یہ انہیں یہاں لائے ہیں“...... صفدر نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

”ہاں“...... جولیا نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

”اب کیا کیا جائے۔ کیا ہمیں اپنے ساتھیوں کو بچانے کے لئے کچھ کرنا چاہئے“...... صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”نہیں ابھی نہیں۔ پہلے یہ دیکھ لیں کہ عمران کیا کرتا ہے۔ اس چوئیشن سے بچنے کے لئے اس کا دماغ تیزی سے چل رہا ہو گا“۔ جولیا نے کہا۔

”لیکن......“ صفدر نے کچھ کہنا چاہا۔

”کہا ہے نا کہ ابھی صبر کرو۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی کچھ نہ کر سکے تو پھر ہم آگے بڑھ کر ان کی مدد کریں گے۔ تم تیار رہو“...... جولیا نے کہا تو صفدر ایک طویل سانس لے کر خاموش ہو گیا۔

ویر سنگھ اور اس کی بیوی تیزی سے آگے آ گئے۔ ان کے ساتھ ایک لمبا تڑنگا اور انتہائی مضبوط جسامت والا نوجوان تھا جس نے ملٹری انٹیلی جنس کی مخصوص وردی پہن رکھی تھی اور اس کے کاندھوں پر لگے ہوئے سٹارز سے پتہ چل رہا تھا کہ اس کا رینک میجر کا ہے۔

"یہی ہیں وہ لوگ اور یہ منی لوڈر بھی ہماری ہی ہے"...... ویر سنگھ نے انگلی سے ٹرک کی طرف اشارہ کر کے چیختے ہوئے کہا۔

"تمہیں پورا یقین ہے کہ یہ وہی لوگ ہیں"..... میجر نے کرخت دار لہجے میں پوچھا۔

"جی ہاں"...... ویر سنگھ نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا عمران سوچ رہا تھا کہ ٹرک کے اندر بیٹھے بیٹھے وہ کچھ بھی نہیں کر سکیں گے اس لئے کیوں نہ باہر نکل کر وہ کچھ کر گزرنے کا موقع تلاش کریں لیکن پھر کچھ سوچ کر عمران نے نیچے اترنے کا

ارادہ ملتوی کر دیا اور ویر سنگھ کے ساتھ کھڑے میجر کی طرف دیکھنے لگا جو اسے انتہائی خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا۔

"نیچے اترو سب کے سب"...... میجر نے چیخ کر کہا۔

"مگر کیوں۔ آپ نے اس طرح ہمیں کیوں گھیرا ہے اور یہ عورت اور مرد کون ہیں"...... عمران نے کھڑکی سے سر نکال کر اونچی آواز میں پوچھا۔

"نیچے آؤ تو بتاتا ہوں"...... میجر نے غرا کر کہا۔ وہ فٹ پاتھ والی سمت سے ہوتا ہوا عمران کے منی لوڈر ٹرک سے کچھ فاصلے پر آ کر رک گیا تھا۔ عمران غور سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ ان کے ٹرک کے گرد دس سے زائد افراد نے گھیرا ڈالا تھا اور اگر عمران میجر پر حملہ کرنے کی کوشش کرتا تو ٹرک کے گرد موجود مسلح افراد اسے گولیوں سے بھون کر رکھ دیتے۔

"کیا سوچ رہے ہیں عمران صاحب"...... کیپٹن شکیل نے بڑبڑانے والے انداز میں کہا۔

"ہمیں ان کے گھیرے سے نکلنا ہے"...... عمران نے بھی اسی انداز میں کہا۔

"لیکن کیسے۔ انہوں نے ہمیں چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے۔ ہم نے ذرا سی بھی غلط حرکت کی تو یہ ہم پر فائر کھول دیں گے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔ عمران کا ذہن تیزی سے کام کر رہا تھا اور وہ اس خطرناک چویشن سے خود کو اور اپنے ساتھیوں کو بچانے کی

ترکیب سوچ رہا تھا لیکن اس کے دماغ میں ایسی کوئی ترکیب نہیں آ رہی تھی کہ وہ چاروں طرف موجود مسلح افراد سے بچ سکیں۔

"سنا نہیں تم نے۔ میں کہہ رہا ہوں گاڑی سے نکل کر باہر آؤ"...... میجر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"بہت اچھا جناب"...... عمران نے کہا پھر اس طرح جسم کو حرکت دی جیسے وہ ذرا سا گھومنا چاہتا ہے۔

"خبردار۔ دونوں ہاتھ اسٹیرنگ ہی پر رکھو"...... میجر نے چیخ کر کہا۔ وہ یہ سمجھا تھا کہ شاید عمران آڑ لے کر کوئی اسلحہ نکالنا چاہتا ہے۔

"جیسا آپ کا حکم جناب"...... عمران نے سعادت مندی سے کہا اور دونوں ہاتھ اسٹیرنگ پر رکھ لئے اور میجر کی طرف دیکھا جیسے وہ اس سے پوچھ رہا ہو کہ اسٹیرنگ پر ہاتھ رکھ کر وہ دروازہ کھول کر باہر کیسے آئے۔ اسی لمحے اسے حیرت کا جھٹکا لگا اور اس کا جسم یکلخت تن سا گیا اس کی نظر میجر کے عقب میں فٹ پاتھ پر کھڑے ہوئے مجمع پر پڑی تھی جہاں صفدر اور جولیا کے چہرے اسے نظر آئے تھے صفدر اور جولیا اسی کی طرف دیکھ رہے تھے۔ ان دونوں کو دیکھ کر عمران کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔ اس نے فوراً آئی کوڈ میں صفدر اور جولیا کو ایک پیغام دیا۔

"ہنگامہ شروع ہونے والا ہے چوکنے رہو اور پیچھے موجود اپنے ساتھیوں کو بھی الرٹ ہونے کا کاشن دے دو"...... عمران نے سرگوشی

کرتے ہوئے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بہتر"...... کیپٹن شکیل نے بھی آہستہ سے کہا۔ عمران نے سر اوپر کیا اور سینہ سہلانے لگا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اچانک اسے اپنے سینے میں درد محسوس ہو رہا ہو جبکہ کیپٹن شکیل نے سیٹ کے پیچھے ٹرک کی باڈی پر انگلی کا ہک مار کر پیچھے موجود اپنے ساتھیوں کو مخصوص کاشن دینا شروع کر دیا۔

"تم باہر کیوں نہیں آ رہے۔ جلدی کرو ورنہ میرے آدمی تم سب کو ٹرک سمیت جلا کر بھسم کر دیں گے"...... میجر نے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا۔ اسی لمحے عمران نے شعلہ سا لپکتے دیکھا دوسرے ہی لمحے میجر کے حلق سے ہلکی سی آواز نکلی وہ لڑکھڑایا اور سڑک پر گر پڑا۔ اس کے سر کے عقبی حصے سے خون بہہ رہا تھا اس سے پہلے کہ اس کے ساتھی کچھ سمجھتے یکے بعد دیگرے تین مسلح افراد چیخیں مارتے ہوئے زمین پر گر کر تڑپنے لگے اور وہاں بھگدڑ مچ گئی۔ عمران کے لئے اس سے اچھا موقع اور کیا ہو سکتا تھا۔

"فائر"...... عمران نے چیخ کر کہا اور ساتھ ہی اس نے ٹرک کو گیئر میں ڈال کر ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دیا۔ کیپٹن شکیل نے عمران کا حکم سنتے ہی پے در پے تین فائر کئے تھے دائیں سائیڈ پر موجود دو مسلح افراد چیختے ہوئے گرتے چلے گئے۔ اس طرف پانچ مسلح افراد تھے۔ اس سے پہلے کہ اپنے ساتھیوں کو ڈھیر ہوتے دیکھ کر وہ مشین گن سے ٹرک پر فائر کرتے۔ عقبی حصے سے ان پر

فائرنگ ہوئی اور وہ اچھل اچھل کر سڑک پر گرتے چلے گئے پھر بائیں طرف بھی ٹرک کے عقبی حصے سے فائرنگ ہوئی اور اس طرف موجود مسلح افراد بھی چیختے ہوئے اور اچھل اچھل کر زمین پر گرتے چلے گئے۔ عمران نے تیزی سے گیئر بدل کر ٹرک کی رفتار بڑھا دی تھی۔ وہ ٹرک دوڑاتا ہوا سامنے کھڑی آرمی کی گاڑیوں کی طرف بڑھا اور پھر اس نے ٹرک روکے بغیر آرمی کی دونوں گاڑیوں سے ٹکرا دیا۔ اس نے ٹرک کی ٹکر دونوں گاڑیوں کے سنٹر میں ماری تھی۔ ایک زور دار دھماکہ ہوا اور دونوں گاڑیاں سائیڈوں پر الٹتی چلی گئیں۔ گاڑیوں کے سائیڈ پر ہونے سے ان کے درمیان اتنا راستہ بن گیا تھا کہ عمران اپنا منی ٹرک آسانی سے وہاں سے نکال سکتا تھا اور عمران نے ایسا ہی کیا۔ اس نے راستہ بنتے دیکھ کر سپیڈ پیڈل پر دباؤ ڈالا تو ٹرک کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور ٹرک زائیں کی تیز آواز نکالتا ہوا آرمی کی گاڑیوں کے درمیان سے نکلتا چلا گیا۔ فائرنگ ہوتے ہی اور گاڑیوں کی ٹکر دیکھ کر فٹ پاتھوں پر بھگدڑ سی مچ گئی تھی اور لوگ سائیڈ کی سڑکوں کی طرف بھاگ گئے تھے۔ دکانداروں نے اپنی دکانوں کے شٹر گرانے شروع کر دیے۔ عمران نے گاڑیوں کے درمیان سے نکل کر دوسری طرف آتے ہی ٹرک کو بریک لگائے اور ٹرک کو ایک جھٹکے سے روک لیا۔ کیونکہ اس طرف بھی خاصی ٹریفک تھی جو مسلح افراد کے سڑک بلاک کرنے کی وجہ سے رکی ہوئی تھی۔

”ٹرک سے نکل کر مارکیٹ کی طرف بھاگو۔ جلدی“...... عمران نے چیخ کر کہا اور ساتھ ہی وہ دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں سائیلنسر لگا ریوالور تھا۔ اس کی بات سن کر کیپٹن شکیل اور پیچھے بیٹھے ہوئے ساتھی فوراً ٹرک سے نکل کر باہر آ گئے۔ اسی لمحے انہوں نے دور سے چند مزید ملٹری انٹیلی جنس کی گاڑیاں اس طرف آتے دیکھیں۔

”ان کی مزید نفری پہنچ گئی ہے“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”سب بکھر کر یہاں سے نکل جاؤ۔ ہم طے شدہ مقام پر ملیں گے“...... عمران نے مقامی زبان میں چیختے ہوئے کہا تو اس کے ساتھی تیزی سے سامنے موجود ایک پلازہ کی طرف بھاگتے چلے گئے جبکہ عمران دروازے ہی پر رک گیا۔

”عمران رکو مت“...... اچانک عمران نے اپنے قریب جولیا کی آواز سنی اس نے مڑ کر دیکھا جولیا اور صفدر بھی ان کے قریب پہنچے تھے۔

”الگ الگ ہو جاؤ۔ ہم کلب میں ملیں گے“...... عمران نے کہا اور تیزی سے سائیڈ کی طرف بھاگتا چلا گیا۔ پلازہ کے درمیان بنے ہوئے راستوں پر بھاگتا ہوا وہ پلازہ کی عقبی سمت میں آیا۔ اس طرف بھی ایک راستہ تھا وہ بھاگتا ہوا پلازہ سے نکلا اور تیزی سے ایک سڑک کی طرف بھاگتا چلا گیا۔ مختلف گلیوں اور بازاروں سے گھومتا ہوا وہ دور ایک دوسری سڑک پر آ گیا۔ یہ بھی کمرشل ایریا

تھا۔ عمران نے سڑک کراس کی اور ایک کمرشل پلازہ کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اسی لمحے ایک موٹر سائیکل اس کے قریب آ کر رکی۔

"عمران صاحب۔ میرے ساتھ آ جائیں"...... موٹر سائیکل والے نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس نے ہیلمٹ پہن رکھا تھا۔ عمران نے چونک کر دیکھا وہ کیپٹن شکیل تھا۔ کیپٹن شکیل کی بات سن کر وہ پھرتی سے موٹر سائیکل پر سوار ہو گیا اور کیپٹن شکیل نے موٹر سائیکل آگے بڑھا دی۔

عمران اب بھیڑ میں اپنے ساتھیوں کو تلاش کر رہا تھا۔ اسے جولیا، خاور اور نعمانی نظر آئے وہ تینوں ایک ٹیکسی میں بیٹھ رہے تھے پھر اسے صفدر بھی نظر آ گیا۔ یہ ٹیکسی مارکیٹ سے خاصے فاصلے پر کھڑی تھی۔ وہ آگے نکلتے چلے گئے۔ دو ڈھائی میل دور نکل آنے کے بعد عمران کی ہدایت پر کیپٹن شکیل نے ایک سستے سے ہوٹل کے سامنے موٹر سائیکل روک دی اور وہ موٹر سائیکل سے نیچے اتر گئے اور پھر کیپٹن شکیل نے موٹر سائیکل صاف کرنے کے بہانے اس پر سے اپنے فنگر پرنٹس صاف کئے اور اسی ہوٹل میں گھس گئے جس کے پاس موٹر سائیکل روکی تھی۔ ہوٹل میں داخل ہو کر عمران اور کیپٹن شکیل کاؤنٹر پر رکنے کی بجائے ہوٹل کے عقبی حصے میں آئے اور ہوٹل کے عقبی دروازے سے ہوٹل سے باہر نکل آئے اور پیدل آگے بڑھنے لگے۔ دو ڈھائی فرلانگ دور نکل آنے کے بعد عمران نے ایک ٹیکسی روکی اور گرین کلب جانے والے راستے پر چلنے کا

کہہ کر وہ کیپٹن شکیل کے ساتھ ٹیکسی میں سوار ہو گیا۔

گرین کلب شہر کے درمیان واقع تھا۔ وہ راستے بھر خاموش رہے تھے۔ تھوڑی دیر میں وہ اس علاقے میں داخل ہو گئے جہاں گرین کلب تھا۔ عمران نے ٹیکسی گرین کلب سے کافی فاصلہ پہلے رکوا لی اور پھر وہ دونوں ٹیکسی سے اتر آئے۔ عمران نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ ادا کیا اور پھر وہ دونوں سائیڈ پر بنے ہوئے فٹ پاتھ پر آ گئے۔ وہ دونوں آہستہ آہستہ چل رہے تھے۔ ٹیکسی جب آگے بڑھ کر دوسری سڑک پر مڑ گئی تو عمران اور کیپٹن شکیل کے قدم تیز ہو گئے اور وہ گرین کلب کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ وہ کلب میں داخل ہوئے اور عمران ہال کا جائزہ لیتا ہوا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"فون کرنا ہے"...... عمران نے کاؤنٹر کے قریب پہنچ کر کاؤنٹر کلرک سے کہا۔

"اس طرف بوتھ ہیں جناب۔ وہاں سے فون کر لیں"۔ کاؤنٹر مین نے ایک راہداری کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"شکریہ"...... عمران نے کہا اور بوتھ والی راہداری میں داخل ہو گیا یہاں چھ کال بوتھ تھے عمران ایک میں گھس گیا پھر اس نے رسیور اٹھا کر سکے اندر ڈالے اور نمبر پریس کرنے لگا۔

"سہراب اینڈ کمپنی"...... رابطہ ملتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''میری سہراب سے بات کراؤ''...... عمران نے کہا۔

''آپ کون بول رہے ہیں''...... دوسری جانب سے پوچھا گیا۔

''مہمان''...... عمران نے کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی چھا گئی۔

''میں سانگو بول رہا ہوں جناب۔ باس تو باہر گئے ہیں۔ آپ کہاں ہیں۔ باس آپ کے لئے بے حد فکر مند ہیں''...... چند لمحوں کے بعد دوسری جانب سے سہراب کے ساتھی نے کہا۔ جس کا نام سانگو تھا۔

''وہیں جہاں ملنے کے لئے کہا گیا تھا''...... عمران نے گول مول سا جواب دیا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے جناب۔ آپ وہیں رکیں۔ میں آپ کو لینے وہاں پہنچ رہا ہوں''.. .سانگو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کیا وہ جگہ تمہیں معلوم ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں جناب۔ باس نے مجھے آپ کے بارے میں سب کچھ بتا دیا تھا اور آپ کو وہاں سے لانا میری ذمے داری ہے''۔ سانگو نے کہا۔

''ٹھیک ہے آجاؤ مگر ہم ایک دوسرے کو پہچانیں گے کیسے''۔ عمران نے کہا۔

''آپ مجھے آسانی سے پہچان لیں گے جناب کیونکہ میں نیگرو

ہوں اور یہی میری شناخت ہو گی''...... سانگو نے کہا۔

''پھر تم نہ آؤ''...... عمران نے کہا۔

''وہ کیوں جناب''...... سانگو نے حیرت سے پوچھا۔

''اس لئے کہ تمہارے ساتھ ہمارا دیکھا جانا مناسب نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''پھر آپ ایک کام کریں۔ میں گاڑی کلب کے سامنے کھڑی کر دوں گا آپ ایک ایک کر کے اس میں سوار ہو جائیں''۔ سانگو نے کہا۔

''یہ مناسب رہے گا۔ تم گاڑی کا نمبر، رنگ اور ماڈل بتا دو''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے سانگو نے اسے ایک بند باڈی وین کا رنگ، ماڈل اور اس کا رجسٹریشن نمبر بتا دیا۔

''او کے۔ اب تم کتنی دیر میں پہنچو گے''...... عمران نے پوچھا۔

''بیس منٹ میں جناب''...... سانگو نے کہا۔

''ٹھیک ہے آجاؤ''...... عمران نے کہا اور رابطہ منقطع کر دیا اور بوتھ سے نکل کر ہال میں آ گیا۔ اس نے ہال میں ایک طائرانہ نظر ڈالی اور یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر اطمینان آ گیا کہ جولیا، خاور اور صفدر بھی وہاں پہنچ چکے تھے وہ سائیڈ کی ایک ٹیبل پر بیٹھے تھے۔ کچھ فاصلے پر کیپٹن شکیل اور اس کے دوسرے ساتھی بھی بیٹھے تھے۔ وہ سب خیریت سے یہاں پہنچ گئے تھے۔ عمران آگے بڑھا اور اس میز کی طرف بڑھ گیا جہاں جولیا، صفدر اور خاور موجود تھے۔ وہ ایک

خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس جگہ سے وہ مین گیٹ سے باہر سڑک کا منظر آسانی سے دیکھ سکتا تھا۔ سڑک پر ٹریفک رواں دواں تھی۔ مارکیٹ میں ہونے والے ہنگامے کا اثر یہاں تک نہیں پہنچا تھا۔

"تنویر، چوہان اور صدیقی ابھی تک نہیں آئے"...... خاور نے کافی کا گھونٹ بھرتے ہوئے آہستہ سے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ممکن ہے انہیں کوئی سواری نہ مل سکی ہو"...... عمران نے کہا۔

"کہیں وہ پھنس نہ گئے ہوں"...... خاور نے خدشہ ظاہر کیا۔

"فی الحال پھنسنے کے امکانات کم ہی ہیں وہاں کافی بھیڑ تھی۔ میں نے انہیں بھیڑ میں جاتے دیکھا تھا۔ بھیڑ کی وجہ سے فورس کو ان تک پہنچنے کا موقع نہیں ملا ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"وہ دوسروں کو تو اس بارے میں مطلع کر سکتے ہیں"...... خاور نے کہا۔

"ہاں مگر فورس ہم میں سے کسی کو شناخت نہیں کر سکتی، اس لئے اس بات کا امکان نہ ہونے کے برابر ہے کہ ان تینوں میں سے کوئی پھنس گیا ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"اللہ کرے ایسا ہی ہو"...... خاور نے کے منہ سے دعائیہ کلمات نکلے۔ بات معقول تھی اور سمجھ میں آنے والی بھی تھی۔ ظاہر ہے جب فورس انہیں پہچانتی ہی نہیں تو وہ انہیں کس طرح سے پکڑ سکتی ہے۔ یقیناً تینوں کے اب تک نہ آنے کی کوئی اور وجہ ہو سکتی تھی اور

سواری کا نہ ملنا ان میں سے ایک وجہ ہو سکتی تھی۔

"لو چوہان اور صدیقی تو پہنچ گئے"...... عمران نے کہا اس کی نظریں چوہان اور صدیقی پر تھیں جو اب اندر داخل ہو چکے تھے جیسے ہی چوہان کی نظریں عمران سے ملیں عمران نے گردن ہلا دی اور وہ سیدھے ان کی طرف بڑھتے چلے آئے۔ ویسے جولیا، صفدر اور نعمانی کو بھی وہ دیکھ چکے تھے۔ وہ دونوں ان کے ساتھ ایک خالی میز پر آ کر بیٹھ گئے

"اب صرف تنویر باقی رہ گیا ہے"...... جولیا نے آہستگی سے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تنویر ابھی تک یہاں نہیں پہنچا"...... صدیقی نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ تم سناؤ کیا رہا"...... صفدر نے کہا۔

"سب ٹھیک ہے۔ ہم بھیڑ میں شامل ہو کر وہاں سے آسانی سے نکل آنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ فورس نے ہمارا تعاقب کرنے کی کوشش کی تھی لیکن ہم نے انہیں چکمہ دے دیا تھا۔ چند سڑکوں سے گزر کر ہم نے ٹیکسی ہائر کی اور یہاں آ گئے۔ راستے میں ٹریفک جام تھا اس لئے ہمیں یہاں پہنچنے میں دیر ہو گئی"۔ صدیقی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مجھے امید نہیں تھی کہ وہاں اتنی جلدی مزید فورس پہنچ جائے گی۔ یہ سب اس جوڑے کی وجہ سے ہوا ہے جنہیں ہم فارم ہاؤس

میں زندہ چھوڑ آئے تھے''...... نعمانی نے کہا۔

''ہاں۔ واقعی ہمیں ان دونوں کو زندہ نہیں چھوڑنا چاہئے تھا''۔ چوہان نے کہا۔

''جو ہوا ہے بہتر ہوا ہے۔ ہم بچ کر نکل آئے ہیں اس پر شکر ادا کرو''...... صفدر نے کہا۔

''ڈائریکٹ آئے ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''ایسی غلطی کبھی نہیں ہو سکتی۔ دو جگہوں پر ٹیکسیاں بدلی ہیں پھر یہاں پہنچے ہیں۔ اس کے باوجود تعاقب کا خیال رکھا ہے''۔ صدیقی نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... عمران نے سر ہلایا۔

''اب کیا پروگرام ہے''...... صدیقی نے پوچھا۔

''تنویر آجائے تو ٹھکانے پر چلتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''کہاں چلنا ہے''...... صدیقی نے پوچھا۔

''اس کا علم مجھے بھی نہیں ہے البتہ ہمیں لینے ایک گاڑی باہر آچکی ہے جو ہمیں محفوظ ٹھکانے تک لے جائے گی''...... عمران نے کہا۔

''جگہ بھی نہیں معلوم اور گاڑی بھی آچکی ہے میں سمجھی نہیں کیسی گاڑی اور کس کی گاڑی''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''اس مشن میں ہماری معاونت سہراب کر رہا ہے اور میں اسی کی بات کر رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''آپ نے سہراب سے بات کر لی ہے''...... صدیقی نے پوچھا۔

''ہاں''...... عمران نے اثبات میں سر ہلایا۔

''کیا وہ خود ہمیں لینے آیا ہے''...... صفدر نے پوچھا۔

''نہیں۔ البتہ اس کا ایک آدمی ساگو ہمارے بارے میں جانتا ہے اور سہراب نے اسی کو ہمیں بحفاظت ٹھکانے پر پہنچانے کا کام سونپا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہمیں جلد از جلد ٹھکانے پر پہنچنا چاہئے''...... صفدر نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا تو عمران چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''کیوں کیا ہوا۔ تم اس قدر پریشان کیوں ہو۔ کیا یہاں کوئی خطرہ محسوس کر رہے ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''خطرہ تو نہیں البتہ بے چینی محسوس کر رہا ہوں''...... صفدر نے کہا۔

''بے چینی۔ لیکن کیوں''...... عمران نے پوچھا۔

''ہم شہر میں داخل ہو چکے ہیں اور ہمیں تلاش کرنے کے لئے ملٹری انٹیلی جنس پوری فورس کے ساتھ حرکت میں آچکی ہے۔ وہ بھوکے بھیڑیوں کی طرح ہماری تلاش میں نکل کھڑے ہوں گے اور اس صورت میں ہوٹل اور کیفے وغیرہ ہی سب سے پہلے ان کا نشانہ بنیں گے''...... صفدر نے کہا۔

''ہم اس سے پہلے ہی نکل جائیں گے''...... عمران نے کہا اور

ٹھیک اسی لمحے انہوں نے تنویر کو دیکھا جو ہاتھ میں ایک بریف کیس لٹکائے اندر آ رہا تھا عمران کا اشارہ پا کر وہ سیدھا انہی کی میز پر چلا آیا۔

"سب موجود ہیں"...... تنویر نے کرسی سنبھالتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ صدیقی، چوہان اور تنویر کے لئے کافی منگاؤ خاور۔ میں ابھی آتا ہوں"...... عمران نے پہلے تنویر سے پھر خاور کو مخاطب کر کے کہا۔

"آپ کہاں چلے"...... خاور نے پوچھا۔

"سانگو کو دیکھنے"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ ہوٹل سے باہر نکل کر وہ قریبی سٹور کی طرف بڑھ گیا۔ سٹور پر نیلے رنگ کی ایک بند باڈی والی وین موجود تھی جس کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک لمبا تڑنگا سیاہ فام بیٹھا ہوا تھا۔ اس سیاہ فام کو دیکھتے ہی عمران سمجھ گیا کہ وہ سانگو ہے۔ سٹور سے عمران نے دو تین چھوٹی موٹی چیزیں خریدیں تھیں اور یہ چیزیں اس لئے اس نے خریدی تھیں کہ ایک مشکوک آدمی اس کی نظروں میں آیا تھا وہ سانگو کی نگرانی کر رہا تھا۔ اتفاق ہی تھا جو عمران نے اسے دیکھ لیا۔ وہ ایک پول کے ساتھ لگا نیوز پیپر دیکھ رہا تھا۔ اس کی نظریں بار بار سانگو کی طرف اٹھ رہی تھی۔ عمران شاید اس پر توجہ نہ دیتا اگر اس نے اس آدمی کو ایک اور آدمی کو اشارہ کرتے ہوئے نہ دیکھ لیا ہوتا۔ دوسرا آدمی ابھی ابھی ایک ٹیکسی سے اترا تھا۔ آتے ہی اس نے پہلے سے موجود آدمی

سے گردن کے اشارے سے کچھ پوچھا تھا اور جواباً پہلے آدمی نے سانگو کی طرف اشارہ کیا تھا پھر وہ دوسرا آدمی ٹہلتا ہوا سانگو کی گاڑی کی طرف بڑھا اس نے وین کی نمبر پلیٹ دیکھی اور آگے سے گھوم کر پھر اسی کے پاس آ کھڑا ہوا تھا اس کا مطلب یہ تھا کہ سانگو مشکوک ہو چکا تھا۔ کیوں ہوا تھا۔ اس پر وہ بعد میں غور کر سکتا تھا اصل مسئلہ یہ تھا کہ اب وہ سانگو کے ساتھ نہیں جا سکتے تھے۔ سٹور کے ساتھ ایک پبلک فون بوتھ تھا۔ عمران فوراً اس بوتھ میں گھس گیا۔ اس نے جیب سے کالنگ کارڈ نکال کر فون مشین میں لگایا اور رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے لگا۔ چند لمحے وہ فون پر بات کرتا رہا پھر اس نے رسیور کریڈل پر رکھا اور مشین سے کارڈ نکال کر جیب میں ڈال کر واپس کلب کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"چلیں"...... جولیا نے پوچھا۔

"ہاں مگر دوسری صورت میں"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب"...... صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"اب ہم سانگو کے ساتھ نہیں جائیں گے۔ اس کے ساتھ جانا خطرناک ثابت ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ کیوں"...... صدیقی نے پوچھا۔

"سانگو کی نگرانی ہو رہی ہے۔ اب تم لوگ ایک ایک کر کے یہاں سے نکلو گے"...... عمران نے کہا اور انہیں نگرانی کرنے والوں کے بارے میں بتانے لگا۔

"جانا کہاں ہوگا"...... خاور نے پوچھا۔

"میں نے فون کر کے سہراب کی رہائش گاہ کا پتہ معلوم کر لیا ہے۔ سب الگ الگ اس پتے پر پہنچ جاؤ۔ میں بھی تمہیں وہیں ملوں گا"...... عمران نے انہیں ایک ایڈریس بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہم وہاں جا کر حوالہ کیا دیں گے"...... جولیا نے پوچھا۔

"ایکسٹو کا حوالہ کافی ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا اور اس کے باقی ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"الگ الگ جانے کی بجائے ہم دو دو کر کے یہاں سے نکلیں تو آپ کو کوئی اعتراض تو نہ ہوگا"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"ٹھیک ہے جاؤ"...... عمران نے کہا۔

"آؤ چوہان"...... صدیقی نے چوہان سے کہا اور وہ اٹھ کر ہال سے نکلتے چلے گئے۔ ان کے جانے کے پانچ منٹ بعد خاور اور تنویر باہر نکلے تھے۔ پھر جولیا اور صفدر اور اس کے بعد نعمانی اور کیپٹن شکیل وہاں سے اٹھ گئے۔ اب عمران اکیلا رہ گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ بھی اٹھا اور پھر وہ کاؤنٹر پر اپنا اور اپنے ساتھیوں کا بل ادا کر کے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

سہراب اپنے آفس میں آ کر بیٹھا ہی تھا کہ میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ سہراب نے چونک کر فون سیٹ کی طرف دیکھا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... سہراب نے رسیور کان سے لگاتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"ایس سکس بول رہا ہوں باس"...... دوسری جانب ایس سکس کی آواز سنائی دی۔ ایس سکس سہراب کے نیگرو ساتھی سانگو کا مخصوص کوڈ تھا۔

"ہاں کیا رہا"...... سہراب نے پوچھا۔

"وہ اب تک نہیں آئے باس"...... سانگو نے کہا۔

"کیوں۔ تم نے اپنی اور اپنی گاڑی کی شناخت نہیں بتائی تھی"...... سہراب نے چونک کر کہا۔

"بتا دی تھی باس۔ مگر اب تک ان میں سے کوئی بھی نہیں آیا

پتہ نہیں کیا بات ہے"...... سانگو نے کہا۔

"تم نے گاڑی کہاں کھڑی کی ہے"...... سہراب نے کچھ سوچ کر پوچھا۔

"کلب کے برابر والے سٹور کے سامنے"...... سانگو نے کہا۔

"ہونہہ۔ تم کلب کے اندر جا کر ان کو چیک کرو۔ ہو سکتا ہے کہ تمہیں دیکھ کر وہ خود ہی تمہارے پاس آ جائیں"...... سہراب نے ہونٹ بھینچ کر کہا۔

"یس باس"...... سانگو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ رکو ایک منٹ"...... سہراب نے کچھ سوچ کر کہا۔

"کیا ہوا باس"...... سانگو نے چونک کر پوچھا تھا۔

"تم فون کہاں سے کر رہے ہو"...... سہراب نے پوچھا۔

"سٹور کے پاس ایک فون بوتھ ہے میں اسی بوتھ سے آپ کو کال کر رہا ہوں باس"...... سانگو نے جواب دیا۔

"ایسا کرو کہ فون بند کر کے باہر نکلو اور چیک کرو کہ تمہارے آس پاس کوئی مشکوک آدمی تو نہیں ہے"...... سہراب نے کہا۔

"مشکوک آدمی۔ کیا۔ کیا مطلب"...... سانگو نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ یہ ممکن ہے کہ تم کسی وجہ سے کسی کی نظروں میں آ گئے ہو اور تمہاری نگرانی کی جا رہی ہو اور ان میں سے کسی نے اسے چیک کر لیا ہو اور وہ اسی وجہ سے تمہارے پاس نہ پہنچے ہوں"...... سہراب نے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے باس میں ابھی چیک کرتا ہوں"...... سانگو نے کہا۔

"اگر نگرانی ہو رہی ہو تو کسی کو لئے بغیر فوراً وہاں سے نکل آؤ۔ یہ یاد رہے کہ نگرانی کرنے والوں کو کسی بھی حال میں تم اپنے پیچھے نہیں آنے دو گے"...... سہراب نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ آپ فکر نہ کریں۔ وہ میری گرد کو بھی نہ پا سکیں گے"...... سانگو نے کہا اور سہراب نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر سوچ و بچار کے ساتھ ساتھ الجھن کے بھی تاثرات نمایاں تھے۔ وہ ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی۔

"یس۔ کم ان"...... اس نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ یہ سہراب کا خاص ساتھی شیر داد تھا۔

"کیا بات ہے شیر داد۔ کیوں آئے ہو"...... سہراب نے پوچھا۔

"چار افراد آئے ہیں باس اور انہوں نے ایکسٹو کا حوالہ دیا ہے"...... شیر داد نے کہا۔

"کہاں ہیں وہ"...... سہراب نے بے تابی سے پوچھا۔

"برآمدے میں ہیں"...... شیر داد نے کہا۔

"آؤ میرے ساتھ"...... سہراب نے کہا اور اٹھ کر میز کے پیچھے سے نکل کر تیز تیز قدموں سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا

گیا۔ آفس سے نکل کر وہ برآمدے میں آیا۔ وہاں چار نوجوان موجود تھے۔ سہراب انہیں پہچان گیا۔ وہ صدیقی، چوہان، خاور اور تنویر تھے۔ سہراب ان کی طرف بڑھا۔ ان چاروں سے سہراب نے بڑے پرتپاک انداز میں ہاتھ ملایا۔

"باقی لوگ کہاں ہیں"...... سہراب نے بے تابی سے پوچھا۔

"آنے والے ہیں"...... صدیقی نے کہا ہی تھا کہ صفدر اور جولیا اندر داخل ہوئے اور انہیں دیکھ کر سہراب کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے اور وہ متلاشی نظروں سے مین دروازے کو دیکھ رہا تھا۔

"عمران صاحب کہاں ہیں"...... دروازے سے مزید کسی کو اندر نہ آتے دیکھ کر سہراب نے پوچھا۔

"آنے ہی والے ہوں گے ہم ان سے پہلے چل پڑے تھے"...... صفدر نے کہا۔

"آپ لوگوں کے لئے میں نے گاڑی بھیجی تھی"...... سہراب نے کہا۔

"سانگو وہاں موجود تھا مگر وہ کسی وجہ سے مشکوک ہو گیا ہے وہاں اس کی نگرانی کی جا رہی تھی اسی لئے اسے ٹچ نہیں کیا گیا"...... صدیقی نے کہا۔

"مجھے بھی اسی کا خطرہ تھا"...... سہراب نے کہا۔

"عمران صاحب نے ہمیں الگ الگ روانہ کیا ہے"...... صفدر

نے کہا۔

"اچھا کیا۔ مگر انہیں بھی اب تک آ جانا چاہئے تھا کیونکہ حالات اچانک بے حد خراب ہو گئے ہیں"...... سہراب نے کہا۔

"کیوں کیا ملٹری انٹیلی جنس نے ہمارے لئے سرچنگ شروع کر دی ہے"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ یہاں رکنا ٹھیک نہیں ہے۔ آپ میرے ساتھ اندرونی حصے میں چلیں"...... سہراب نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... انہوں نے سر ہلائے اور پھر سہراب کے ساتھ اس کی رہائش گاہ کے اندرونی حصے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ رہائش گاہ جدید اور انتہائی وسیع تھی۔

"آپ کیا پسند کریں گے"...... سہراب نے رہائش گاہ کے اندرونی حصے میں پہنچ کر ان سے پوچھا۔

"ابھی کچھ نہیں۔ عمران صاحب آ جائیں پھر بتائیں گے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"عمران......" سہراب نے کہا ہی تھا کہ دروازے کی طرف سے آہٹ ہوئی اور اس کے ساتھ ہی عمران کی چہکتی ہوئی آواز آئی۔

"ہمیں کس نے پکارا ہے فریادی"...... ان سب نے چونک کر دیکھا تو عمران وہاں موجود تھا۔

"شکر ہے آپ سب بحفاظت یہاں تک پہنچ گئے"...... سہراب نے کہا۔

"اگر تمہارے ہرکارے کے ساتھ آتے تو یہاں کے بجائے سیدھے آخرت کے سفر پر روانہ ہو جاتے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے معلوم ہو گیا ہے اور اس کوتاہی پر مجھے افسوس ہے"۔ سہراب نے کہا۔

"ایسی غلطیاں کرنے والوں کو مابدولت موت کی سزا سنا سکتے ہیں"...... عمران نے رعب دار اور شاہانہ لہجے میں کہا۔

"سانگو کو میں ہدایت دے چکا ہوں اور وہ ان لوگوں کو چیک کر رہا ہے"...... سہراب نے کہا۔

"اس سے کیا ہو گا یہ سوچو کہ اگر ہم سانگو کے ساتھ گاڑی میں وہاں سے روانہ ہوتے تو ہمارا اور ہمارے ساتھ تمہارا کیا حشر ہوتا۔ کیا وہ لوگ تمہیں بخش دیتے"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"نہیں"...... سہراب نے کہا۔

"اب تم یہ چیک کرو کہ سانگو پر ان لوگوں کو کس وجہ سے شک ہوا ہے اور اس کی کب سے نگرانی ہو رہی ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ میں معلوم کر لوں گا"...... سہراب نے کہا۔

"کہیں یہاں کی نگرانی بھی نہ ہو رہی ہو"...... صدیقی نے خدشہ ظاہر کیا۔

"نہیں میں نے چیک کر لیا ہے فی الحال یہاں کی نگرانی نہیں کی جا رہی۔ باہر کوئی مشکوک آدمی نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں مزید چیکنگ کرا لیتا ہوں"...... سہراب نے کہا۔

"ہاں ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور سہراب سر ہلاتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

"ہمیں اب یہاں بھی زیادہ دیر نہیں رکنا چاہئے کیا پتہ ان لوگوں پر کس وجہ سے ان کو شک ہوا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اس کی ایک ہی وجہ ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ کیا"...... جولیا نے پوچھا۔

"سہراب کا پولٹری فارم پر پہنچنا۔ سہراب کے پولٹری فارم پر ملٹری انٹیلی جنس موجود تھی۔ اس لئے جب سہراب قصبہ ہندوئی کی سمت سے وہاں پہنچا ہو گا تو ہو سکتا ہے وہ اس کی جانب سے مشکوک ہو گئے ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ممکن ہے اور یہ بھی اچھا ہوا کہ ہم لوگ اس کے ساتھ فارم ہاؤس نہیں گئے ورنہ پھنس سکتے تھے"...... جولیا نے کہا۔

"فارم پر جانا تو کسی صورت میں بھی مناسب نہیں تھا۔ ہمارے کئی دن تو یہاں تک پہنچنے میں خراب ہو گئے ہیں اور اگر فارم ہاؤس جاتے تو پھر کئی دن اور ضائع ہو جاتے"...... عمران نے کہا۔

"اب کیا پروگرام ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"فوری طور پر روانگی۔ سہراب آ جائے تو میں اس سے بات کر لوں۔ میں نے اسے کچھ معلومات حاصل کرنے کے لئے کہا تھا پتہ نہیں اس نے وہ حاصل کی ہیں یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے بات کر لو مگر میری چھٹی حس پھر سے خطرے کا

الارم بجا رہی ہے اس کا خیال رکھنا"...... جولیا نے کہا۔

"ہم رات اس چھت کے نیچے نہیں گزاریں گے"...... عمران نے کہا۔

"یہ بالکل مناسب بات ہے"...... جولیا نے کہا۔

"مجھے ایک بات پر حیرت ہے"...... صفدر نے کہا۔

"کس بات پر"...... جولیا نے کہا۔

"فارم ہاؤس والے جوڑے پر۔ انہیں تو ہم اچھی طرح دیکھ بھال کر کے کمرے میں بند کر آئے تھے پھر وہ کس طرح سے کمرے سے نکل آئے"...... صفدر نے کہا۔

"نہ صرف کمرے سے نکل آئے بلکہ ہم سے پہلے یہاں پہنچ بھی گئے اور وہ بھی فورس کے ہمراہ"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس کی ایک ہی وجہ میری سمجھ میں آئی ہے"...... عمران نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

"وہ کیا"...... جولیا اور خاور نے بیک وقت پوچھا۔

"ہماری کوتاہی جس نے ہمیں موت کے قریب کر دیا تھا"۔ عمران نے کہا۔

"ہماری کوتاہی۔ کیا مطلب"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"اس کمرے کا دروازہ کچھ کمزور سا تھا جس کا ہم نے خیال نہیں کیا اور وہ اسے توڑ کر کمرے سے باہر نکل آئے"...... عمران نے کہا۔

"یقیناً یہ ہماری کوتاہی تھی ہمیں چاہئے تھا کہ ان لوگوں کے ہاتھ پیر بھی باندھ دیتے یا پھر انہیں ہلاک کر دیتے"...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں ان کو یہاں آنے میں اتنی دیر بھی میرے خیال سے اس وجہ سے لگی ہو گی کہ ہم نے فون کے تار کاٹ ڈالے تھے"۔ عمران نے کہا۔

"کب۔ ہمارے سامنے تو تار نہیں کاٹے تھے"...... جولیا نے پوچھا۔

"تمہاری روانگی کے بعد میری نظر فون کے تاروں پر پڑی تھی اور میں نے پول پر چڑھ کر تار کاٹ ڈالے تھے اسی وجہ سے ہم سب کو یہاں تک پہنچنے کا موقع مل گیا"...... عمران نے کہا۔

"اگر صفدر اور جولیا ہم سے الگ نہ ہوتے تو ان لوگوں سے جان چھڑوانا شاید مشکل ثابت ہوتا"...... خاور نے کہا۔

"محض دھویں کا ایک بم ان لوگوں کے لئے کافی ہوتا دھماکے کے ساتھ ہی پبلک میں بھگدڑ مچ جاتی اور ہمارے لئے نکل بھاگنے کا موقع پیدا ہو جاتا"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر تم نے ایسا کیوں نہیں کیا"...... جولیا نے اسے گھور کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیونکہ ہمارے پاس دھویں کا بم نہیں تھا"...... عمران نے مسمسی سی صورت بنا کر کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔ اس سے

پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے سہراب تیز تیز چلتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی اور الجھن کے تاثرات واضح تھے۔

"کوئی خاص بات"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ آپ لوگ یہاں محفوظ ہیں"...... سہراب نے کہا۔

"سانگو کا کیا رہا۔ اس کی نگرانی کیوں ہو رہی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"اس بارے میں علم نہیں ہو سکا البتہ اس کی نگرانی کرنے والوں کا تعلق ملٹری انٹیلی جنس سے ہی ہے اور وہ اب بھی اس کے پیچھے ہیں"...... سہراب نے کہا۔

"اب وہ کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ انہیں ڈاج دینے کی کوشش کر رہا ہے اور جلد ہی وہ اپنی کوشش میں کامیاب بھی ہو جائے گا"...... سہراب نے کہا۔

"یہ معلوم ہونا انتہائی ضروری ہے کہ ملٹری انٹیلی جنس سانگو کی نگرانی کیوں کر رہے ہیں تاکہ تمہاری پوزیشن کے بارے میں اندازہ لگایا جا سکے کہ وہ تمہارے بارے میں کس حد تک اور کس سلسلے میں مشکوک ہوئی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"آپ ان کی پرواہ نہیں کریں میں انہیں سنبھال لوں گا"۔ سہراب نے کہا۔

"بہرحال میں نے ایک فیصلہ کیا ہے اور وہ یہ کہ آج کی رات

ہم یہاں گزاریں گے"...... عمران نے کہا۔

"میں خود بھی یہی کہنے والا تھا ملٹری انٹیلی جنس پاگل کتوں کی طرح آپ کو تلاش کرتی پھر رہی ہے ان لوگوں کے پاس آپ سب کی تصویریں بھی ہیں"...... سہراب نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ ان کے پاس ہماری تصویریں کہاں سے آ گئیں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔ باقی سب ساتھی بھی چونک پڑے تھے۔

"جی ہاں ہر ایک کے پاس آپ سب کی تصویریں ہیں اور جہاں بھی انہیں شبہ ہوتا ہے بے دھڑک گھس کر تلاشی لے ڈالتے ہیں اب تک زیادہ زور شہر کے جنوبی حصے میں ہے"...... سہراب نے کہا۔

"اوہ۔ تب تو ہمارے لئے خطرہ اور بڑھ گیا ہے"...... عمران کے منہ سے نکلا۔

"جی ہاں۔ اسی لئے میں نے آپ کی رہائش گاہ کا بندوبست اپنے ایک خفیہ گودام میں کیا ہے۔ وہاں آپ اطمینان سے رہ سکتے ہیں"...... سہراب نے کہا۔

"وہاں تک جانے کا طریقہ کیا ہوگا"...... عمران نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

"بہت آسان۔ آپ لوگوں کے پاس میک اپ کا سامان تو ہو گا اور اگر نہیں ہے تو میں مہیا کر دوں گا۔ آپ سب میک اپ میں

یہاں سے نکلیں گے اور پیدل چلتے ہوئے ایک میل کے فاصلے پر موجود ایک نجی رہائش گاہ تک پہنچیں گے وہیں پر میرا گودام ہے"...... سہراب نے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ یہ بتاؤ کہ جانے سے پہلے ہمیں کافی مل سکتی ہے"...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ضرور کیوں نہیں۔ ابھی منگواتا ہوں"...... سہراب نے کہا۔

"ہمارے پاس میک اپ باکس نہیں ہیں اگر ماسک میک اپ مل جائیں تو بہتر رہے گا"...... عمران نے کہا تو سہراب نے اثبات میں سر ہلایا اور کمرے سے نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد شیر داد نے انہیں ایک کٹ لا دی جس میں ماسک موجود تھے۔

"ماسک چڑھا کر ایڈجسٹ کر لو"...... عمران نے کہا۔ اس نے باکس کھول کر اس میں سے ماسک میک اپ کی ایک جھلی سی نکالی اور اپنے چہرے پر لگا کر دونوں ہاتھوں سے چہرہ تھپتھپانے لگا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس کا چہرے کے خدوخال بدلتے چلے گئے۔ اس کے ساتھیوں نے بھی باکس سے ماسک نکالے اور اپنے چہروں پر چڑھانے شروع کر دیئے۔ کچھ ہی دیر میں ان سب کے چہرے ماسک میک اپ سے بدل چکے تھے۔ تھوڑی دیر بعد سہراب کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک ملازم تھا جو کافی کی ٹرالی دھکیلتا ہوا لا رہا تھا۔ ملازم کافی کی ٹرالی کمرے کے درمیان میں میز کے پاس چھوڑ کر چلا گیا۔ سہراب حیرت زدہ انداز میں عمران اور اس

کے ساتھیوں کو دیکھنے لگا۔

"حیرت انگیز۔ انتہائی حیرت انگیز۔ آپ واقعی جادوگر ہیں عمران صاحب"...... سہراب نے کہا۔

"پاگل ہوئے ہو۔ کسے جادوگر کہہ رہے ہو اور عمران کون ہے یہاں۔ کسی اور کے مکان میں تو نہیں گھس آئے"...... عمران نے آواز بدل کر کہا۔

"اب ملٹری انٹیلی جنس تو کیا کوئی بھی آپ کو نہیں پہچان سکتا عمران صاحب"...... سہراب نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"پھر وہی عمران"...... عمران نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا تو سہراب بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کا چہرہ ہی بدلا ہے کپڑے نہیں۔ اسی لئے پہچان لیا ہے کہ عمران آپ ہی ہیں کوئی اور نہیں دوسری صورت میں دھوکہ کھا سکتا تھا"...... سہراب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تو میرے کپڑوں نے میرا بھانڈا پھوڑا ہے"...... عمران نے منہ بنا کر کہا تو وہ سب اس کی جاندار اداکاری پر بے اختیار ہنسنا شروع ہو گئے۔

"ارے۔ منہ بند کرو ورنہ سب کے منہ میں مکھیاں گھس جائیں گی"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور ان سب کی پھر ہنسی نکل گئی اور سہراب نے جلدی سے منہ بند کر لیا۔

"تم لوگ کافی پیو میں سہراب کا ڈاکٹری معائنہ کرا لاؤں۔ چلو

مسٹر حیرت زدہ خان، میں تمہیں کسی اچھے ڈاکٹر کے پاس لے چلوں''...... عمران نے سہراب کا بازو پکڑ کر کہا۔

''حیرت زدہ خان۔ کیا مطلب''...... سہراب نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تمہیں دیکھ کر تمہارے چہرے پر جو حیرت کے تاثرات نظر آ رہے ہیں انہیں دیکھ کر میرے ذہن میں تو تمہارا یہی نام آتا ہے''...... عمران نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تو سہراب ایک بار پھر ہنس پڑا۔ اور وہ عمران کے ساتھ چل پڑا اور پھر وہ کمرے سے باہر نکل آئے تھے اور چند قدم آگے بڑھ کر عمران رک گیا۔

''کوئی خاص بات ہے جناب۔ جو آپ مجھے کمرے سے باہر یہاں لے آئے ہیں''...... سہراب نے پوچھا۔

''ہاں کسی اور کمرے میں چلو''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے چلیں''...... سہراب نے کہا پھر وہ اسے لئے ہوئے ایک اور کمرے میں پہنچا۔ یہ کمرہ چھوٹا سا تھا مگر خاصے خوبصورت اور قیمتی فرنیچر سے آراستہ تھا۔

''جی فرمائیں''...... سہراب نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

''چیف نے تمہیں کچھ معلومات حاصل کرنے کے لئے کہا تھا''۔ عمران نے بھی صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں۔ میں نے معلومات حاصل کر لی ہیں۔ میزائل اسٹیشن

یہاں سے تقریباً ڈیڑھ سو میل کے فاصلے پر پرشاد گڑھ کے قریب ہے اور یہاں سے میزائل اسٹیشن تک صرف پرشاد گڑھ ہی بڑا شہر ہے''...... سہراب نے کہا۔

''کوئی ہائی وے گزرتی ہے وہاں سے''...... عمران نے پوچھا۔

''جی نہیں۔ صرف ایک سڑک میزائل اسٹیشن تک جاتی ہے اور وہی سڑک پرشاد گڑھ سے بھی گزرتی ہے''...... سہراب نے کہا۔

''حفاظتی انتظامات کے بارے میں معلوم کیا''...... عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں پرشاد گڑھ سے دس میل دور چیک پوسٹ قائم ہے ایک چیک پوسٹ پرشاد گڑھ میں بھی ہے۔ پرشاد گڑھ سے آگے جانے کی اجازت کسی کو بھی نہیں ہے وارننگ بورڈ بھی جگہ جگہ لگے ہوئے ہیں''...... سہراب نے کہا۔

''جو سڑک میزائل اسٹیشن جاتی ہے کیا وہ سڑک اسٹیشن سے آگے بھی کہیں جاتی ہے یا وہیں تک ہے''...... عمران نے مزید پوچھا۔

''میزائل اسٹیشن تک ہی سڑک ہے اس سے آگے میدانی علاقہ ہے اور اس سے آگے کوئی سڑک یا راستہ نہیں ہے''...... سہراب نے بتایا۔

''لوکیشن کیسی ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''یہاں سے پرشاد گڑھ پچاس میل دور ہے اور وہاں سے

میزائل اسٹیشن سو میل کے فاصلے پر ہے اور وہ سارا علاقہ میدانی ہے اور وہاں پر خودرو گھاس، جھاڑ جھنکار، پودوں اور درختوں کے سوا کچھ نہیں ہے''...... سہراب نے کہا۔

''پہاڑیاں یا مٹی کے ٹیلے ہیں اس طرف''...... عمران نے پوچھا۔

''جی نہیں۔ اس طرف کوئی ٹیلا یا پہاڑی نہیں ہے''...... سہراب نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''ریلوے لائن ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''مرکزی ریلوے لائن، میزائل اسٹیشن سے بیس میل دور سے گزرتی ہے البتہ مرکزی لائن ہی سے ایک ریلوے لائن کٹ کر میزائل اسٹین تک جاتی ہے مگر اس پر ہر وقت گاڑیوں کی آمدورفت نہیں ہوتی۔ البتہ سامان کے ترسیل کے لئے اس طرف مخصوص ٹرین چلائی جاتی ہے جو اب بند ہو چکی ہے''...... سہراب نے کہا۔

''ہونہہ۔ جیپوں کے علاوہ اور کوئی طریقہ ہے وہاں تک پہنچنے کا''...... عمران نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا۔

''جی نہیں ہم جیپوں سے بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتے کیونکہ پرشادگڑھ کی پہلی چیک پوسٹ کے بعد ہی سے پورے علاقے میں بارودی سرنگیں بچھی ہوئی ہیں صرف سڑک محفوظ ہے مگر وہ ملٹری انٹیلی جنس کے کنٹرول میں ہے اور بغیر اجازت کسی کا اس پر سفر کرنا ناممکن ہے''...... سہراب نے کہا۔

''سفر کے لئے اجازت نامے کہاں سے ایشو ہوتے ہیں''۔ عمران نے پوچھا۔

''محکمہ دفاع کے ذریعے''...... سہراب نے کہا۔

''ذریعے سے کیا مراد ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''سیکرٹری محکمہ دفاع میزائل اسٹیشن کی انچارج سے رجوع کرتا ہے اور وہ داخلے کا پاس بنا کر سیکرٹری دفاع کو بھیجتا ہے اس کے بعد ساری چیک پوسٹوں کو پہلے سے اس بارے میں اطلاع دی جاتی ہے تب پاس والا فرد یا افراد اس سڑک سے گزر کر میزائل اسٹیشن پہنچتے ہیں''...... سہراب نے کہا۔

''کون ہے وہاں کا انچارج''...... عمران نے پوچھا۔

''ملٹری انٹیلی جنس کا چیف کرنل ناگیش''...... سہراب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اگر بغیر اطلاع کوئی پہنچ جائے تو۔ جبکہ پاس بھی ہو اس کے پاس''...... عمران نے کہا۔

''وہ لوگ جانے نہیں دیں گے بغیر اطلاع تو بڑی بات ہے اگر پاس میں درج ٹائم شیڈول کے مطابق بھی چیک پوسٹ پر نہ پہنچا جائے تو بھی وہ لوگ گزرنے نہیں دیں گے۔ اسے یا تو گرفتار کر لیا جائے گا یا پھر واپس بھیج دیا جاتا ہے''...... سہراب نے کہا۔

''ہونہہ۔ تم الجھی ہوئی باتیں کر رہے ہو سہراب۔ لگتا ہے تم نے ایسا کوئی وے تلاش نہیں کیا ہے کہ ہم کسی آسان راستے سے میزائل

اسٹیشن تک رسائی حاصل کر سکیں"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے۔ چیف نے مجھے جو بھی معلومات حاصل کرنے کے لئے کہا تھا میں نے حاصل کر کے آپ کو بتا دیں اگر آپ باخبر نہ رہتے اور وہاں پہنچ جاتے تو نقصان پہنچ سکتا تھا"...... سہراب نے کہا۔

"تو بتاؤ ہم وہاں کیسے پہنچ سکتے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"میں کیا بتا سکتا ہوں جناب"...... سہراب نے کہا۔

"کیا پرشاد گڑھ آسانی سے پہنچا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں لیکن اس میں بھی ایک قباحت ہے اور وہ یہ کہ پرشاد گڑھ جانے والوں کو چیک پوسٹ پر اپنے نام نوٹ کروانے پڑتے ہیں اور جس سے ملنا ہے اس کے بارے میں بھی چیک پوسٹ والے پوچھ گچھ کرتے ہیں"...... سہراب نے کہا۔

"ہونہہ۔ کوئی طریقہ ایسا بھی ہے کہ ہم لوگ چیک پوسٹ والوں کی نظروں میں آئے بغیر پرشاد گڑھ پہنچ جائیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ایک دو آدمی تو جا سکتے ہیں مگر زیادہ نہیں"...... سہراب نے کہا۔

"وہ کیسے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"موٹر سائیکل کا ایک راستہ ہے۔ اس راستے سے کسی کی بھی

نظروں میں آئے بغیر ہم پرشاد گڑھ پہنچ سکتے ہیں"...... سہراب نے کہا۔

"جب دو جا سکتے ہیں تو آٹھ دس کیوں نہیں"...... عمران نے کہا۔

"اس کی وجہ یہ ہے کہ نالے کے اندر جیپ نہیں چل سکتی"۔ سہراب نے کہا۔

"نالہ۔ کیا مطلب۔ کس نالے کی بات کر رہے ہو"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"یہاں سے پندرہ بیس میل دور ایک خشک برساتی نالہ ہے جو پرشاد گڑھ تک چلا گیا ہے اسی نالے میں موٹر سائیکل پر سفر کیا جا سکتا ہے۔ یہ نالہ پرشاد گڑھ کے اندر سے گزرتا ہے"...... سہراب نے کہا۔

"دس آدمیوں کے لئے چھ موٹر سائیکلیں کافی ہوں گی یا پھر ہم نالے میں پیدل بھی تو سفر کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں یہ ممکن ہے"...... سہراب نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیا پرشاد گڑھ کے اطراف کی بھی نگرانی کی جاتی ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ بعض اوقات سارے علاقے کی ہیلی کاپٹر سے بھی فضائی نگرانی کی جاتی ہے اور اردگرد کے علاقوں پر نظر رکھنے کے

لئے وہاں فورس کی گاڑیاں پٹرولنگ کرتی ہیں''...... سہراب نے کہا۔

''اوکے۔ یہ بتاؤ کہ کیا تم ہمارے لئے چھ موٹر سائیکلوں کا انتظام کر سکتے ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں انتظام ہو جائے گا مگر آپ تو نو ہیں پانچ موٹر سائیکلیں کافی ہوں گی تو پھر یہ چھٹی کیوں''...... سہراب نے پوچھا۔

''کیا تم گائیڈ کے فرائض انجام نہیں دو گے''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''اوہ۔ ضرور کیوں نہیں''...... سہراب نے کہا۔

''مصروف ہو تو ہمیں پرشاد گڑھ پہنچا کر واپس آ جانا''۔ عمران نے کہا۔

''نہیں یہ بات نہیں۔ میں کچھ اور سوچ رہا ہوں''...... سہراب نے جلدی سے کہا۔

''کیا''...... عمران نے پوچھا۔

''میں یہ سوچ رہا ہوں کہ ہمارے کچھ آدمی پرشاد گڑھ کے ہیں کیوں نہ ان میں سے کسی کو ساتھ لے لیا جائے''...... سہراب نے کہا۔

''بالکل ٹھیک۔ ان کی مدد سے ہم وہاں آسانی سے اپنا کام کر سکتے ہیں اور ہمیں وہاں رہائش کی پریشانی بھی نہیں ہو گی''۔ عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آپ کب چلنا چاہتے ہیں''...... سہراب نے

پوچھا۔

''آج رات ہی''...... عمران نے کہا اور سہراب نے سر ہلا دیا۔

''اوکے۔ میں انتظام کرتا ہوں''...... سہراب نے کہا۔

''کیا یہاں کوئی پرائیویٹ فلائنگ کلب موجود ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''پرائیویٹ فلائنگ کلب۔ کیوں''...... سہراب نے چونک کر کہا۔

''اگر ہمیں کوئی ہیلی کاپٹر یا کوئی تربیتی طیارہ مل جائے تو ہم اس علاقے کا فضائی سروے کر سکتے ہیں۔ میں ایک مرتبہ اس علاقے کو دیکھ کر نقشہ ذہن نشین کرنا چاہتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''پرشاد گڑھ سے دو سو کلو میٹر دور شنگولی کا علاقہ ہے وہاں حال ہی میں ایک فلائنگ کلب بنا ہے۔ ہم وہاں سے ہیلی کاپٹر حاصل کر سکتے ہیں''...... سہراب نے جواب دیا۔

''کیا ہیلی کاپٹر کو ہم اس علاقے پر پرواز کر کے لے جا سکتے ہیں جہاں میزائل اسٹیشن موجود ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ ہیلی کاپٹر ہمیں میزائل اسٹیشن سے پچاس کلو میٹر کے دائرے سے باہر رکھنا ہو گا۔ اگر ہم نے مطلوبہ حد کراس کی تو ہیلی کاپٹر کو وارننگ دیئے بغیر میزائل مار کر تباہ کیا جا سکتا ہے''۔ سہراب نے کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

''ہیلی کاپٹر کب تک یہاں منگوا سکتے ہو''...... عمران نے چند

لمحے توقف کے بعد پوچھا۔

"شنگولی میں میرے آدمی موجود ہیں۔ میں انہیں کال کر دیتا ہوں۔ اگلے ایک گھنٹے تک ہیلی کاپٹر یہاں پہنچ جائے گا اور پھر ہم یہاں سے ہیلی کاپٹر میں ہی نکل چلیں گے"...... سہراب نے کہا۔

"یہ زیادہ مناسب رہے گا ورنہ دارالحکومت سے پہلے شنگولی اور پھر آگے جانے میں ہمیں کافی وقت لگ جائے گا۔ ہیلی کاپٹر کے سفر سے ہم شہر میں پھیلی ہوئی انٹیلی جنس فورسز سے بھی محفوظ رہ سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں لیکن اگر ہم سہ پہر کے وقت یہاں سے نکلیں تو ہمارے لئے زیادہ مناسب ہو گا۔ یہاں فلائنگ کلبوں کے تربیتی جہاز اور ہیلی کاپٹر سہ پہر کو ہی پرواز کرتے ہیں اور ان کی تعداد اتنی ہوتی ہے کہ ملٹری انٹیلی جنس اگر ایک ایک کو چیک کرنا شروع کر دے تو ان کے لئے بھی مشکل ہو سکتی ہے۔ ہم دوسرے طیاروں اور ہیلی کاپٹروں کی آڑ میں یہاں سے بحفاظت نکل جائیں گے"۔ سہراب نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم اپنے آدمیوں سے رابطہ کر کے ہیلی کاپٹر منگوا لو۔ ہم سہ پہر ہوتے ہی یہاں سے نکل جائیں گے"...... عمران نے کہا تو سہراب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے اسے چند مزید ہدایات دیں اور پھر سہراب اٹھ کر کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

سہ پہر کے وقت وہاں ایک ہیلی کاپٹر پہنچ گیا۔ سہراب ان سب

کو لے کر ہیلی کاپٹر میں سوار ہوا اور ہیلی کاپٹر انہیں لے کر پرشاد گڑھ کی طرف روانہ ہو گیا۔ سہراب نے فلائنگ کلب سے بھاری سیکورٹی دے کر صرف ہیلی کاپٹر حاصل کیا تھا۔ اس کا ایک خاص ساتھی ہی شنگولی سے ہیلی کاپٹر لے کر وہاں پہنچا تھا۔ عمران نے ہیلی کاپٹر میں سوار ہونے سے پہلے ایک گائیگر سے ہیلی کاپٹر کا ایک ایک حصہ چیک کیا تھا کہ کہیں ہیلی کاپٹر میں کوئی خفیہ کیمرہ یا بگ نہ لگا ہو۔ تسلی کرنے کے بعد ہی وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہیلی کاپٹر میں سوار ہوا تھا۔

"کیا ہمیں ڈائریکٹ پرشاد گڑھ جانا ہے"...... سہراب نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ عمران پائلٹ کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ اس کے ساتھی اور سہراب ہیلی کاپٹر کے عقبی حصے میں موجود تھے۔

"ہاں۔ کیوں"...... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں ڈائریکٹ وہاں جانے کی بجائے شنگولی میں اتر جانا چاہئے۔ شنگولی میں میرا ایک محفوظ ٹھکانہ ہے۔ ہم وہاں اپنے ساتھیوں کو ڈراپ کر دیں گے اور پھر پرشاد گڑھ کی طرف جائیں گے۔ ہو سکتا ہے کہ ہم جیسے ہی پرشاد گڑھ پر پرواز کریں ہیلی کاپٹر کی کسی سیلائٹ کے ذریعے چیکنگ کی جائے۔ ہیلی کاپٹر میں مخصوص تعداد سے زیادہ افراد دیکھ کر وہ لوگ چونک بھی سکتے ہیں"...... سہراب نے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ ہم پہلے شنگولی جائیں گے اور پھر پرشاد گڑھ کا فضائی جائزہ لیں گے"...... عمران نے کہا تو سہراب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ہیلی کاپٹر شنگولی میں پہنچ کر ایک مخصوص ٹھکانے پر اتر گیا تو عمران کے کہنے پر اس کے ساتھی ہیلی کاپٹر سے اتر گئے۔ سہراب نے ٹھکانے پر موجود اپنے ساتھیوں کو ان سب کا خیال رکھنے کا حکم دیا اور پھر وہ عمران کے ساتھ ہیلی کاپٹر میں آ گیا۔

"تم بھی چلے جاؤ۔ ہیلی کاپٹر میں خود اڑاؤں گا"...... عمران نے پائلٹ سے کہا تو پائلٹ چونک کر سہراب کی طرف دیکھنے لگا۔

"عمران صاحب کی ہدایات پر عمل کرو"...... سہراب نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... پائلٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ بھی ہیلی کاپٹر سے نکل گیا۔ عمران نے اس کی جگہ ہیلی کاپٹر کا کنٹرول سنبھال لیا۔

"تم میرے ساتھ آگے آ جاؤ"...... عمران نے پیچھے بیٹھے ہوئے سہراب سے مخاطب ہو کر کہا تو سہراب اثبات میں سر ہلا کر ہیلی کاپٹر کی عقبی سیٹ سے اٹھ کر سائیڈ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی عمران نے ہیلی کاپٹر بلند کرنا شروع کر دیا۔ ہیلی کاپٹر بلندی پر لا کر اس نے تیزی سے ایک طرف بڑھانا شروع کر دیا۔

عمران نے یہی سوچا تھا کہ وہ فضا سے علاقے کا جائزہ لے کر چیک کرے گا کہ ان کو کس طرح سے میزائل اسٹیشن تک پہنچنے میں

آسانی رہے گی۔ سہراب عمران کو مسلسل گائیڈ کر رہا تھا۔ عمران ہیلی کاپٹر لے کر پرشاد گڑھ پہنچ گیا اور پھر اس نے نہایت باریک بینی سے اس علاقے کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ وہ اس بات کا خصوصی طور پر خیال رکھ رہا تھا کہ میزائل اسٹیشن کے لئے ملٹری انٹیلی جنس نے جو حد بندی مقرر کر رکھی ہے وہ اس حد بندی سے آگے نہ نکلے۔

"میں آپ سے ایک بات کہوں"...... سہراب نے عمران کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"کون سی بات"...... عمران نے پوچھا۔

"آپ کے ساتھیوں نے موٹر سائیکلوں پر نالے میں سفر کرنا ہے"۔ سہراب نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں"...... عمران نے کہا۔

"پھر ایسا کیوں نہ کریں کہ ان لوگوں کو ابھی روانگی کا سگنل دے دیا جائے اور ہم پرشاد گڑھ اتر جائیں"...... سہراب نے کہا۔

"کیا وہاں پر ہیلی کاپٹر کی آمد پوشیدہ رہ سکے گی"...... عمران نے پوچھا۔

"جہاں تک میرا خیال ہے دارالحکومت سے پرشاد گڑھ تک اس قسم کا ریڈار کہیں نہیں ہے جو ہیلی کاپٹر کی موجودگی کا پتہ دے سکے۔ جب تک ہم حد بندی عبور نہ کریں گے اس وقت تک ملٹری انٹیلی جنس کو اس ہیلی کاپٹر کا علم نہیں ہو سکے گا"...... سہراب نے

کہا۔

"دن کی روشنی میں تو پرشاد گڑھ والے اسے دیکھ لیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"اس کے لئے ہم ہیلی کاپٹر کو کیمو فلاج بھی تو کر سکتے ہیں"۔ سہراب نے کہا۔

"نہیں۔ یہ مناسب نہیں ہوگا۔ کیمو فلاج ہونے کے باوجود ہر وقت ہیلی کاپٹر کے دیکھ لئے جانے کا خطرہ برقرار رہے گا اس کے علاوہ کسی گائیڈ کی مدد کے بغیر میرے ساتھی پرشاد گڑھ تک نہیں پہنچ سکیں گے"...... عمران نے کہا۔

"پرشاد گڑھ کا راستہ سیدھا سا ہے وہ لوگ جس طرف نالہ بڑھتے بڑھتے چلے جائیں تو پرشاد گڑھ تک پہنچ جائیں گے"۔ سہراب نے کہا۔

"کیا راستے میں نالہ کہیں مڑتا نہیں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں اس نالے کا دوسرا کٹاؤ نہیں ہے"...... سہراب نے کہا۔

"ہونہہ۔ پرشاد گڑھ کے بعد نالہ کس طرف جاتا ہے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ پرشاد گڑھ کے بعد نالہ آگے کہاں ختم ہوتا ہے"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"اس بارے میں مجھے کچھ نہیں معلوم"...... سہراب نے انکار میں سر ہلا کر کہا۔

"تو تمہیں معلوم کیا ہے"...... عمران نے منہ بنا کر کہا اور پھر

اس نے کچھ سوچ کر ہیلی کاپٹر کا رخ بدل دیا اب ہیلی کاپٹر واپس اسی راستے پر جا رہا تھا جہاں سے وہ اس طرف آئے تھے۔

"واپس جا رہے ہیں"...... سہراب نے پوچھا۔

"نہیں"...... عمران نے کہا۔

"پھر اس طرف کہاں"...... سہراب نے پوچھا۔

"پرشاد گڑھ"...... عمران نے جواب دیا۔

"نالے کو دیکھنے کے لئے"...... سہراب نے کہا۔

"ہاں اور یہ بے حد ضروری ہے"...... عمران نے کہا اور رفتار تیز کر دی پندرہ بیس منٹ میں وہ واپس پرشاد گڑھ کی فضا میں پہنچ گئے۔ اس وقت تک شام ڈھل چکی تھی اور پہاڑی علاقے میں سر شام ہی تاریکی پھیلنا شروع ہو جاتی تھی۔

"اب تو یہاں تاریکی ہونے لگی ہے۔ اس تاریکی میں ہم کیسے دیکھیں گے کہ نالہ کہاں تک گیا ہے"...... سہراب نے نیچے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا اس ہیلی کاپٹر کے نچلے حصے پر کوئی سرچ لائٹ نصب نہیں ہے"...... عمران نے سہراب کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہے۔ مگر کیا آپ وہ روشن کریں گے"...... سہراب نے کہا۔

"ہاں تب ہی تو نالہ دیکھا جا سکے گا"...... عمران نے کہا۔

"مگر کیا اس طرح چیک پوسٹ والے چوکنے نہیں ہو جائیں گے کیونکہ سرچ لائٹ کی روشنی دور سے نظر آ جائے گی"...... سہراب

نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"میں نالے کے ساتھ ساتھ زمین کی سطح کے برابر پرواز کروں گا اس طرح وہ روشنی نہیں دیکھ سکیں گے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ پھر شاید وہ سرچ لائٹ کی روشنی نہ چیک کر سکیں"۔ سہراب نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ عمران پرشاد گڑھ کے اوپر پرواز کرتے ہوئے نالے کو دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا پھر اسے ایک زمینی کٹاؤ سا دکھائی دیا تو وہ ہیلی کاپٹر نیچے لے گیا۔ یہ خشک برساتی نالہ ہی تھا جو زیادہ چوڑا تو نہیں تھا لیکن خاصا گہرا تھا اور پہاڑی راستوں کے درمیان سے گزرتا ہوا جاتا دکھائی دے رہا تھا۔ عمران بغور نالہ دیکھتا ہوا ہیلی کاپٹر کو اسی سمت اڑاتا رہا پھر وہ نالے پر پرواز کرتے ہوئے قصبہ سے باہر نکل آئے نالہ اب سیدھا جا رہا تھا۔ عمران نے ہیلی کاپٹر کو مزید نیچے کیا اور نالے کے بالکل اوپر آ گیا پھر اس نے ہیلی کاپٹر کے نچلے حصے میں لگی سرچ لائٹ روشن کر دی۔ اب وہ نالے میں موجود ایک ایک چیز بغور دیکھ سکتے تھے عمران نے سرچ لائٹ کی روشنی میں ہیلی کاپٹر کو نیچے کیا اس حد تک کہ ہیلی کاپٹر نالے کے دونوں کناروں کے برابر آ گیا اب وہ زمین کی سطح کے برابر پرواز کر رہا تھا۔ عمران نے ہیڈ لائٹس روشن کر کے نچلی سرچ لائٹ بند کر دی۔ اب ہیلی کاپٹر کی ہیڈ لائٹس کی روشنی میں نالے کی اندرونی سطح دور تک نظر آ رہی تھی اور اس روشنی کو قریب سے بھی نہیں دیکھا جا سکتا تھا وہ نالے پر پرواز کرتے رہے

عمران سمت اور فاصلہ برابر چیک کر رہا تھا اور اسے ذہن نشین کرتا جا رہا تھا۔ تقریباً ایک گھنٹے کی پرواز کے بعد نالے کا رخ سیدھا ہو گیا تھا۔ عمران نے لائٹس بند کیں اور ہیلی کاپٹر اوپر اٹھاتا چلا گیا مخصوص بلندی پر پہنچ کر عمران ہی نہیں سہراب بھی چونک پڑا تھا۔ وہ اس وقت میزائل اسٹیشن کی حد بندی سے صرف نصف میل کے فاصلے پر تھے۔ میزائل اسٹیشن کی حد بندی کے لئے ایک طویل سرکل بنا ہوا تھا جو مکمل طور پر اونچی دیواروں سے بنایا گیا تھا اور دیواروں کے اوپر خاردار تاریں اور بلب لگائے گئے تھے جو روشن تھے۔ نالہ اس دیوار کے نیچے سے گزر کر اندر جا رہا تھا۔ دیوار کے نیچے جانے والا نالے کا راستہ بند کر دیا گیا تھا۔ عمران چونکہ بلندی پر آ گیا تھا اس لئے اسے نالہ دیوار کے سرکل میں دور تک جاتا ہوا واضح دکھائی دے گیا تھا۔

"اس کا مطلب یہ ہوا کہ نالہ میزائل اسٹیشن تک آتا ہے"۔ سہراب نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں گردن ہلا دی۔

"ہاں اور حیرت ہے کہ تمہیں اس کے بارے میں علم نہیں ہو سکا"...... عمران نے کہا۔

"اس کی وجہ یہ ہے کہ مجھے پرشاد گڑھ سے آگے آنے کا اتفاق ایک دو مرتبہ ہی ہوا ہے اور وہ بھی ٹینڈر میٹنگ کے سلسلے میں مجھے بلوایا گیا تھا۔ نالے کے بارے میں مجھے میرے پرشاد گڑھ والے

آدمیوں نے بتایا تھا اور ان کی معلومات اتنی ہی تھیں جتنی میں نے آپ کو بتائی ہیں"...... سہراب نے کہا۔

"ہونہہ۔ پرشاد گڑھ سے آگے تم کہاں گئے تھے اور کس قسم کے ٹینڈر کے سلسلے میں"...... عمران نے پوچھا۔

"جب یہ میزائل اسٹیشن تعمیر ہو رہا تھا تو وہاں کام کرنے والے ورکروں کے لئے مخصوص شراب کا ٹینڈر کھولا گیا تھا جو میرے نام کھلا تھا اور میں نے یہاں کنٹینروں کے ذریعے اپنی نگرانی میں شراب سپلائی کی تھی۔ یہ کوئی چار سال پہلے کی بات ہے"...... سہراب نے جواب دیا۔

"اس وقت یہاں میزائل نصب نہیں کئے گئے تھے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں اور نہ اس وقت اس طرف آنے پر اتنی سختی تھی۔ اس وقت یہی شو کیا گیا تھا کہ یہاں ایک ریسرچ سنٹر قائم کیا جا رہا ہے جسے بعد میں میزائل اسٹیشن میں بدل دیا گیا تھا"...... سہراب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو۔ ہماری معلومات میں کچھ تو اضافہ ہوا"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے وال سرکل آنے سے پہلے ہیلی کاپٹر موڑ لیا۔

"تم نے تو مجھے اس وال سرکل کے بارے میں بھی نہیں بتایا تھا کہ میزائل اسٹیشن مکمل طور پر اونچی دیواروں کے پیچھے بنایا گیا

ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ میں شاید بھول گیا تھا"...... سہراب نے اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

"ہیلی کاپٹر میں کوئی دوربین ہے"...... عمران نے کچھ سوچ کر پوچھا۔

"جی ہاں۔ ڈیش بورڈ میں ہو گی"...... سہراب نے کہا اور پھر اس نے خود ہی ڈیش بورڈ کا ایک خانہ کھولا اور اس میں ہاتھ ڈال کر ایک طاقتور دوربین نکال لی۔ عمران نے دوربین پکڑ کر ہیلی کاپٹر کا رخ ایک بار پھر وال سرکل کی طرف کیا اور پھر اس نے ہیلی کاپٹر کو فضاء میں معلق کر لیا۔

"ہمیں میزائل اسٹیشن سے چیک کیا جا سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ہیلی کاپٹر دیکھ کر اسے میزائل مار کر تباہ کرنے کی کوشش کریں۔ اس لئے پیرا شوٹ باندھ لو تاکہ وقتِ ضرورت ہم اس کا استعمال کر سکیں"...... عمران نے کہا تو سہراب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے فوراً اپنی سیٹ کے عقبی حصے سے پیرا شوٹ کھولا اور اسے اپنی کمر پر باندھنے لگا۔

عمران نے بھی اپنی سیٹ کے عقبی حصے سے پیرا شوٹ کھول کر اپنی کمر پر باندھ لیا اور پھر اس نے سہراب سے دوربین لے کر آنکھوں سے لگائی اور پھر وہ وال سرکل کے اندر دیکھنے لگا وال سرکل کے سنٹر میں دور جگنو سے چمکتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ عمران

نے دور بین ایڈجسٹ کرتے ہوئے ان روشنیوں کی طرف دیکھنا
شروع کر دیا۔ اسے دور ایک بہت بڑی عمارت دکھائی دی۔ یہ
میزائل اسٹیشن کی عمارت تھی۔

عمران ابھی میزائل اسٹیشن اور اس کے ارد گرد کا جائزہ لے ہی
رہا تھا کہ اچانک عمران نے میزائل اسٹیشن کے ایک حصے میں چمک
سی محسوس کی۔ ایک لمحہ کے ہزارویں حصے میں اسے خطرے کا
احساس ہوا اور اس نے دور بین سہراب کو دی اور بڑی تیزی سے
ہیلی کاپٹر کو نیچے کی طرف کرتے ہوئے غوطہ دے دیا۔ ہیلی کاپٹر
کے غوطہ کھاتے ہی زائیں سے کوئی لمبی سی چیز چمکدار روشنی کی لکیر
چھوڑتی ہوئی گزرتی چلی گئی۔

"میزائل"...... سہراب کے منہ سے خوف بھری آواز نکلی۔

"ہاں۔ انہوں نے ہمیں چیک کر لیا ہے۔ اب ہمیں فوراً یہاں
سے نکلنا ہوگا"...... عمران نے جواب دیا اور ہیلی کاپٹر کا رخ پرشاد
گڑھ کی طرف گھمایا اور رفتار بڑھاتا چلا گیا ساتھ ہی اس نے ہیلی
کاپٹر کو غوطے دینے بھی جاری رکھے تھے ایک کے بعد ایک کر کے
چار میزائل ان کے اوپر سے گزرتے چلے گئے عمران کے ہیلی کاپٹر کو
غوطہ دینے کی وجہ سے میزائل نشانے پر نہیں لگ رہے تھے۔

"ہم کب تک بچتے رہیں گے"...... سہراب نے خوفزدہ لہجے میں
کہا۔ ایک اسمگلر ہونے کے باوجود اس وقت وہ موت سے خوفزدہ
تھا۔

"جب تک اللہ کو منظور ہوا"...... عمران نے کہا ہی تھا کہ ہیلی
کاپٹر کے پچھلے حصے سے کوئی چیز ٹکرائی اور دھماکہ ہوا اور ہیلی کاپٹر
بری طرح فضا میں ڈول گیا ساتھ ہی دھوئیں کا ایک ریلا ہیلی کاپٹر
میں گھس آیا۔ عمران کا دل یکلخت اچھل کر اس کے حلق میں آ کر
اٹک گیا۔ اس بار عقب سے آنے والا میزائل نے ہیلی کاپٹر کے
ٹیل سے ٹکرا گیا تھا۔ زور دار دھماکے سے ٹیل ہیلی کاپٹر سے ٹوٹ
کر الگ ہو گئی جس کے نتیجے میں ہیلی کاپٹر فضاء میں بری طرح
سے ڈولنے لگا۔

عمران ہر ممکن طریقے سے ہیلی کاپٹر کنٹرول کرنے کی کوشش کر
رہا تھا لیکن ٹیل تباہ ہونے کی وجہ سے ہیلی کاپٹر آؤٹ آف کنٹرول
ہو گیا تھا اور تیزی سے ایک دائرے کی شکل میں گھومتا ہوا نیچے جا
رہا تھا۔

"ہیلی کاپٹر گیا"...... عمران نے سہراب سے کہا۔

"ہیلی لینڈ کرنے کی کوشش کریں"...... سہراب کے منہ سے
نکلا ہی تھا کہ دوسرا دھماکہ ہوا ہیلی کاپٹر کو شدید ترین جھٹکا لگا اور وہ
بھاری پتھر کی طرح نیچے گرنے لگا۔

"کود جاؤ۔ جلدی"...... عمران نے کہا اور ہیلی کاپٹر کا کاک پٹ
کھول کر نیچے چھلانگ لگا دی تیزی سے نیچے گرتے ہوئے اس نے
ہیلی کاپٹر پر نظر ڈالی جو شعلوں میں لپٹا ہوا نیچے گر رہا تھا اچانک
ایک دھماکہ ہوا اور ہیلی کاپٹر کے پرخچے اڑ گئے ہیلی کاپٹر کے جلتے

ہوئے ٹکڑے دور دور تک پھیلتے چلے گئے تھے۔

"بے چارہ سہراب".....عمران کے منہ سے نکلا پھر اس نے پیرا شوٹ کھول لیا اور تیزی سے گرتا ہوا اس کا جسم آہستہ آہستہ نیچے جانے لگا۔ ابھی وہ فضا ہی میں تھا کہ اس نے میزائل اسٹیشن کے ایک حصے میں بہت سی روشنیاں جلتے دیکھیں پھر وہ روشنیاں حرکت میں آ گئیں۔ عمران سمجھ گیا کہ میزائل اسٹیشن پر موجود فورس اس کی طرف چل پڑی ہے وہ ہیلی کاپٹر کے ملبے میں لاشیں تلاش کریں گے یہ دیکھیں گے کہ کوئی بچ تو نہیں گیا اس لئے ان سے بچ نکلنے کا صرف ایک طریقہ تھا اور وہ یہ کہ ان کی آمد سے پہلے ہی وہ پیرا شوٹ سمیت اس جگہ سے دور نکل جائے اتنی دور کہ وہ اسے تلاش نہ کر سکیں۔

پیرا شوٹ سیاہ رنگ کا تھا اس لئے عمران کو یقین تھا کہ اگر اس علاقے میں کوئی موجود بھی ہوا تو سیاہ پیرا شوٹ کو وہ آسانی سے نہیں دیکھ سکے گا۔ عمران جلد سے جلد پیرا شوٹ کے ذریعے نیچے پہنچ کر اس علاقے سے دور نکل جانا چاہتا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ فورس کو اس علاقے میں پہنچنے میں دیر نہیں لگے گی اور اس میدانی علاقے میں اسے جان بچانا مشکل ہو جائے گا۔

زمین پر پہنچتے ہی اس نے بڑی تیزی سے پیرا شوٹ سمیٹا۔ ہیلی کاپٹر کے جلتے ہوئے ٹکڑوں کی روشنی میں وہ آسانی سے اردگرد کا جائزہ لے سکتا تھا۔ پیرا شوٹ سمیٹ کر وہ بڑی تیزی سے پرشاد

گڑھ والی سمت کا تعین کر کے نالے ہی میں دوڑنے لگا بے تحاشہ انداز میں دوڑتا ہوا وہ لمحہ بہ لمحہ اس جگہ سے دور ہوتا جا رہا تھا ابھی وہ نالے میں کچھ دور گیا تھا کہ اچانک وہ ٹھٹھک کر رک گیا۔ نالے کے کنارے پر روشنی کی جھلک نظر آئی تھی۔ بڑی تیز چمک ہوئی تھی۔ عمران کے پاس صرف ایک ریوالور تھا جس میں چند گولیاں تھیں۔ اگر نالے کے پاس فورس پہنچ چکی تھی تو پھر ان کی تعداد زیادہ ہو سکتی تھی اور اس کے پاس اتنا اسلحہ نہیں تھا کہ وہ فورس کا مقابلہ کر سکتا۔

عمران جھاڑیوں اور درختوں کی آڑ لیتا ہوا تیزی سے نالے کے اس حصے کی طرف بڑھا جہاں اسے روشنی دکھائی دے رہی تھی۔ آگے جاتے ہی اسے ایک بڑا سا ٹرک دکھائی دیا۔ اس ٹرک کو دیکھ کر عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ یہ ملٹری انٹیلی جنس کی فورس کا مخصوص ٹرک تھا جس پر ملٹری انٹیلی جنس کا مخصوص نشان بنا ہوا تھا۔ ٹرک ایک جگہ رکا ہوا تھا اور اس کے پچھلے حصے سے مسلح افراد اچھل اچھل کر باہر آ رہے تھے۔ میزائل اسٹیشن سے اتنی جلدی فورس باہر نہیں آ سکتی تھی۔ یہ ٹرک شاید پرشاد گڑھ میں قریب ہی کہیں موجود تھا جو ہیلی کاپٹر کو تباہ ہوتے دیکھ کر فوراً اس طرف پہنچ گیا تھا۔

ٹرک سے نکلنے والے مسلح افراد تیزی سے نالے کے گرد پھیل رہے تھے۔ مسلح افراد کی تعداد کسی بھی طرح پچیس سے کم نہیں

تھی۔ انہیں دیکھ کر عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ عمران نالے کی دیوار کے ساتھ لگ گیا۔

اسی لمحے اسے بھاری بوٹوں کی آوازیں نالے کے اوپر ٹھیک اس حصے پر سنائی دیں جہاں وہ موجود تھا۔ اس سے پہلے کہ عمران کچھ کرتا اچانک نالے کے اندر ٹارچ کی تیز روشنی پڑنے لگی اور عمران کا دل اچھل کر جیسے یکلخت اس کے حلق میں آ کر پھنس گیا۔

یہ ایک ہال نما کمرہ تھا جو انتہائی خوبصورت اور قیمتی ساز و سامان سے کسی آفس کے طرز پر سجا ہوا تھا۔ کمرے کے وسط میں ایک بڑی سی میز پڑی تھی جس کے پیچھے اونچی پشت والی کرسی پر کرنل ناگیش بیٹھا ہوا تھا۔

یہ دفتر کرنل ناگیش کا میزائل اسٹیشن کے پاس سیکورٹی عمارت میں تھا۔ اس کے آفس کی سامنے والی دیوار پر متعدد کمپیوٹرائزڈ سکرینیں نصب تھیں جن پر میزائل اسٹیشن سمیت اردگرد کے دور دور تک کے علاقے کے مناظر دکھائی دے رہے تھے۔ کرنل ناگیش کے سامنے ایک فائل کھلی ہوئی تھی جسے وہ انہماک سے دیکھنے میں مصروف تھا کہ اچانک میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ غیر متوقع طور پر بجنے والی فون کی گھنٹی سن کر کرنل ناگیش جو انہماک سے فائل پڑھ رہا تھا یکلخت یوں اچھل پڑا جیسے اس کے پیروں میں بم پھٹ پڑا ہو۔ پھر فون کی گھنٹی بجتے دیکھ کر اس کے چہرے پر

سکون آ گیا۔ کرنل ناگیش کے سامنے کرسی پر ملٹری انٹیلی جنس کے سیکشن فائیو کا انچارج میجر سنگھ بیٹھا ہوا تھا۔ کرنل ناگیش جو فائل دیکھ رہا تھا وہ میجر سنگھ ہی اس کے پاس لے کر آیا تھا۔ اس فائل میں میزائل اسٹیشن اور اس کے ارد گرد کے علاقے کے حفاظتی انتظامات کی رپورٹ تھی جو میجر سنگھ نے تیار کی تھی۔ کرنل ناگیش نے میزائل اسٹیشن کی حفاظت کی تمام ذمہ داری میجر سنگھ کے حوالے کر رکھی تھی جو اپنی دو سو افراد کی فورس کے ساتھ میزائل اسٹیشن کی ہر ممکن حفاظت اور نگرانی کرتا تھا۔

"میں فون سن لوں چیف"...... میجر سنگھ نے کہا۔

"نہیں۔ میں خود سنتا ہوں"...... کرنل ناگیش نے کہا۔

"یس چیف"...... میجر سنگھ نے کہا تو کرنل ناگیش نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"کرنل ناگیش بول رہا ہوں"...... کرنل ناگیش نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"کیپٹن شیکھر بول رہا ہوں چیف۔ آپریشن روم سے"۔ دوسری جانب سے مردانہ آواز سنائی دی۔ آواز بے حد مؤدبانہ تھی۔

"کیا بات ہے۔ کیوں فون کیا ہے"...... کرنل ناگیش نے غراتے ہوئے کہا۔

"ڈسٹرب کرنے کی معافی چاہتا ہوں چیف"...... کیپٹن شیکھر نے کہا۔

"ہونہہ۔ فون کرنے کا مقصد بتاؤ نانسنس"...... کرنل ناگیش نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"میزائل اسٹیشن کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کی جا رہی ہے چیف"...... کیپٹن شیکھر نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب"...... کرنل ناگیش نے چونک کر کہا۔

"یس چیف"...... کیپٹن شیکھر نے کہا۔

"کون ہے وہ"...... کرنل ناگیش نے پوچھا۔

"ایک ہیلی کاپٹر جس کی ساری لائٹس آف ہیں"...... کیپٹن شیکھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ کس طرف ہے وہ ہیلی کاپٹر"...... کرنل ناگیش نے اسی طرح غراہٹ بھرے لہجے میں پوچھا۔

"پرشاد گڑھ والی سمت میں"...... کیپٹن شیکھر نے کہا۔

"کب سے فضاء میں موجود ہے"...... کرنل ناگیش نے پوچھا۔

"تقریباً دس سے پندرہ منٹ ہو گئے ہیں چیف"...... کیپٹن شیکھر نے کہا۔

"اور تم اس بات کی مجھے اب اطلاع دے رہے ہو نانسنس"...... کرنل ناگیش نے بری طرح سے گرجتے ہوئے کہا۔

"س۔ س۔ سوری چیف۔ ریڈار آپریٹر نے مجھے دیر سے اطلاع دی ہے"...... کیپٹن شیکھر نے کہا۔

"کیوں۔ کیا وہ ریڈار پر نہیں تھا"...... کرنل ناگیش نے اور

زیادہ سرد لہجے میں پوچھا۔

"نو چیف۔ وہ کچھ دیر کے لئے واش روم میں گیا تھا"۔ کیپٹن ششیکر نے کہا۔

"ہونہہ۔ اسے واش روم جانا تھا تو وہ کسی کو اپنی جگہ بٹھا کر جاتا نانسنس۔ اسے فوراً گولی مار دو"...... کرنل ناگیش نے غصے سے کہا۔

"یس چیف اور ہیلی کاپٹر کے لئے کیا حکم ہے۔ کیا اس کے بارے میں فضائی دستے کو اطلاع دی جائے"...... کیپٹن ششیکر نے پوچھا۔

"نہیں۔ اسے ہٹ کرو فوراً"...... کرنل ناگیش نے غرا کر کہا۔

"یس چیف"...... کیپٹن ششیکر نے کہا۔

"اس بات کا خیال رکھنا کہ نہ تو ہیلی کاپٹر فرار ہونے پائے اور نہ ہی اس میں موجود افراد پیرا شوٹ سے نیچے چھلانگ لگا سکیں۔ اگر کوئی ہیلی کاپٹر سے کودے تو اسے بھی تمہارے ہاتھوں سے بچ کر نہیں نکلنا چاہئے۔ سمجھے تم"...... کرنل ناگیش نے کہا۔

"یس چیف۔ میں ابھی احکامات جاری کرتا ہوں"...... کیپٹن ششیکر نے کہا۔

"ابھی ہٹ کرو اس ہیلی کاپٹر کو فوراً اور پھر مجھے رپورٹ دو"۔ کرنل ناگیش نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ میں جلد ہی آپ کو ہیلی کاپٹر ہٹ کرنے کی اطلاع دیتا ہوں"...... کیپٹن ششیکر نے کہا۔

"اوکے"...... کرنل ناگیش نے کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"کون ہو سکتا ہے اس ہیلی کاپٹر میں"...... میجر سنگھ نے کہا۔

"جو بھی ہے۔ انہوں نے سرکل وال کے قریب آنے کی کوشش کی ہے۔ یہ سارا علاقہ نان فلائی زون ہے۔ اس علاقے میں جو بھی طیارہ یا ہیلی کاپٹر آئے گا اسے فوراً ہٹ کر دیا جائے گا چاہے اس ہیلی کاپٹر میں کوئی بھی کیوں نہ ہو"...... کرنل ناگیش نے غراتے ہوئے کہا۔

"یس چیف"...... میجر سنگھ نے کہا۔

"میں نے یہ ساری فائل پڑھ لی ہے۔ تم نے میزائل اسٹیشن کی حفاظت کے بہترین انتظامات کئے ہیں لیکن ان میں کچھ خامیاں ہیں۔ میں اطمینان سے فائل پڑھ کر مارک کر دوں گا پھر تم فائل لے جانا اور حفاظتی سسٹم کو فوری طور پر اپ گریڈ کر دینا"...... کرنل ناگیش نے کہا۔

"یس چیف"...... میجر سنگھ نے کہا۔

"اب تم جاؤ"...... کرنل ناگیش نے رعب دار لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... میجر سنگھ نے اٹھتے ہوئے کہا اس نے سیلوٹ کیا اور مڑ کر وہاں سے جانے ہی لگا تھا کہ کرنل ناگیش نے اسے روک لیا۔

"ایک منٹ رکو"...... کرنل ناگیش نے کہا تو میجر سنگھ رک گیا اور پلٹ کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"یس چیف"...... میجر سنگھ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"چلو میں بھی تمہارے ساتھ آپریشن روم تک چلتا ہوں"۔ کرنل ناگیش نے کہا تو میجر سنگھ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر کرنل ناگیش اٹھا اور میز کے پیچھے سے نکل کر باہر آ گیا اور پھر وہ دونوں بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ چند راہداریوں سے گزرتے ہوئے وہ آپریشن روم میں پہنچ گئے۔ راستے میں انہیں ہر طرف ہنگامی حالت نظر آئی تھی۔ مسلح افراد ادھر سے ادھر دوڑتے پھر رہے تھے اور مسلح افراد سے بھرے ٹرک تیزی سے مین گیٹ کی چیک پوسٹ کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے۔

"ہم نے اسے ہٹ کر لیا جناب"...... آپریشن روم میں داخل ہوتے دیکھ کر ایک نوجوان نے کرنل ناگیش اور میجر سنگھ کو سیلوٹ مارتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ ہیلی کاپٹر میں سے کوئی اترتے ہوئے نہیں دیکھا گیا"...... کرنل ناگیش نے پوچھا۔

"نو چیف۔ مگر اس کے باوجود میں نے جہاں ہیلی کاپٹر ہٹ ہوا ہے اس طرف ایک دستہ روانہ کر دیا ہے تاکہ ہیلی کاپٹر میں موجود لاشیں چیک کی جا سکیں اور اگر کوئی ہیلی کاپٹر سے کودا بھی ہو گا تو فورس اسے آسانی سے تلاش کر لے گی"...... نوجوان نے کہا جو آپریشن روم کا انچارج کیپٹن شنکر تھا۔

"ویری گڈ۔ ہیلی کاپٹر کے ملبے سے پائلٹ اور دیگر افراد اگر

اس میں سوار تھے تو ان سب کی لاشیں حاصل کرو یا ان کے اعضاء اور اس کے ساتھ ہی ہر وہ چیز جس سے اس پر روشنی پڑ سکے کہ وہ کون لوگ تھے"...... کرنل ناگیش نے کہا۔

"یس چیف۔ میں نے یہی ہدایات جاری کی ہیں"...... کیپٹن شنکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے خیال میں یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں"...... کرنل ناگیش نے پوچھا۔

"غیر ملکی ایجنٹ یا ان کے آلہ کار مقامی غدار۔ ان کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتا کیونکہ اس طرف کسی طیارے یا ہیلی کاپٹر کو آنے کی اجازت نہیں ہے جبکہ اس ہیلی کاپٹر کو کافی دیر سے فضاء میں معلق دیکھا گیا تھا اور اس کا رخ بھی میزائل اسٹیشن کی طرف ہی تھا"...... کیپٹن شنکر نے کہا۔

"میرا بھی یہی خیال ہے۔ ہیلی کاپٹر اس نانسنس راڈار آپریٹر کی وجہ سے اتنی دیر فضاء میں معلق رہا۔ میں نے تمہیں اسے گولی مارنے کا حکم دیا تھا۔ کیا تم نے میرے حکم کی تعمیل کی ہے"...... کرنل ناگیش نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ میں نے اسے اپنے ہاتھوں سے گولیاں ماری ہیں اور اس کی لاش برقی بھٹی میں جلانے کے لئے بھیج دی ہے"۔ کیپٹن شنکر نے جواب دیا۔

"دستے کا کمانڈر کتنی دیر میں رپورٹ دے سکے گا"...... کرنل

ناگیش نے پوچھا۔

''ابھی تو وہ اس جگہ پہنچے بھی نہیں ہوں گے چیف۔ انہیں پہنچنے میں کچھ وقت لگے گا''...... کیپٹن شنکر نے کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ جب ان کی طرف سے اطلاع ملے مجھے مطلع کر دینا میں تمہاری رپورٹ کا منتظر رہوں گا''...... کرنل ناگیش نے کہا۔

''اوکے چیف''...... کیپٹن شنکر نے کہا۔

''ایک بات اور۔ ہیلی کاپٹر کی طرف جانے والے دستے کو ہدایت کر دو کہ وہ کیمرے اور کیمرے نما چیزوں کا خاص خیال رکھے۔ ہو سکتا ہے اس ہیلی کاپٹر میں غیر ملکی ایجنٹ ہوں اور وہ کسی خصوصی کیمرے سے اس علاقے کی تصویریں بنا رہے ہوں۔ ورنہ اسے اتنی دیر وال سرکل کے قریب فضاء میں معلق رہنے کی کیا ضرورت تھی''...... کرنل ناگیش نے کہا۔

''یس چیف۔ میں اس بارے میں کیپٹن وشرام کو ہدایت دے چکا ہوں اور میں نے اس سے یہ بھی کہا ہے کہ وہ ہیلی کاپٹر کے ڈھانچے کے نچلے حصے کو خاص طور پر چیک کریں وہاں سرچنگ لائٹ کے پاس بھی کیمرہ نصب ہو سکتا ہے''...... کیپٹن شنکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اب میں اپنے آفس میں جا رہا ہوں رپورٹ وہیں پہنچا دینا''...... کرنل ناگیش نے کہا۔

''اوکے چیف''...... کیپٹن شنکر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

''دارالحکومت میں ہیڈ کوارٹر کو بھی اس کی اطلاع کر دو۔ کہہ دینا مکمل رپورٹ کل دوپہر کو بھیجی جائے گی''...... کرنل ناگیش نے کہا۔

''جو حکم چیف''...... کیپٹن شنکر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو کرنل ناگیش نے میجر سنگھ کو اشارہ کیا اور وہ دونوں آپریشن روم سے نکلتے چلے گئے۔ آپریشن روم سے نکل کر وہ برآمدے کے قریب جا کر رک گئے۔

''چھت پر چلو''...... کرنل ناگیش نے کہا تو میجر سنگھ نے اثبات میں سر ہلایا اور وہ دونوں سائیڈ سے جاتی ہوئی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئے۔ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے وہ ایک مینار نما چھت پر آ گئے۔ وہاں دو مسلح افراد موجود تھے جن کی گردنوں میں دوربینیں لٹک رہی تھیں۔ کرنل ناگیش اور میجر سنگھ کو دیکھ کر ان دونوں کی ایڑیاں بج اٹھیں۔ مینار کافی بلند تھا۔ بلندی سے انہیں بہت دور آگ کے شعلے نظر آ رہے تھے۔

''دوربین دو مجھے''...... کرنل ناگیش نے کہا تو ایک آدمی نے فوراً گلے سے دوربین نکال کر اسے دے دی۔ کرنل ناگیش نے دوربین آنکھوں سے لگائی اور اسے ایڈجسٹ کرتے ہوئے اس سمت دیکھنے لگا جس طرف آگ کے شعلے بھڑک رہے تھے۔

اچانک وہ بری طرح سے چونک پڑے۔ انہوں نے کوئی آہٹ سنی تھی۔ وہ سب ہی تاریکی میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاروں طرف دیکھنے لگے۔ آہٹ دوبارہ سنائی دی تھی مگر اب وہ سب چوکنے ہو چکے تھے۔

"میرے خیال سے ہمیں چیک کرنا چاہئے کہ نالے کے اوپر کوئی موجود تو نہیں ہے"...... صفدر نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

"میں بھی یہی کہنے والی تھی"...... جولیا نے کہا۔

"پھر میں جاتا ہوں"...... صفدر نے کہا۔

"اکیلے نہیں تنویر یا کیپٹن شکیل کو ساتھ لے لو"...... جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تنویر میرے ساتھ آؤ"...... صفدر نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور صفدر اسے لے کر تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ وہ آہستہ آہستہ بے آواز قدموں سے اس طرف

بڑھ رہے تھے جہاں سے وہ نالے کے اوپر پہنچ سکتے تھے۔ بہت احتیاط سے نالہ چڑھ کر وہ جھاڑیوں کی آڑ سے اردگرد کا جائزہ لینے لگے اندھیرے سے مانوس آنکھیں ہر چیز ہیولے کی شکل میں دیکھ رہی تھیں۔

"یہاں تو کوئی بھی نظر نہیں آ رہا"...... تنویر نے کہا۔

"کیوں۔ کیا تم نے آہٹ نہیں سنی تھی"...... صفدر نے کہا۔

"سنی تھی۔ ہو سکتا ہے آہٹ کسی جانور کے چلنے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو۔ ضروری تو نہیں کہ کوئی انسان ہی ہو اور آہٹ کی آواز بے حد مدہم تھی جس سے صحیح اندازہ نہیں لگایا جا سکتا کہ وہ انسانی قدموں کی آہٹ تھی یا کسی جانور کے جھاڑیوں میں چلنے کی"۔ تنویر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ دیکھ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ کوئی حرج نہیں ہے"...... تنویر نے مسکرا کر کہا۔

"تو آؤ پھر"...... صفدر نے کہا۔

"کیوں نا ہم دو مختلف سمتوں سے جائزہ لیں"...... تنویر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سڑک کی سمت جاتا ہوں تم اس طرف سے دیکھنا شروع کر دو کوئی بات ہو تو الو کی آواز کا سگنل دینا"...... صفدر نے کہا۔

''اوکے''...... تنویر نے کہا اور صفدر ایک طرف بڑھتا چلا گیا۔ تنویر بھی آگے بڑھنے لگا وہ ہر قدم پر رک کر آہٹیں سننے کی کوشش کر رہا تھا اچانک ایک جگہ اس نے ہلکی سی سرسراہٹ کی آواز سنی یہ آواز ایسی ہی تھی جیسے کسی نے پہلو بدلا ہو۔ کپڑوں کی سرسراہٹ سے ملتی جلتی سرسراہٹ۔

تنویر آہستہ آہستہ اسی سمت بڑھنے لگا وہ گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ کر آگے بڑھ رہا تھا چند پودوں کے عقب سے اس نے ہلکی سی آواز سنی اس بار یہ آواز ایسی ہی تھی جیسے کوئی ہلکے سے کھانسا ہو۔ تنویر محتاط ہو گیا اب اس بات میں کوئی شبہ نہیں رہا تھا کہ یہاں بھی لوگ موجود تھے۔ اچانک سڑک کی جانب سے اسے الو کی تیز آواز سنائی دی اور تنویر چونک پڑا اس کا مطلب یہ تھا کہ اس جگہ ان کے اندازے غلط ثابت ہوئے تھے اور بہت سے افراد یہاں موجود تھے۔

''یہ الو کی منحوس آواز کہاں سے سنائی دے گئی''...... اچانک تنویر کو کچھ فاصلے سے ایک انسانی آواز سنائی دی تو وہ بری طرح سے چونک پڑا اور فوراً جھاڑیوں میں دبک گیا۔

''ان اطراف میں اکثر لوگوں نے الو پال رکھے ہیں ہو سکتا ہے کسی نے کسی الو کی دم پر پاؤں رکھا ہو اور وہ چیخ اٹھا ہو''۔ دوسرے آدمی کی ہنستی ہوئی آواز سنائی دی۔

''لوگوں نے الو پال رکھے ہیں۔ کیا الوؤں کو بھی پالا جاتا

ہے''...... پہلے آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں اور وہ بھی چوہوں کے لئے۔ الو کی مرغوب ترین غذا چوہے ہیں۔ وہ بھی زندہ چوہے''...... دوسرے نے کہا۔

''تمہیں کیسے پتہ کہ یہاں لوگوں نے الو پال رکھے ہیں''۔ پہلی آواز نے پوچھا۔

''میرا ایک فارم ہاؤس ہے اور انٹیلی جنس میں آنے سے پہلے میں اپنے فارم ہاؤس میں ہی رہتا تھا جہاں چوہوں کی بہتات تھی اور میں نے چوہوں کے خاتمے کے لئے خود بھی الو پال رکھے تھے''۔ دوسری آواز نے کہا اور تنویر چونک پڑا۔ گویا ان کے آس پاس اس وقت ملٹری انٹیلی جنس فورس کے افراد موجود تھے۔ یہ تو صفدر کے حساس کانوں کا کمال تھا کہ اس جگہ پہنچتے ہی اس نے آہٹ کی آواز سن لی تھی اور وہ احتیاطاً اس جگہ چیکنگ کے لئے آ گیا تھا۔ اگر صفدر کو آہٹ کی آواز کا پتہ نہ چلتا تو وہ اندھا دھند نالے کی طرف بڑھتے چلے آتے جس کے نتیجے میں نالے کی حفاظت کرنے والی مسلح فورس اچانک انہیں گھیر لیتی یا پھر انہیں دیکھتے ہی ان پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دیتی جس سے بچ نکلنا ان کے لئے ناممکن ہو جاتا۔ اچانک الو کی تیز آواز پھر سنائی دی یہ آواز پہلے سے تیز تھی پھر آواز یکلخت ہلکی ہوتی چلی گئی۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ صفدر کو بھی خطرے کا احساس ہو گیا تھا الو کی تیز اور ہلکی ہوتی آواز کا یہی مطلب تھا کہ وہ پیچھے ہٹ رہا ہے۔

صفدر کی آواز سن کر تنویر بھی تیزی سے پیچھے ہٹنے لگا اور اس نے بھی جواباً صفدر اور اپنے ساتھیوں کو الو کی آواز میں کاشن دینا شروع کر دیا۔ تنویر واپس اپنے ساتھیوں کی طرف جانا چاہتا تھا لیکن پھر اسے ایک خیال آیا۔ وہ واپس پلٹا اور جھاڑیوں میں رینگتا ہوا اسی طرف بڑھنے لگا جس طرف سے اس نے دو افراد کی باتیں سنی تھیں۔ اس نے آگے بڑھتے ہوئے جیب سے سائلنسر لگا ریوالور نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔ کچھ ہی دیر میں وہ ان افراد کے قریب پہنچ گیا جن کی اس نے باتیں سنی تھیں۔

''ایسا لگ رہا ہے جیسے ہم الوؤں کے گھیرے میں پھنس چکے ہیں''...... تنویر کو وہی آواز سنائی دی۔

''الوؤں کے گھیرے میں نہیں الو ہمارے گھیرے میں ہیں''۔ دوسرے آدمی کی ہنستی ہوئی آواز سنائی دی۔

''یہ ڈاکو ہیں تو اب تک خاموش کیوں بیٹھے ہیں اور آگے کیوں نہیں آ رہے''...... اس بار تیسرے آدمی کی آواز آئی تو تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ وہاں نجانے کتنے افراد موجود تھے۔

''پتہ نہیں۔ ہمیں بھی یہی حکم ہے کہ جب تک یہ حرکت نہ کریں ہم بھی خاموشی سے ان کی نگرانی کرتے رہیں''...... دوسرے آدمی نے کہا۔

''لیکن کیوں''...... تیسرے آدمی نے کہا۔

''پتہ نہیں۔ شاید کیپٹن صاحب یہاں مزید فورس منگوانا چاہتے

ہوں گے یا پھر یہ دیکھ رہے ہوں گے کہ موٹر سائیکلوں پر اس طرف جو افراد آئے تھے وہ کہاں ہیں اور یہاں کیا کرنے آئے ہیں ورنہ وہ ہمیں خاموشی سے نگرانی کرنے کے لئے نہ کہتے''...... اسی آدمی نے جواب دیا۔

''بات تو تمہاری سمجھ میں آ رہی ہے''...... تیسرے آدمی نے کہا۔

''کیپٹن صاحب فورس بلائیں گے کیسے ٹرانسمیٹر تو خراب ہے''...... کسی اور آدمی نے کہا۔ یہ چوتھی آواز تھی۔

''ارے ہاں۔ ٹرانسمیٹر تو واقعی صبح سے خراب پڑا ہے''۔ پہلے آدمی نے چونکتے ہوئے کہا۔

''پھر کیا ہوا۔ وہ ابھی دونوں کسانوں کو چیک پوسٹ پر بھیج دیں گے جنہوں نے ہمیں موٹر سائیکلوں پر سوار ڈاکوؤں کے آنے کی خبر دی تھی''...... کسی نے کہا۔

''لیکن ہم نے تو یہاں کوئی موٹر سائیکل سوار ڈاکو نہیں دیکھے''۔ دوسرے آدمی کی جھلاہٹ بھری آواز سنائی دی۔

''انہوں نے چھ موٹر سائیکلوں کو نالے کی طرف آتے دیکھا تھا''...... پہلے آدمی نے کہا۔

''ہونہہ۔ تو تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ یہیں کہیں رک گئے ہوں گے۔ نالے پر جگہ جگہ چھوٹے پل بنے ہوئے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اس طرف آ کر پل کراس کر کے آبادی کی طرف نکل گئے

ہوں۔ کیپٹن صاحب کو چاہئے تھا کہ ہمیں آبادی کی طرف لے جاتے تاکہ ہم وہاں جا کر ان ڈاکوؤں کو گھیرے میں لے سکتے''...... وہ بدستور جھلایا ہوا تھا۔

''وہ نجانے کس طرف گئے ہوں گے۔ کیپٹن رندھیر نے ہمیں جان بوجھ کر یہاں رکنے کا کہا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ جو ڈاکو آبادی کی طرف گئے ہیں۔ وہ واردات کرنے کے بعد اسی راستے سے واپس جائیں گے کیونکہ یہی وہ جگہ ہے جہاں موٹر سائیکل گزارنے کے دو چھوٹے چھوٹے پل ہیں۔ باقی دور دور تک ایسا کوئی پل نہیں ہے جس سے موٹر سائیکل سوار ڈاکو یہاں سے نکل کر جا سکیں۔ کیپٹن رندھیر نے کہا تھا کہ ڈاکو جیسے ہی واپس آئیں گے ہم انہیں گھیر لیں گے اور اگر انہوں نے فرار ہونے کی کوشش کی تو ہم ان پر فائرنگ کھول دیں گے اور سب کو ایک ساتھ ہلاک کر دیں گے''...... پہلے بولنے والے آدمی نے کہا۔

''نجانے ان کے انتظار میں ہمیں یہاں کتنا وقت گزارنا پڑے۔ یہاں مچھروں کی بہتات ہے جنہوں نے مجھے کاٹ کھایا ہے اور میری رگوں سے کئی بوتلیں خون چوس کر لے گئے ہیں''...... دوسرے آدمی نے کہا تو وہاں موجود افراد اس کی بات سن کر ہنس پڑے۔ یہ تین افراد کے ہنسنے کی آوازیں تھیں۔ ان آوازوں کو سن کر تنویر سمجھ گیا کہ وہاں چار مسلح افراد موجود ہیں۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمبے نالے کی دوسری طرف سے پے در

پے دو فائروں کی آواز سنائی دی تو تنویر چونک پڑا۔

''اوہ۔ لگتا ہے ڈاکوؤں کے مزید ساتھی آگئے ہیں''...... کسی نے کہا۔

''ایسا ہی لگتا ہے۔ ورنہ فائرنگ کیوں ہوتی''...... کسی اور نے کہا۔

''چلو......'' دوسرے نے کچھ کہنا ہی چاہا تھا مگر اس بار لگا تار ہونے والے فائروں کی آوازوں نے ان کو بوکھلا دیا تھا۔

''ہم لوگوں کو بھی فائرنگ کرنی چاہئے''...... کسی ایک نے کہا۔

''کس پر فائرنگ کریں''...... دوسرے نے جواب دیا اور تنویر نے سوچا اب ان لوگوں کا صفایا کر دینا چاہئے کیونکہ سڑک کی جانب سے فائرنگ کا مطلب یہی تھا کہ صفدر سے ان لوگوں کا ٹکراؤ ہو گیا ہے۔ اس نے اندازے سے ان میں سے ایک کا نشانہ لیا اور ٹریگر دبا دیا ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی ایک چیخ بھی سنائی دی تھی اس نے تیزی سے پے در پے دو فائر اور کئے اور اپنی جگہ چھوڑ دی۔ دو چیخوں کے ساتھ ہی ایک مشین گن کی گرج سنائی دی۔ تنویر نے مشین گن سے نکلنے والے شعلوں کی مدد سے دشمن کی پوزیشن کا اندازہ لگایا اور ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے ہی لمحے پھر ایک چیخ بلند ہوئی اور کسی کے گرنے کا دھماکہ سنائی دیا۔ اس نے اندازے سے نشانہ لگاتے ہوئے جھاڑیوں میں چھپے ہوئے چاروں افراد کو ہٹ کر دیا تھا۔ اب وہاں مکمل خاموشی چھا گئی تھی۔ تنويرچند لمحے خاموشی سے

اپنی جگہ دبکا رہا پھر وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگا۔ وہ دو تین قدم ہی آگے بڑھا ہو گا کہ اچانک سڑک کی جانب سے پے در پے دو چیخیں سنائی دیں اور سناٹا چھا گیا۔

تنویر آگے بڑھتا چلا گیا۔ جھاڑیوں کے پاس آ کر اس نے سر اٹھایا تو وہاں اسے چار افراد کی لاشیں پڑی دکھائی دیں۔ ان چار افراد کے سوا وہاں اور کوئی نہیں تھا۔ تنویر نے اطمینان کا سانس لیا اور پھر وہ پلٹ کر واپس سڑک کی طرف بڑھنے لگا پھر وہ اٹھ کر جھکے جھکے انداز میں سڑک کی طرف دوڑنے لگا۔ سڑک کے قریب پہنچ کر اس نے الو کی آواز منہ سے نکالی تھی۔ الو کی آواز نکال کر وہ یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ صفدر کہاں پر ہے۔ چند ہی لمحوں بعد اسے جوابی الو کی آواز سنائی دی۔ یہ آواز اسے اپنے دائیں طرف سے سنائی دی تھی۔ وہ اور آگے بڑھا اور پھر اس کے حلق سے مینڈک کے ٹرانے کی آواز نکلی۔

''میں یہاں ہوں''...... صفدر کی آواز سنائی دی اور وہ اس کے پاس پہنچ گیا۔

''کتنے افراد ڈھیر کئے ہیں تم نے''...... تنویر نے پوچھا۔

''پانچ''...... صفدر نے جواب دیا۔

''میں بھی چار کو ٹھکانے لگا آیا ہوں''...... تنویر نے کہا۔

''اچھی طرح چیک کر لینا تھا کوئی اور نہ رہ گیا ہو''...... صفدر نے کہا۔

''میں نے چیک کر لیا ہے۔ تمہاری طرف اب کتنے باقی ہیں''...... تنویر نے پوچھا۔

''صرف ایک مسلح شخص باقی ہے اور وہ شاید اپنی گاڑی کے پیچھے چھپا فائرنگ کر رہا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''اب تک نشانے پر نہیں آیا''...... تنویر نے پوچھا۔

''وہ جگہ بدل بدل کر فائر کر رہا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''پرواہ مت کرو۔ اس بار جیسے ہی وہ فائر کرے گا میں اس کی طرف بڑھوں گا اور تم جواباً فائر کرتے رہنا''...... تنویر نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... صفدر نے کہا ہی تھا کہ مشین گن کی تڑتڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور بے شمار گولیاں جیسے ان کے سروں کے عین اوپر سے گزر گئیں۔ وہ فوراً زمین سے چپک گئے تھے۔

''میں نے اس آدمی کی پوزیشن چیک کر لی ہے۔ میں رینگتا ہوا اس کی طرف جاتا ہوں۔ تم اس پر جگہ بدل بدل کر فائرنگ کرو تاکہ جب وہ مشین گن سے فائرنگ کرے تو مجھے اس کی پوزیشن کا پتہ چلتا رہے''...... تنویر نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... صفدر نے کہا اور زمین پر رینگتا ہوا اسی طرف بڑھنے لگا جس طرف سے فائرنگ ہوئی تھی کچھ دیر بعد وہ سڑک پر کھڑی ایک جیپ تک پہنچ گیا۔ اسی لمحے صفدر کی طرف سے اس طرف چند فائر ہوئے تو تنویر کو جیپ کے پیچھے ایک ہیولہ سا دکھائی دیا۔ دوسرے لمحے اس نے جیپ کے پیچھے سے مشین گن والے

ہاتھ دیکھے اور پھر مشین گن ایک بار پھر شعلے اگلنے لگی۔ یہ دیکھ کر تنویر تیزی سے آگے بڑھا اور کرالنگ کرتا ہوا جیپ کے قریب آ گیا۔ اس طرف کوئی موجود نہیں تھا۔ جیپ کے پاس آتے ہی وہ تیزی سے جیپ کے نیچے رینگ گیا۔

''میں جیپ لے جاتا ہوں تم ان کو الجھائے رکھو۔ میں دس منٹ میں لوٹ آؤں گا''...... تنویر نے ایک آدمی کی آواز سنی تو وہ چونک پڑا۔ اس آدمی کی بات سن کر تنویر سمجھ گیا تھا کہ وہاں ایک نہیں بلکہ دو افراد موجود تھے۔ ایک شاید جیپ کے اندر تھا جسے تنویر نہ دیکھ سکا تھا۔

''اتنی دیر میں ان کو کیسے الجھا سکوں گا سر''...... باہر موجود آدمی کی آواز سنائی دی جو شاید جیپ میں موجود آدمی کا ماتحت تھا۔

''نانسنس۔ تھوڑی تھوڑی دیر بعد فائر کرتے رہو اس طرح وہ یہی سمجھیں گے کہ ابھی دو چار مسلح افراد یہاں پر موجود ہیں''۔ جیپ میں موجود آدمی نے کرخت لہجے میں کہا۔ اس کی کرخت آواز سن کر تنویر سمجھ گیا کہ جیپ میں اسکوارڈ کا کیپٹن رندھیر موجود ہے جو اپنے اس ساتھی کو وہاں چھوڑ کر چیک پوسٹ جا کر مزید کمک لانا چاہتا ہے۔

''بب۔ بہتر جناب۔ انہوں نے شاید ہمارے سب ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے کیونکہ جہاں ہمارے ساتھی موجود تھے اس طرف سے کافی دیر سے کوئی فائرنگ نہیں کی جا رہی''...... باہر موجود آدمی

نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا ہے لیکن تم فکر نہ کرو۔ میں چیک پوسٹ پر جا کر بیس افراد کو لے آتا ہوں اور پھر ہم اس سارے علاقے کو اپنے گھیرے میں لے لیں گے۔ آج ہم ان ڈاکوؤں کو کسی بھی صورت میں یہاں سے بچ کر نہیں جانے دیں گے۔ تم بس اپنی جگہ پر ڈٹے رہو۔ ان پر فائرنگ کرتے رہو گے تو انہیں یہاں سے فرار ہونے کا موقع نہیں ملے گا سمجھے تم''...... کیپٹن رندھیر نے کہا۔

''یس سر''...... باہر موجود آدمی نے کہا۔ اسی لمحے جیپ سٹارٹ ہو گئی۔ جیپ سٹارٹ ہوتے دیکھ کر تنویر چونک پڑا۔ اس نے فوراً ریوالور کی نال جیپ کے ایک ٹائر کے ساتھ لگائی اور ٹریگر دبا دیا۔ فوراً ہی ہلکا سا دھماکہ ہوا اور ٹائر کے ٹکڑے ہو گئے۔ جیپ سائیڈ کی طرف جھک گئی۔

''اوہ۔ یہ کیا ہو گیا''...... تنویر نے کیپٹن رندھیر کی بوکھلائی ہوئی آواز سنی اور پھر اس نے جیپ کی دوسری طرف ایک اور آدمی کو کود کر باہر نکلتے دیکھا۔ اسے باہر نکلتے دیکھ کر تنویر نے فوراً کروٹ بدلی اور ان افراد کی مخالف سمت جیپ کے نیچے سے نکل گیا۔ جیپ کے نیچے سے نکلتے ہی تنویر اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور جیپ کے کنارے کے ساتھ جھک کر لگ گیا۔ اسٹیرنگ والی سائیڈ پر اس نے کیپٹن رندھیر کا سایہ دیکھا۔ تنویر نے نشانہ لیا اور ٹریگر دبا دیا

دوسرے ہی ماحول کیپٹن رندھیر کی تیز چیخ سے گونج اٹھا۔ پھر وہ الٹ کر دوسری طرف گر گیا۔ اس کے گرنے کا ہلکا سا دھماکہ ہوا اور ساتھ ہی مشین گن کا برسٹ تنویر کو اپنے سر سے گزرتا معلوم ہوا۔ تنویر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھر آئی اس نے مشین گن کی نال سے نکلنے والے شعلے دیکھ کر دوسرے آدمی کا نشانہ لیا اور ٹریگر دبا دیا۔ فوراً ہی چیخ فضا میں لہرائی اور پھر وہاں سناٹا سا چھا گیا تنویر نے سر ہلایا اور پلٹ پڑا۔

"آجاؤ میں نے ان کا صفایا کر دیا ہے"...... تنویر نے کہا اور چند فٹ دور سے صفدر اس کی طرف آتا دکھائی دیا اور پھر وہ دونوں تیزی سے نالے کی طرف بڑھتے چلے گئے نالے میں وہ سب بے چینی سے ان کے منتظر تھے۔

"کون لوگ تھے۔ پولیس تھی کیا"...... جولیا نے پوچھا۔

"نہیں۔ چیک پوسٹ سے ملٹری انٹیلی جنس کے ہی چند افراد تھے جو موٹر سائیکل سوار ڈاکوؤں کا صفایا کرنے کے لئے یہاں آئے تھے"...... صفدر نے اثبات میں جواب دیا۔

"کتنے افراد تھے"...... جولیا نے پوچھا۔

"ایک کیپٹن اور اس کے ساتھ دس مسلح افراد تھے ان سب کا صفایا کر دیا ہے مگر اب یہ جگہ مخدوش ہو گئی ہے اور ہمیں یہاں مزید نہیں رکنا چاہئے"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن عمران کی طرف سے ابھی تک کوئی پیغام نہیں ملا اور نہ

ہی وہ واپس آیا ہے اس لئے ہمیں یہاں رکنا ہی پڑے گا"۔ جولیا نے کہا۔

"یہاں رکنے میں اب زیادہ خطرہ ہے ابھی تو دو کسانوں نے ہمیں یہاں دیکھ کر پٹرولنگ اسکواڈ والوں کو مطلع کیا تھا اور وہ شاید صورت حال معلوم کرنے کی غرض سے ادھر آ گئے تھے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں اور ہماری تعداد دیکھ کر کیپٹن مزید فورس بلوانا چاہتا تھا مگر اس کے ساتھ مجبوری یہ تھی کہ جیپ کا ٹرانسمیٹر خراب تھا"...... تنویر نے کہا۔

"تب تو یہاں واقعی خطرہ ہے"...... جولیا نے ہونٹ بھینچ کر کہا۔

"جی ہاں۔ اب یہ بھی ممکن ہے کہ فائرنگ کی آوازیں سن کر کسی اور کسان نے یا کسی فارم ہاؤس کے مالک نے پولیس یا چیک پوسٹ پر فون کر دیا ہو۔ اگر ملٹری انٹیلی جنس فورس یا پولیس اس طرف آ گئی تو کچھ ہی دیر میں یہ علاقہ میدان کارزار میں تبدیل ہو جائے گا"...... صدیقی نے کہا۔

"اوہ۔ تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے"...... جولیا نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

"میرا تو یہی مشورہ ہے کہ اب ہمیں یہاں نہیں رکنا چاہئے اور یہاں سے فوراً آگے بڑھ جانا چاہئے"...... چوہان نے کہا۔

"جبکہ میرے خیال میں ہمیں رک کر عمران صاحب کی واپسی کا

انتظار کر لینا چاہئے''...... خاور نے کہا۔

''ہونہہ۔ اس کے آنے سے پہلے ملٹری انٹیلی جنس فورس یا پولیس یہاں پہنچ گئی تو''...... نعمانی نے کہا۔

''تو ہم ان سے مقابلہ کر لیں گے''...... خاور نے کہا۔

''نہیں۔ پولیس اور ملٹری انٹیلی جنس سے اب مقابلہ کرنا ہمارے لئے نقصان کا باعث بن سکتا ہے بلکہ ہمارے ہی لئے نہیں مشن کے لئے بھی نقصان دہ ثابت ہو گا''...... جولیا نے کہا۔

''وہ کیسے''...... خاور نے پوچھا۔

''ان سے مقابلے کے بعد ہمیں یہاں سے فوری طور پر فرار ہونا پڑے گا''...... جولیا نے کہا۔

''کیوں۔ ہم فرار کیوں ہوں گے''...... چوہان نے چونک کر پوچھا۔

''اس لئے کہ وہ وائرلیس پر فورس طلب کرتے رہیں گے۔ ہم محض ریوالوروں کی مدد سے ان کا زیادہ دیر مقابلہ نہیں کر سکیں گے''...... جولیا نے کہا۔

''اوہ۔ ہاں یہ تو ہے۔ لیکن صفدر اور تنویر نے جن افراد کو مار گرایا ہے ہم ان کا اسلحہ حاصل کر کے مقابلے کے لئے اپنے پاس رکھ سکتے ہیں''...... چوہان نے کہا۔

''نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ مشین گنوں سے بھی ہم زیادہ دیر ان کے سامنے نہ ٹھہر سکیں گے۔ ظاہر ہے فرار ہونا پڑے گا

اور فرار کے لئے سوائے نالے کے ہمارے پاس دوسرا کوئی راستہ نہیں ہے اور نالے سے انہیں ہمارے فرار کی سمت کا پتہ چل جائے گا اور وہ تعاقب کرتے رہیں گے اس طرح ہمارا مشن بھی بری طرح سے متاثر ہو گا اور یہ عمران برداشت نہیں کرے گا''...... جولیا نے کہا۔

''تو پھر آپ کے خیال میں ہمیں مزید کچھ دیر رک کر عمران صاحب کا انتظار کر لینا چاہئے''...... صفدر نے کہا۔

''بہتر تو یہی ہو گا''...... جولیا نے کہا۔

''اس سے بہتر ہے کہ آپ عمران صاحب سے ٹرانسمیٹر پر بات کر لیں۔ پھر وہ جو ہدایات دیں گے ہم اس پر عمل کریں گے''۔ کیپٹن شکیل نے کہا جو اب تک خاموش تھا۔ عمران جب ہیلی کاپٹر لے کر گیا تھا تو اس نے جاتے ہوئے شیر داد سے کہا تھا کہ وہ چھ تیز رفتار موٹر سائیکلوں سمیت ان سب کو خشک برساتی نالے تک پہنچا دے تاکہ وہ جب آئے تو وہ فوری طور پر نالے کے راستے پرشاد گڑھ کی طرف روانہ ہو سکیں۔ ان کے جانے کے آدھے گھنٹے بعد ہی شیر داد چھ ہیوی اور انتہائی تیز رفتار موٹر سائیکلیں لے آیا تھا۔ ان موٹر سائیکلوں پر خصوصی سائیلنسر لگے ہوئے تھے جن سے انجن کی معمولی سی آواز بھی پیدا نہیں ہوتی تھی۔ شیر داد انہیں مع موٹر سائیکلوں کے خشک برساتی نالے کے سرے تک لے آیا تھا۔ یہ وہ جگہ تھی جہاں عمران نے آنا تھا اور ان سب کو اس کے ساتھ پرشاد

گڑھ جانا تھا۔ وہ کافی دیر سے وہاں چھپے ہوئے تھے کہ اچانک صفدر نے دور سے آہٹ کی آواز سن لی۔ اس آواز کو چیک کرنے کے لئے جب وہ تنویر کے ساتھ نالے سے باہر گیا تو انہیں مسلح افراد کی موجودگی کا علم ہوا ورنہ وہ لاعلمی میں یقیناً فورس کے ہاتھوں شکار بن جاتے جو انہیں ڈاکو سمجھ رہے تھے۔ انہیں موٹر سائیکلوں پر آتے دیکھ کر دو کسانوں نے چیک پوسٹ پر اطلاع کی تھی۔ شیر داد انہیں وہاں چھوڑ کر واپس جا چکا تھا۔ وہ سب ابھی بیٹھے آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ اچانک انہیں دور سے سائرنوں کی تیز آوازیں سنائی دیں۔ سائرنوں کی آواز سن کر وہ چونک پڑے۔

"آپ نے سنا"...... چوہان نے کہا۔

"ہاں۔ پولیس کاروں کے سائرن کی آوازیں ہیں یہ"...... جولیا نے کہا۔

"کیا اب بھی ہمارا یہاں رکنا مناسب ہوگا"...... نعمانی نے پوچھا۔

"نہیں چلو۔ عمران سے ہم راستے میں بھی رابطہ قائم کر لیں گے"...... جولیا نے کہا اور پھر چوہان، تنویر اور صفدر نے ایک ایک موٹر سائیکل سنبھال لی جبکہ خاور، صدیقی کے پیچھے بیٹھ گیا اور نعمانی، کیپٹن شکیل کے پیچھے آ گیا۔

"یہ چھٹی موٹر سائیکل سہراب کے لئے تھی جو اب مس جولیا کے کام آ گئی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر انہوں نے ککس لگا

کر موٹر سائیکلیں اسٹارٹ کیں۔ انجن بے حد نفیس تھے اور ان سے نکلنے والی آواز اتنی ہلکی تھی کہ چند گز کے فاصلے سے بھی سنائی نہیں دے سکتی تھی۔ چند لمحے بعد وہ وہاں سے روانہ ہو گئے۔ پولیس اسکوارڈ کے سائرنوں کی آوازیں لمحہ بہ لمحہ قریب آتی جا رہی تھیں اور ہر گزرتے لمحے کے ساتھ وہ اس جگہ سے دور ہوتے جا رہے تھے جہاں ان کی ملٹری انٹیلی جنس سے مڈبھیڑ ہوئی تھی۔

نصف میل کا فاصلہ انہوں نے تاریکی میں طے کیا تھا پھر صفدر جس کی موٹر سائیکل آگے تھی اس نے موٹر سائیکل کی ہیڈ لائٹ روشن کر دی تھی۔ صفدر کے علاوہ کسی نے ہیڈ لائٹ آن نہ کی تھی۔ وہ صفدر کی موٹر سائیکل کی روشنی میں ہی اس کے پیچھے آ رہے تھے۔ یہ لائٹ ان موٹر سائیکلوں میں شیر داد نے خصوصی طور پر سیٹ کرائی تھیں۔ صفدر کی موٹر سائیکل کی ہیڈ لائٹ کی روشنی صرف زمین پر پڑ رہی تھی اور چند گز دور سے بھی وہ کسی کو نظر نہیں آ سکتی تھی اور نہ ہی اس کا عکس دیکھا جا سکتا تھا ویسے بھی وہ نالے کے اندر سطح زمین سے پندرہ بیس فٹ نیچے سفر کر رہے تھے۔ وہ چھ سات میل دور ہی آئے ہوں گے کہ انہیں رک جانا پڑا۔ صفدر کی موٹر سائیکل کا ٹائر پنکچر ہو گیا تھا۔ شاید اس کی موٹر سائیکل کے ٹائر میں کوئی نوکیلی چیز گھس گئی تھی۔ اس نے جیسے ہی موٹر سائیکل روکی۔ اس کے پیچھے باقی سب نے بھی سائیکلیں روک دیں۔

"اب کیا کریں"...... صفدر نے پوچھا۔

"موٹر سائیکل یہیں پر چھوڑنی ہوگی"...... خاور نے کہا۔

"موٹر سائیکل نالے میں نہیں چھوڑی جا سکتی یہ ہمارے لئے خطرناک ثابت ہو سکتی ہے خاور"...... جولیا نے کہا۔

"پھر کیا کریں"...... صفدر نے پوچھا۔

"موٹر سائیکل نالے سے اوپر چڑھا کر سڑک پر چھوڑنی ہوگی اس طرح جسے بھی یہ ملے گی وہ یہی سوچے گا کہ پنکچر ہونے کی وجہ سے موٹر سائیکل وہاں چھوڑی گئی ہے اور اس کا مالک کسی سے لفٹ لے کر شہر چلا گیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"مگر بیس فٹ اوپر یہ چڑھے گی کیسے۔ یہ موٹر سائیکل کافی بھاری بھی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"پہلے تم میں سے کوئی اوپر جا کر جائزہ لے کہ آس پاس کیسا ماحول ہے اس کے بعد ہی موٹر سائیکل اوپر لے جانے کے لئے طریقہ سوچیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"میں اور تنویر ہی چلے جاتے ہیں"...... صفدر نے کہا اور وہ موٹر سائیکلوں سے اتر پڑے۔ انہوں نے موٹر سائیکلوں کے سوئچ آف کر کے انجن پہلے ہی بند کر دیئے تھے۔ وہ چند گز تک نالے کے ساتھ ساتھ آگے بڑھتے رہے پھر ایک جگہ ان کو راستہ مل گیا جس کے ذریعے وہ اوپر پہنچ گئے۔ اوپر پہنچتے ہی وہ چونک پڑے تھے۔ سامنے ہی ایک عمارت کی کھڑکیوں میں روشنی نظر آ رہی تھی۔ یہ خاصی بڑی عمارت تھی اور اس کے اوپر لوہے کی چادروں کا بڑا سا شیڈ پڑا ہوا

تھا وہ اسی طرف بڑھتے چلے گئے قریب پہنچے تو عجیب سی بدبو کا احساس ہوا۔

"تو یہ کوئی پولٹری فارم معلوم ہو رہا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں بدبو سے یہی اندازہ ہو رہا ہے"...... تنویر نے تائید کی۔

وہ جوں جوں آگے بڑھتے گئے ان کے خیال کی تصدیق ہوتی چلی گئی۔ اب وہ اکا دکا مرغیوں کے بولنے کی آواز بھی سن رہے تھے۔ عمارت کے پاس پہنچ کر وہ اس طرف بڑھے جس طرف کمرے بنے ہوئے تھے اور کھڑکیاں روشن تھیں۔ کھڑکی کے پاس پہنچ کر وہ رکے اور صفدر نے اندر جھانکا۔ وہاں صرف دو آدمی اور ایک عورت تھی وہ شراب پی رہے تھے۔

"اندر تین افراد ہیں۔ کیا خیال ہے کیا یہاں خاموشی سے موٹر سائیکل لا کر ڈال دی جائے"...... صفدر نے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے سرگوشیانہ لہجے میں پوچھا۔

"بہتر تو یہی ہوگا۔ یہ تینوں جس طرح سے شراب پی رہے ہیں اس سے تو یہی لگتا ہے کہ یہ باہر نہیں آئیں گے اور اندر ہی آؤٹ ہو کر گر جائیں گے"...... تنویر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تو آؤ۔ ہمیں ابھی نالے کے اندر سے بھاری بھرکم موٹر سائیکل بھی باہر کھینچنی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"تم یہیں رکو۔ میں دوسری طرف سے عمارت میں داخل ہونے کی کوشش کرتا ہوں"...... تنویر نے کہا۔

"کیوں۔ عمارت کے اندر جانے کی کیا ضرورت ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"موٹر سائیکل نالے سے باہر کھینچنے کے لئے ہمیں مضبوط رسی کی ضرورت پڑے گی اور ہو سکتا ہے کہ اندر سے رسی مل جائے"۔ تنویر نے کہا تو صفدر نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔

"تم بس ان تینوں کا خیال رکھنا اگر یہ اس کمرے سے نکلیں تو مجھے کاشن دے دینا"...... تنویر نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور تنویر جیب سے ریوالور نکال کر عمارت کی دیوار کے ساتھ لگ کر ایک طرف بڑھتا چلا گیا اور پھر دیوار کی دوسری طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ لوٹا تو اس کے ہاتھوں میں موٹا اور لمبا رسہ تھا۔ رسہ دیکھ کر صفدر کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

"یہ تو بہت اچھا ہوا جو تم موٹا اور لمبا رسہ ڈھونڈ لائے ہو۔ اس کی مدد سے ہم آسانی سے موٹر سائیکل کو اوپر کھینچ سکتے ہیں"۔ صفدر نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ دونوں رسہ لئے واپس پلٹے اور پھر ٹھیک نالے کے اوپر اس جگہ پہنچ گئے جہاں ان کے ساتھی بے صبری سے ان کے منتظر تھے۔

"کہاں رہ گئے تھے تم"...... انہیں دیکھ کر جولیا نے ناگواری اور قدرے غصیلے لہجے میں پوچھا۔

"ہمیں پولٹری فارم کی عمارت دکھائی دی تھی ہم اس عمارت کو چیک کرنے چلے گئے تھے۔ وہاں سے ہمیں ایک رسہ مل گیا ہے۔

اس رسے کی مدد سے ہم موٹر سائیکل کو نالے سے باہر کھینچ لیں گے اور پھر ہم موٹر سائیکل کو اسی عمارت میں لے جا کر چھپا دیں گے"۔ صفدر نے کہا تو جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔ انہوں نے رسہ موٹر سائیکل سے باندھا اور پھر صدیقی، چوہان اور خاور نالے کے اوپر چلے گئے اور انہوں نے رسہ کھینچ کر موٹر سائیکل کو اوپر اٹھانا شروع کر دیا۔ تھوڑی سی ہی کوشش کے بعد انہوں موٹر سائیکل اوپر کھینچ لی پھر تنویر اور صفدر موٹر سائیکل کو گھسیٹتے ہوئے پولٹری فارم کی عمارت کی طرف لے گئے۔ اس بار تنویر نے اس کمرے پر نظر رکھی جہاں وہ تین افراد موجود تھے اور صفدر موٹر سائیکل لے کر عمارت کی دوسری طرف چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آ گیا۔

"چھپا دی"...... تنویر نے پوچھا۔

"ہاں۔ ایک کمرے میں بھوسہ بھرا ہوا تھا۔ میں نے موٹر سائیکل اسی کمرے میں چھپا دی ہے اور اس پر بھوسہ ڈال دیا ہے۔ اب جب تک بھوسہ نہ ہٹایا جائے کسی کو موٹر سائیکل نہیں مل سکتی"۔ صفدر نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں احتیاط سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے واپس نالے کی طرف چل پڑے۔ دس منٹ بعد وہ پانچ موٹر سائیکلوں پر سوار ایک بار پھر نالے میں اڑے جا رہے تھے اور جولیا راستے میں ٹرانسمیٹر پر عمران سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

عمران نالے کے دیوار سے کچھ اور چپک گیا ساتھ ہی اس نے
ریوالور بھی نکال کر ہاتھ میں لے لیا تھا اس ریوالور پر سائیلنسر لگا
ہوا تھا۔ اوپر سے پہلے پتھر گرنے کی آواز سنائی دی پھر ایسا لگا جیسے
کوئی بالکل نالے کے سرے پر آ کر کھڑا ہو گیا ہے۔ اس کے ساتھ
ہی ٹارچ کی تیز روشنی نالے میں اور زیادہ پھیل گئی۔ روشنی ڈالنے
والا عمران کے عین سر پر موجود تھا اور اپنے سامنے نالے میں ٹارچ
سے روشنی پھیلا رہا تھا اگر عمران دوسری سمت کی دیوار سے چپکا ہوتا
تو اوپر سے آنے والی ٹارچ کی روشنی سیدھی اس پر پڑ رہی ہوتی۔
چند لمحے تک روشنی وہاں چکراتی رہی پھر تاریکی چھا گئی۔

''اس طرف کوئی نہیں ہے جناب''...... ایک آدمی کی تیز آواز
سنائی دی۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے نالے کے دوسرے حصوں
میں بھی ٹارچوں کی روشنی چمکتے دیکھی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے انہیں
کسی کی تلاش ہو اور یہ تلاش عمران کے علاوہ اور کس کی ہو سکتی

تھی۔ عمران کے ذہن میں فوری طور پر یہی خیال آیا تھا کہ وہ دیکھ
لیا گیا تھا اگر یہ بات نہ ہوتی تو وہ اس طرح اسے کبھی تلاش نہ
کرتے۔ ٹارچوں کی روشنیاں چکراتی رہیں اور وہ اپنی جگہ دبکا رہا
پھر اچانک عمران کو واچ ٹرانسمیٹر سے کلائی پر ضربیں لگتی ہوئی محسوس
ہوئیں۔ عمران نے پہلے ارد گرد کا جائزہ لیا پھر ٹرانسمیٹر آن کر لیا۔
آواز اس نے دھیمی رکھی تھی تاکہ چند گز پر بھی کوئی موجود ہو تو اسے
نہ سن سکے۔

''ہیلو ہیلو۔ جے کالنگ۔ ہیلو ہیلو۔ اوور''...... دوسری جانب سے
جولیا کی آواز سنائی دی۔ اس کی آواز کے ساتھ ہلکی ہلکی مشینیں سی
چلنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

''خیریت۔ کیا وہاں ہوا کا طوفان آیا ہوا ہے یا پھر تم لوگ
بھاگ رہے ہو۔ اوور''...... عمران نے چونکتے رہتے ہوئے انتہائی
آہستگی سے پوچھا۔

''ہم موٹر سائیکلوں پر سفر کر رہے ہیں۔ اوور''...... جولیا نے
کہا۔

''اوہ۔ وہ کیوں۔ اوور''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''ہم خطرے میں گھر گئے تھے۔ اس لئے ہمیں وہاں سے فوراً
نکلنا پڑا۔ اوور''...... جولیا نے کہا وہ جان بوجھ کر عمران کا نام نہیں
لے رہی تھی اور اس نے اپنا نام بھی صرف جے ہی لیا تھا۔

''ہوا کیا تھا۔ مجھے تفصیل بتاؤ۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

"یہاں دو کسانوں نے ہمیں دیکھ لیا تھا۔ اس کے بعد ہمارے پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں رہ گیا تھا کہ ہم وہاں سے روانہ ہو جائیں"...... جولیا نے کہا اور سارا واقعہ دوہراتی چلی گئی۔

"ٹھیک ہے۔ تم لوگوں نے بہت اچھا کیا جو روانہ ہو گئے ہو اب کہیں رکے بغیر آگے بڑھتے رہو۔ میں بھی اسی لائن میں ہوں جہاں سے تم آ رہے ہو۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"بہت بہتر۔ لیکن تم ہو کہاں۔ اوور"...... جولیا نے کہا۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ لائن کا مطلب برساتی نالہ ہی تھا۔

"تم بس اسی طرح آگے بڑھتے رہو۔ میں تمہیں مل جاؤں گا۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"لیکن تم تو ایس کے ساتھ ہوائی گھوڑے پر گئے تھے پھر تم زمین پر کیا کر رہے ہو۔ اوور"...... جولیا کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"ہوائی گھوڑے پر حملہ ہوا تھا اور وہ سہراب کو لے کر ہمیشہ کے لئے چلا گیا ہے۔ اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ کیا تم ٹھیک ہو۔ اوور"...... جولیا نے بے تابی سے پوچھا۔

"ٹھیک ہوں تو تم سے بات کر رہا ہوں اگر اس کے ساتھ میں نے بھی رخت سفر باندھ لیا ہوتا تو اس وقت تمہاری مجھ سے بات نہ ہو رہی ہوتی کیونکہ وہاں ایسی کوئی سہولت موجود نہیں ہے۔ اوور"۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"میرا مطلب ہے تم زخمی وغیرہ تو نہیں ہوئے"...... جولیا نے کہا۔

"زخمی تو نہیں ہوا البتہ وغیرہ کا پتہ نہیں۔ یہ تم خود آ کر دیکھ لینا۔ اوور"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم جلد ہی تم تک پہنچ جائیں گے۔ اوور"۔ جولیا نے پوچھا۔

"ہر لمحے محتاط رہنا۔ ہوائی گھوڑے کی تباہی کے بعد یہاں ہر طرف گوشت خور گدھ پھیل گئے ہیں۔ کچھ پتہ نہیں وہ کب اور کہاں سے جھپٹ پڑیں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ ہم محتاط رہیں گے۔ اوور"...... جولیا کی آواز آئی۔

"اور کوئی بات۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ باقی باتیں ملنے پر ہوں گی۔ اوور"...... جولیا نے کہا تو عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔ پھر اس نے واچ ٹرانسمیٹر آف کیا اور اپنی جگہ چھوڑ دی۔ وہ اب بڑی تیزی سے آگے بڑھ رہا تھا۔ اس کا ذہن جولیا کی باتوں میں الجھ گیا تھا۔ ان کے ساتھ جو واقعہ پیش آیا تھا اس کے بعد آگے بڑھ کر انہوں نے عقلمندی کا ثبوت دیا تھا اگر وہ وہیں پر رکے رہتے تو خطرات انہیں گھیر لیتے اور ایسے وقت میں جبکہ سہراب بھی مارا جا چکا تھا ان کا کسی مصیبت میں گھر جانا مشکلات کا باعث بن سکتا تھا کیونکہ سہراب کی موت کے بعد وہ یہاں تنہا رہ گئے تھے۔ ایک ڈیڑھ کلو

میٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد وہ رک گیا پھر اس نے آہستہ آہستہ نالے کی دیوار کے ساتھ لگ کر چلنا شروع کر دیا جلد ہی اس نے اپنا مقصد حاصل کر لیا۔ ایک جگہ نالے کی دیوار ٹوٹی ہوئی محسوس ہوئی تھی وہ اسی ٹوٹی ہوئی دیوار کی جانب مڑ گیا یہ راستہ تھا پگڈنڈی نما راستہ۔ لوگوں نے نالہ عبور کرنے کے لئے یہ راستہ بنایا تھا نالے کے دونوں حصے کی دیواریں ٹوٹ کر ڈھلوان نما راستے میں بدل گئی تھیں۔ عمران نے نالے کے اوپر پہنچ کر دو تین لمبی لمبی سانسیں لیں اور پھر وہ اس طرف دیکھنے لگا جس طرف ہیلی کاپٹر تباہ ہوا تھا دور بہت دور آگ کے اکا دکا شعلے مختلف جگہوں پر نظر آ رہے تھے۔ عمران نے دوربین آنکھوں سے لگائی اب وہ انہیں دیکھ سکتا تھا۔ وہاں پانچ چھ جیپیں تھیں اور ان کے اردگرد بہت سے سائے حرکت کر رہے تھے۔ جیپیں شعلوں کی روشنی میں نظر آئی تھیں۔ پھر اس نے دیکھا کہ حرکت کرتے ہوئے سائے جیپوں میں سوار ہو رہے ہیں۔ کچھ دیر بعد ایک ایک کر کے جیپیں حرکت میں آ گئیں اور اسی طرف بڑھتی چلی گئیں جس طرف سے اس نے انہیں آتے ہوئے دیکھا تھا۔ گویا اس کی تلاش ختم کر دی گئی تھی۔ جب جیپوں کی روشنیاں اس کی نگاہوں سے اوجھل ہو گئیں تو وہ اطمینان بھرے انداز میں ایک پتھر پر بیٹھ گیا۔ اس کے ذہن میں سینکڑوں خیالات گردش کر رہے تھے اور وہ ان خیالات پر غور کر رہا تھا۔ جولیا اور اس کے ساتھیوں کے یہاں پہنچنے میں کچھ دیر تھی اور وہ چاہتا تھا کہ

وہ اسی جگہ ان کا انتظار کرتا رہے۔ کھلی ہوا میں وہ قدرے سکون محسوس کر رہا تھا۔ چونکہ وہ مسلسل بھاگتا رہا تھا اس لئے اسے اب پیاس محسوس ہو رہی تھی لیکن دور نزدیک ایسی کوئی جگہ نہیں تھی جہاں پانی ہو اور وہ پانی پی کر اپنی پیاس بجھا سکے۔ حلق میں پڑنے والے کانٹے پانی کا تقاضہ کر رہے تھے مگر وہ پانی لاتا کہاں سے۔ عمران نے سوچا پرشاد گڑھ یہاں سے کم از کم نوے پچانوے کلو میٹر دور تھا اور اتنی دور تک وہ پیدل چل کر ہی پہنچ سکتا تھا اور وہاں پہنچنے تک اس کی نجانے کیا حالت ہوتی۔ دن کا وقت ہوتا تو وہ آس پاس پانی تلاش کرتا مگر رات کے اس تاریک ماحول میں ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دے رہا تھا تو وہ پانی کیسے تلاش کرتا۔ اس نے پتھر سے ٹیک لگا لی۔ پیرا شوٹ اس کی کمر پر موجود تھا اور وہ اسے کسی ایسی جگہ چھوڑنا چاہتا تھا کہ جہاں سے وہ پولیس یا ملٹری انٹیلی جنس کے ہاتھ نہ لگ سکے۔ اگر ان میں سے کسی کے ہاتھ یہ لگ جاتا تو وہ فوری طور پر سمجھ لیتے کہ کوئی پیرا شوٹ سے ہیلی کاپٹر میں سے اترا ہے۔ پس پھر وہ پوری تندہی سے اس کی تلاش شروع کر دیتے اور یہ بات ان کے مشن کے لئے بے حد نقصان دہ ثابت ہوتی۔ میزائل اسٹیشن کے وہ بے حد نزدیک پہنچ چکا تھا۔ اس کا ارادہ تھا کہ اس کے ساتھی آ گئیں گے تو وہ ان کے ساتھ وال سرکل میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر میزائل اسٹیشن کو تباہ کر دے گا لیکن مسئلہ یہ تھا کہ اس کے پاس

سوائے ایک سائیلنسر لگے ریوالور کے اور کوئی اسلحہ نہ تھا۔ طاقتور اسلحہ اسے سہراب نے ہی مہیا کرنا تھا جبکہ سہراب ہلاک ہو چکا تھا اور اب وہ یہاں سے واپس جاتا تو اسے بہت دیر لگ سکتی تھی۔ واپسی پر حالات نجانے کیسے ہوتے اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ وال سرکل میں داخل ہو پاتا یا نہیں۔ وہ سوچتا رہا۔ پھر اچانک عمران کسی زخمی بھیڑیے کی طرح چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اس کی چھٹی حس اسے بار بار خطرے سے آگاہ کر رہی تھی اس نے بے حد احتیاط سے کمر پر موجود پیرا شوٹ کھول دیا اور چوکنے انداز میں زمین پر رینگنے لگا۔ لیکن چند فٹ ہی رینگا ہو گا کہ کوئی اس پر آ پڑا۔ وہ سانپ ہی کی طرح پلٹا تھا۔ ایک لمبا تڑنگا آدمی اس کے سامنے تھا۔ عمران تیزی سے پیچھے ہٹا اور تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ سائے نے ایک بار پھر عمران پر چھلانگ لگائی لیکن اس بار عمران ہوشیار تھا۔ جیسے ہی سائے نے عمران پر چھلانگ لگائی عمران بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ پر ہو گیا اور سایہ جیسے ہی اس کے قریب آیا۔ عمران تیزی سے گھوما۔ اس کے دونوں ہاتھ حرکت میں آئے اور اس نے سائے کی یکلخت گردن دبوچ لی۔ اس سے پہلے کہ سایہ کچھ کرتا عمران نے اپنے جسم کا زور لگا کر سائے کو گردن سے پکڑ کر زور سے جھٹکا دیا تو سائے کا جسم اس کے اوپر سے ہوتا ہوا پیچھے دیوار سے ٹکرایا۔ وہ دیوار سے ٹکرا کر گرا ہی تھا کہ عمران نے الٹی قلابازی لگائی اور ٹھیک اس کے سر پر پہنچ گیا۔ سایہ دیوار سے

ٹکرانے کے باوجود حیرت انگیز انداز میں اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا اسی لمحے عمران کی ٹانگ حرکت میں آئی اور فضاء میں چیخ کی آواز ابھری۔ عمران کی ٹانگ نے ایک بار پھر حرکت کی اور سایہ اس کے پیروں کے پاس بے ہوش ہوتا چلا گیا۔ عمران نے اسے چیخنے کا زیادہ موقع نہیں دیا تھا۔

عمران نے ادھر ادھر دیکھا لیکن اسے وہاں اور کوئی دکھائی نہ دیا۔ یہ آدمی نجانے اس طرف اچانک کہاں سے آ گیا تھا۔ عمران نے وہاں کسی اور کو موجود نہ پا کر بے ہوش آدمی کو اٹھایا اور اسے کاندھے پر ڈال کر جھکے جھکے انداز میں ایک بار پھر نالے کی طرف بھاگ پڑا۔ نالے میں آ کر اس نے اس آدمی کو نیچے لٹا دیا۔ اس آدمی کے کاندھے پر مشین گن تھی۔ عمران نے اس کے کاندھے سے مشین گن اتار کر ایک طرف رکھی اور اس کی تلاشی لینے لگا۔ اس آدمی کے پاس ایک شکاری چاقو، مشین گن کے میگزین اور ایک ریوالور تھا۔ اس آدمی کے پاس ایک تھرماس بھی تھا۔ عمران سمجھا کہ اس تھرماس میں پانی ہو گا۔ اس نے تھرماس کا ڈھکن کھولا لیکن دوسرے لمحے اس کے چہرے پر انتہائی ناگواری کے تاثرات پھیل گئے۔ تھرماس کھلتے ہی اس میں سے شراب کی بو کا تیز بھبکا سا نکلا تھا۔ عمران نے غصے سے تھرماس دور اچھال دیا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے بے ہوش آدمی کی پتلون کی بیلٹ کھولی اور اسے سائیڈ کے بل لٹا دیا اور پھر وہ بیلٹ سے اس کے دونوں ہاتھ

باندھنے لگا۔

اس آدمی کو باندھنے کے بعد عمران نے مشین گن اٹھائی اور تیزی سے نالے سے باہر نکل آیا۔ وہ احتیاطاً ایک بار پھر باہر کا جائزہ لینا چاہتا تھا۔ باہر آ کر اس نے دونوں اطراف کا جائزہ لیا۔ سامنے ہر طرف گھاس پھونس اور بڑے بڑے پودے پھیلے ہوئے تھے اس لئے وہ زیادہ دور تک نہ دیکھ سکتا تھا۔ عمران کچھ سوچ کر ایک ٹیلے کی طرف بڑھا اور پھر وہ تیزی سے اس ٹیلے پر چڑھتا چلا گیا۔ ٹیلہ زیادہ اونچا تو نہیں تھا لیکن اس کی چوٹی پر پہنچ کر عمران ارد گرد کے ماحول کا آسانی سے جائزہ لے سکتا تھا۔ چوٹی پر آتے ہی وہ یہ دیکھ کر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا کہ نالے سے چند فرلانگ کے پاس چند مسلح افراد موجود تھے جو ٹارچیں روشن کئے جھاڑیوں اور پودوں کو کنگھال رہے تھے۔ وہ اس طرف کب پہنچے تھے عمران کو ان کی آمد کا علم ہی نہ ہو سکا تھا۔ حملہ آور شاید ان میں سے ہی ایک تھا جو اس طرف آ گیا تھا اور پھر اس نے عمران کو دیکھ کر اس پر اچانک حملہ کر دیا تھا۔

ٹارچیں روشن کرنے والے مسلح افراد اس طرف آنے کی بجائے آگے ہی آگے بڑھے جا رہے تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے انہوں نے یہ علاقہ پہلے ہی چیک کر لیا ہو اور اب وہ آگے جا کر چیکنگ کرنا چاہتے ہوں۔ انہیں دور جاتے دیکھ کر عمران نے اطمینان کا سانس لیا اور پھر وہ ٹیلے سے اتر آیا۔ ٹیلے سے اترتے ہی وہ تیزی سے

نالے کی طرف بھاگا جہاں اس نے بے ہوش آدمی کو چھوڑا تھا۔

جب وہ نالے میں داخل ہوا تو اسے اس آدمی کے کراہنے کی آوازیں سنائی دیں۔ شاید اسے ہوش آ رہا تھا۔ عمران فوراً اس کے سر پر پہنچ گیا۔ اس نے جیب سے شکاری چاقو نکال کر کھول لیا جو اسے اس آدمی کے لباس کی جیب سے ملا تھا۔ وہ ہوش میں آیا ہی تھا کہ عمران نے شکاری چاقو کی نوک اس کی گردن سے لگا دی۔

"اگر حلق سے معمولی سی بھی آواز نکلی تو تمہاری گردن کاٹ دوں گا"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو وہ آدمی اٹھتے اٹھتے دوبارہ لیٹ گیا۔

"تت تت۔ تم۔ کون ہو تم"...... اس آدمی نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

"تمہاری موت"...... عمران غرایا۔

"لل لل۔ لیکن۔ میں میں......" اس نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اپنا نام بتاؤ۔ جلدی"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"باب۔ میرا نام باب ہے"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"کیا تمہارا تعلق ملٹری انٹیلی جنس سے ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں"...... باب نے جواب دیا۔

"ملٹری انٹیلی جنس کے کس سیکشن میں کام کرتے ہو"...... عمران

نے پوچھا۔

"سیکشن فائیو۔ میرا تعلق سیکشن فائیو سے ہے"...... باب نے کہا۔

"کون ہے سیکشن فائیو کا انچارج"...... عمران نے اس کی گردن پر شکاری چاقو کی نوک چبھوتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بدستور سرد ہی تھا۔

"میجر سنگھ۔ سیکشن فائیو کا انچارج میجر سنگھ ہے"...... باب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ میزائل اسٹیشن پر ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ وہ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل ناگیش کے ساتھ میزائل اسٹیشن پر ہی رہتا ہے"...... باب نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا کرنل ناگیش بھی یہیں ہوتا ہے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ ملٹری انٹیلی جنس کا مین ہیڈ کوارٹر یہیں ہے اس لئے وہ بھی یہیں ہوتا ہے"...... باب نے کہا۔

"ہونہہ۔ یہ بتاؤ کہ آس پاس اور کتنے مسلح افراد ہیں جو مجھے تلاش کر رہے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"دس افراد ہیں۔ کیا تم اس ہیلی کاپٹر میں تھے جسے میزائل اسٹیشن سے ہٹ کیا گیا تھا"...... باب نے کہا۔

"مجھ سے سوال مت کرو۔ جو پوچھوں صرف اس کا جواب دو

ورنہ......" عمران نے چاقو کی نوک مزید اس کی گردن میں چبھو کر کہا تو اس کے حلق سے بے اختیار سسکی سی نکل آئی۔ نوک اس کی گردن میں اتر گئی تھی اور اس کی گردن سے خون کی ایک پتلی سی لکیر نکل آئی تھی۔

"ٹھیک۔ ٹھیک ہے۔ میں کوئی سوال نہیں کروں گا"...... باب نے ہکلا کر کہا۔

"گڈ۔ اب بتاؤ کہ میزائل اسٹیشن کی حفاظت کے کیا انتظامات ہیں اور وہاں فورس کی تعداد کتنی ہے"...... عمران نے کہا۔

"میزائل اسٹیشن کی حفاظت کے انتظامات کے بارے میں میجر سنگھ اور کرنل ناگیش کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ میں صرف اتنا بتا سکتا ہوں کہ وہاں سائنسی حفاظتی انتظامات ہیں جو بے حد سخت اور خطرناک ہیں۔ کوئی بھی غیر متعلق آدمی میزائل اسٹیشن کی طرف جانے کی کوشش کرے گا تو وال سرکل میں چھپی ہوئی موت اچانک اس کے سامنے آ جائے گی اور وہ ایک لمحے سے بھی کم وقفے میں بھیانک موت کا شکار ہو جائے گا اور اندر مسلح افراد کی بھی کوئی کمی نہیں ہے"...... باب نے جواب دیا۔

"میزائل اسٹیشن زمین سے باہر عمارت میں بنایا گیا ہے یا زمین کے نیچے"...... عمران نے اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

"زمین کے نیچے۔ اس تک تمہارا پہنچنا ناممکن ہے۔ تمہارے لئے بہتر ہے کہ مجھے زندہ چھوڑ دو اور یہاں سے واپس چلے جاؤ۔

میرے ساتھی اس طرف آ گئے تو وہ تمہیں زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ تم یہاں ہر طرف سے موت کے گھیرے میں ہو"...... باب نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ اچھا مشورہ ہے تمہارا۔ غور کروں گا"...... عمران نے کہا۔

"غور مت کرو عمل کرو ورنہ پچھتاؤ گے"...... باب نے کہا۔

"ٹھیک ہے عمل بھی کروں گا پہلے تم یہ بتاؤ کہ وال سرکل میں کرنل ناگیش کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں پتہ"...... باب نے اس بار غرا کر کہا۔ وہ شاید اب کافی حد تک سنبھل چکا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ تب پھر میں تمہیں ہلاک کر دیتا ہوں کیونکہ میں ناکارہ آدمیوں کو زندہ چھوڑنے کا عادی نہیں ہوں"...... عمران نے غرا کر کہا اور چاقو کی نوک مزید اس کی گردن میں گھسا دی۔ باب کے حلق سے اب ہلکی ہلکی درد بھری کراہیں نکلنے لگیں۔

"تم۔ تم ایسا نہیں کرو گے"...... باب نے جلدی سے کہا۔

"کیوں"...... عمران نے پوچھا۔

"میں تمہیں سب کچھ بتا چکا ہوں اور اب میرے پاس تمہیں بتانے کے لئے اور کچھ نہیں ہے"...... باب نے کہا۔

"ابھی تمہارے پاس بتانے کے لئے بہت کچھ ہے۔ تمہارے لئے یہی بہتر ہو گا کہ میں جو پوچھ رہا ہوں مجھے ان کے جواب دے دو ورنہ مجھے تمہاری گردن دھڑ سے الگ کرنے میں زیادہ محنت

نہیں کرنی پڑے گی"...... عمران نے سفاکی سے کہا تو باب یکبارگی کانپ کر رہ گیا۔

"نہیں۔ تم ایسا نہیں کر سکتے"...... باب نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"چلو نہیں کرتا مگر تمہیں وہ سب کچھ بتانا ہو گا جو میں جاننا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔ بات کرتے کرتے عمران کا لہجہ سرد اور سفاک ہو گیا تھا۔

"مجھے کچھ نہیں پتہ۔ میں کچھ نہیں بتاؤں گا"...... باب نے کہا۔ دوسرے لمحے وہ بری طرح سے تڑپ کر رہ گیا۔ عمران نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر تیز دھار چاقو اس کی گردن سے اٹھا کر اس کے دائیں کان پر مار دیا تھا۔ کان کٹنے کی تکلیف کی وجہ سے وہ بری طرح سے تڑپ اٹھا تھا۔

"منہ بند رکھنا۔ اگر چیخے تو جان سے جاؤ گے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے باب کے منہ سے ہاتھ ہٹا لیا۔ باب کے حلق سے تکلیف سے کراہیں نکلنے لگی۔

"تت۔ تت۔ تم نے میرا کان کیوں کاٹ دیا ہے"...... اس نے تھرتھراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ابھی تو تمہارا صرف ایک کان ہی کٹا ہے۔ اب تمہارے دوسرے کان کی باری ہے۔ اس کے بعد ناک پھر گال اور پھر میں باری باری تمہاری دونوں آنکھیں بھی نکال دوں گا اس کے بعد

تمہاری آنتوں کی باری آئے گی“...... عمران نے سفاکی سے کہا تو باب بری طرح سے لرز اٹھا۔

”کک۔ کیا پوچھنا چاہتے ہو“...... باب نے ہکلا کر کہا۔

”تم یہاں کیوں آئے تھے“...... عمران نے پوچھا۔

”میں نے تمہیں اس طرف آتے دیکھ لیا تھا“...... باب نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

”کب“...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

”جب تم کسی سے باتیں کر رہے تھے۔ تم جس زبان میں باتیں کر رہے تھے وہ میری سمجھ میں نہیں آئی اس لئے دھوکہ کھا گیا تھا“...... باب نے کہا۔

”کیا مطلب“...... عمران نے پوچھا۔

”میں نالے کے اوپر موجود تھا۔ میں نے تمہاری اور ایک عورت کی آوازیں سنی تھیں۔ گو آوازیں بے حد ہلکی تھیں لیکن میں تیز کانوں سے سب کچھ سن رہا تھا۔ میں یہ سمجھا تھا کہ تم اپنے کسی ساتھی سے بات کر رہے ہو پھر کوئی تمہارے پاس سے دوسری طرف چلا گیا میں اس کے پیچھے لگ گیا مگر وہ دوسرا ایک قد آور کتا تھا تب مجھے احساس ہوا کہ تم ٹرانسمیٹر پر کسی سے بات کر رہے تھے اس احساس کے بعد میں تمہاری تلاش میں ادھر آیا تھا“...... باب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”نالے کے راستے“...... عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ نالے کے اوپر سے“...... باب نے کہا۔

”اپنے ساتھیوں کو کیا بتایا تھا تم نے“...... عمران نے پوچھا۔

”یہی کہ میں راؤنڈ لگا کر یا تو ان کے پاس پہنچ جاؤں گا یا پھر واپس چیک پوسٹ کی طرف چلا جاؤں گا“...... باب نے کہا۔

”کیوں۔ تمہاری ڈیوٹی تو ہیلی کاپٹر کے ٹکڑوں کے پاس تھی پھر تم واپس کس طرح جا سکتے ہو“...... عمران نے پوچھا۔

”حکم یہی تھا کہ ہیلی کاپٹر کے ٹکڑوں کی آگ بجھتے ہی ہم لوگ واپس پہنچ جائیں“...... باب نے کہا۔

”میزائل اسٹیشن کے اندر جانے کا کوئی راستہ چیک پوسٹوں سے ہٹ کر بھی ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”نن۔ نہیں“...... باب نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

”تم یقیناً ایسا راستہ جانتے ہو“...... عمران نے غرا کر کہا اور چاقو اس کی ناک سے لگا دیا تو وہ فوراً ہی چلا اٹھا۔

”رر۔ رر۔ رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک۔ میری ناک نہ کاٹنا“۔ باب نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

”تو پھر راستہ بتاؤ۔ جلدی“...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

”بب۔ بتاتا ہوں۔ بتاتا ہوں“...... اس نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

”چلو شروع ہو جاؤ“...... عمران نے غرا کر کہا۔

”یہاں ہم نے اپنی سہولت کے لئے ایک خفیہ راستہ بنا رکھا

ہے۔ جس کے ذریعے ہم لوگ پرشاد گڑھ آتے جاتے ہیں"۔ باب نے کہا۔

"وہ راستہ کس طرف ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"آئل ٹینکروں والی سائیڈ میں"...... باب نے کہا۔

"تفصیل سے بتاؤ"...... عمران نے کہا تو باب اسے اس خفیہ راستے کے بارے میں بتانے لگا جو انہوں نے اپنی مدد آپ کے تحت اپنی سہولت کے لئے بنایا ہوا تھا۔ یہ راستہ وال سرکل کے اندر جاتا تھا اور سیدھا میزائل اسٹیشن تک پہنچتا تھا۔ اس راستے کے بارے میں سن کر عمران کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

"کیا اس طرف بارودی سرنگیں نہیں ہیں"...... عمران نے چند لمحے توقف کے بعد پوچھا۔

"نہیں۔ وہاں سے بارودی سرنگیں ہم لوگوں نے ہٹا دی ہیں ورنہ آمدورفت جاری نہیں رہ سکتی تھی"...... باب نے کہا۔

"وہ راستہ کس لئے بنایا گیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"پرشاد گڑھ جانے آنے کے لئے"...... باب نے کہا۔

"یہ تم پہلے ہی بتا چکے ہو۔ مگر اس راستے کے بنانے کا اصل مقصد کیا ہے وہ بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"ہم لوگ پرشاد گڑھ شراب پینے یا پھر عیاشی کرنے جاتے ہیں۔ اسی لئے وہ راستہ بنایا گیا ہے تاکہ کسی آفیسر کو اس کا پتہ نہ لگ سکے"...... باب نے جھجکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"افسران اس راستے سے واقف نہیں ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"اس راستے کے بارے میں ہمارے چند ساتھی اور چند کیپٹن جانتے ہیں جو اس راستے کو استعمال کرتے ہیں اور رات کی ڈیوٹی کے دوران اس راستے سے نکل کر قصبے کے کلبوں میں جا کر شراب نوشی کرتے ہیں"...... باب نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"کتنے افراد ہیں جو اس خفیہ راستے کے بارے میں جانتے ہیں"......عمران نے پوچھا

"ستر آدمی اس سے واقف ہیں اور وہی پرشاد گڑھ آتے جاتے ہیں"...... باب نے کہا۔

"شراب نوشی کے لئے خفیہ طریقے سے جانے کی ضرورت کیوں پڑتی ہے۔ کیا چھٹی لے کر نہیں جا سکتے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ یہاں آنے والے افراد کا ایک سال بعد ٹرانسفر کر دیا جاتا ہے اور اس سال کے دوران چھٹی نہیں ملتی خواہ کسی کا کوئی عزیز مر ہی کیوں نہ جائے"...... باب نے کہا۔

"ہونہہ۔ کیا یہاں اسلحے کا ڈپو بھی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں مگر وہ زمین دوز ہے مرکزی عمارت کے بالکل نیچے"۔ باب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ انڈر گراؤنڈ میزائل اسٹیشن کہاں بنایا

گیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"آئل ٹینکروں کے سامنے والی ہماری بیرکوں کے عین نیچے ہے میزائل اسٹیشن لیکن ہماری بیرکوں کا فرش ریڈ بلاکس کا بنا ہوا ہے جسے ایٹم بموں سے بھی تباہ نہیں کیا جا سکتا"...... باب نے جواب دیا تو عمران چونک پڑا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وال سرکل میں جو عمارت ہے میزائل اسٹیشن اس عمارت سے ہٹ کر بنایا گیا ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں جو میزائل کئی ہزار میل تک مار کرنے والے ہیں وہ آئل ٹینکروں کے برابر والی بڑی بیرک کے نیچے زمین میں نصب ہیں اس بیرک کی چھت میکنیزم والی ہے جب چاہیں اسے کھولا جا سکتا ہے"...... باب نے کہا۔

"اس کا ریڈار اور کنٹرول روم کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اسی بیرک کے سامنے والی دو منزلہ عمارت میں"...... باب نے کہا۔

"آئل ٹینکروں میں کتنا تیل ہوتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"لاکھوں بیرل۔ کیوں"...... باب نے پوچھا۔

"اسلحہ خانے تک جانے کا کوئی آسان راستہ ہے"...... عمران نے اس کے کیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ وہاں سخت چیکنگ ہوتی ہے"...... باب نے کہا۔

"کنٹرول روم میں کتنے گارڈ ہوتے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"چھ سات اور وہ بھی اس کے دروازے پر"...... باب نے کہا۔

"عملہ میں کتنے افراد شامل ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"کنٹرول روم کا عملہ چالیس افراد پر مشتمل ہے"...... باب نے کہا۔

"ہونہہ۔ کنٹرول روم میں ڈیوٹی کب سے کب تک ہوتی ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"دن میں تو سب ڈیوٹی پر رہتے ہیں مگر رات کو صرف دو آپریٹر ہوتے ہیں اور وہ بھی اس فون پر جس کے ذریعے کنٹرول روم کے عملے کو پانچ منٹ کے اندر اندر ڈیوٹی پر بلایا جا سکتا ہے"...... باب نے کہا۔

"گڈ"...... عمران نے سر ہلایا۔ وہ کچھ سوچ رہا تھا۔ اس نے باب سے کرید کرید کر میزائل اسٹیشن اور اس کی سیکورٹی کے بارے پوچھنا شروع کر دیا۔ باب ایک کان کٹنے کے بعد اس قدر سہم گیا تھا کہ اس نے آسانی سے عمران کو ہر قسم کی معلومات دینی شروع کر دی تھی۔

جولیا اپنے ساتھیوں کے ساتھ موٹر سائیکلوں پر سفر کرتے ہوئے صبح پو پھٹنے کے وقت وہاں پہنچ سکی تھی جہاں عمران موجود تھا۔ عمران ان کا نالے کے اندر ہی انتظار کر رہا تھا اس نے موٹر سائیکل سواروں کو نالے میں آتے دیکھا تو اس نے ٹارچ کی روشنی سے انہیں کلیئرنس کا کاشن دینا شروع کر دیا۔ یہ ٹارچ عمران کو باب کے ہی لباس سے ملی تھی۔

عمران نے باب سے معلومات حاصل کرنے کے بعد اس کی گردن کی ہڈی توڑ کر اسے ہلاک کر دیا تھا اور یہ اتفاق ہی تھا کہ باب کی جسامت عمران جیسی تھی اس لئے عمران نے اس کا لباس اتار کر پہن لیا تھا۔

"یہ لاش"...... جولیا نے باب کی لاش دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا اور عمران مسکرا دیا۔

"یہ میرے پیچھے چلا آیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"تمہارے پیچھے"...... جولیا نے پوچھا۔

"ہاں"...... عمران نے سر ہلا کر کہا اور ان کو بتانے لگا کہ ہیلی کاپٹر کس طرح سے تباہ ہوا اور اس پر کیا کچھ گزری ہے۔

"بہت برا ہوا"...... جولیا نے کہا۔

"کس کا برا ہوا۔ میرا یا باب کا"...... عمران نے پوچھا۔

"میں سہراب کی بات کر رہی ہوں۔ وہ بے چارہ بے موت مارا گیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"کوئی بے موت نہیں مارا جاتا جولیا۔ جس کی موت آتی ہے وہی مرتا ہے کوئی دوسرا نہیں۔ سہراب کی موت آئی تھی وہ ہلاک ہو گیا"...... عمران نے کہا۔

"اس کے ہلاک ہونے سے اب ہمیں شاید بے شمار دشواریوں کا سامنا کرنا پڑے گا"...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"کون سی دشواریاں"...... صفدر نے پوچھا۔

"یہی کہ میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنے کے لئے بم کہاں سے آئیں گے اور ہم اپنے ساتھ مطلوبہ اسلحہ بھی نہیں لائے ہیں ہمارے پاس صرف ریوالور ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں اور ان میں بھی چند ہی راؤنڈ ہیں"...... خاور نے کہا۔

"کیوں کیا تم اپنے ساتھ تھیلوں میں اسلحہ بھر کر نہیں لائے"۔ عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"اسلحہ تو لائے ہیں لیکن اتنا نہیں ہے کہ ہم وال سرکل کے اندر

مسلح افراد کا کھل کر مقابلہ کر سکیں اور اس اسلحے سے میزائل اسٹیشن بھی تباہ نہیں کیا جا سکتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہونہہ۔ تو اب اسلحہ بھی حاصل کرنا پڑے گا"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے اس کے بغیر ہم کیا کر سکتے ہیں"...... جولیا نے کاندھے اچکا کر کہا۔

"پھر اب کیا پروگرام ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"ہم میزائل اسٹیشن کے اندر جائیں گے۔ پھر جو صورت حال ہو گی ویسا ہی کریں گے"...... عمران نے کہا۔

"مگر میزائل اسٹیشن میں داخل کیسے ہوں گے"...... کیپٹن شکیل نے چونک کر کہا۔

"ایک راستہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"بارودی سرنگوں سے ہٹ کر"...... جولیا نے پوچھا۔

"ہاں۔ تم میں سے پانی ہے کسی کے پاس"...... عمران نے کہا۔

"ہاں ہے۔ یہ لو"...... جولیا نے پانی کی بوتل موٹر سائیکل پر بندھے ہوئے تھیلے میں سے نکال کر عمران کو دیتے ہوئے کہا۔ عمران نے بوتل لے کر کھولی چند گھونٹ بھرے پھر بوتل واپس کر دی۔

"تم سب بھی بھوکے ہو گے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ہم نے چلنے سے پہلے بہت کچھ کھا لیا تھا۔ اس لئے

ابھی تک ہمیں بھوک نہیں لگی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اگر اتنا کچھ کھایا تھا تو تھوڑا بہت میرے لئے بھی بچا کر لے آتے"...... عمران نے مسمسی سی صورت بناتے ہوئے کہا۔

"میں اپنے ساتھ چند ایپل لایا ہوں۔ اگر کہیں تو دوں آپ کو"...... خاور نے کہا۔

"ایپل۔ وری گڈ۔ اس سے اچھا پھل اور کون سا ہو سکتا ہے جلدی دو۔ بلکہ تمہارے پاس جتنے بھی ہیں سب کے سب دے دو تاکہ میں انہیں کھا کر اپنا خالی پیٹ بھر سکوں"۔ عمران نے کہا تو خاور نے مسکراتے ہوئے اپنے تھیلے سے چند صاف ستھرے اور سرخ سرخ سیب نکال کر عمران کو دے دیئے اور عمران یوں سیب کھانا شروع ہو گیا جیسے وہ واقعی کئی روز کا بھوکا ہو۔ اسے اس طرح کھاتے دیکھ کر وہ سب مسکرانے لگے۔

"ایک تھرماس میں کافی بھی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اگر صرف رکھنے کے لئے ساتھ نہیں لائی تو ایک کپ میں دے دو مجھے"...... عمران نے کہا تو جولیا نے ہنستے ہوئے ایک ڈسپوزیبل گلاس میں اسے تھرماس سے کافی ڈال کر دے دی۔

"جگ جگ جیو اور وہ کیا کہتے ہیں۔ دودھوں نہاؤ اور پوتوں پھلو"...... عمران نے بڑے بوڑھوں کے انداز میں کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔ عمران نے سیب کھا کر کافی پی اور پھر وہ کچھ دیر ریسٹ کرنے کے لئے وہیں لیٹ گیا۔

"کیا اب یہاں ریسٹ کرنے کا ارادہ ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"ہاں۔ کھا پی کر کچھ دیر قیلولہ کرنا چاہتا ہوں۔ اگر تم میں سے کسی کو اعتراض نہ ہو تو"...... عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"ساری رات تو یہاں رہے ہو۔ کیا آرام نہیں کیا تم نے"۔ تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

"نہیں۔ ساری رات یہ میرا سر کھاتا رہا۔ مجھے اس سے جو معلومات حاصل کرنی تھیں اور اس کی باتیں ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں۔ تنگ آ کر میں نے اسے تو خاموش کر کے گہری نیند سلا دیا لیکن خود تب سے جاگ رہا ہوں جانتے ہو کیوں"...... عمران نے کہا۔

"کیوں"...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

"مجھے ڈر تھا کہ کہیں میں سو گیا تو اس کی لاش جاگ کر مجھے بھی لاش میں نہ بدل دے"...... عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"اب چلو۔ بعد میں ایک ہی بار کر لینا آرام۔ پہلے ہم وہ کام ختم کر لیں جسے پورا کرنے کے لئے آئے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"لیکن یہاں تو کوئی مولوی نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"مولوی۔ کیا مطلب۔ یہاں مولوی کا ذکر کہاں سے آ

گیا"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں ہی جلدی ہے کام ختم کرنے کی اور کام نکاح پڑھوا کر ہی ختم ہوتا ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا اسے گھور کر رہ گئی جبکہ باقی ممبران کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

"میں نکاح کرانے کی نہیں بلکہ میزائل اسٹیشن کی تباہی کی بات کر رہی ہوں۔ نانسنس"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"دیکھ میری طرف رہی ہو اور نام اپنے بھائی کا لے رہی ہو"...... عمران نے کہا۔

"بھائی کا نام۔ کیا مطلب"...... جولیا نے ایک بار پھر چونکتے ہوئے کہا۔

"آخر میں تم نے نانسنس کہا ہے۔ اور یہ نام تو......" عمران نے کن انکھیوں سے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو وہ سب کھلکھلا کر ہنس پڑے جبکہ تنویر کا منہ بن گیا۔

"یہ مجھے نہیں تمہیں نانسنس کہہ رہی ہے"...... تنویر نے غرا کر کہا۔

"لیکن میرا نام تو عمران ہے۔ اپنے پیارے بھائی کا نام یہ مجھے کیسے دے سکتی ہے۔ کیوں جولیا"...... عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"اب فضول باتیں چھوڑو اور اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ اور چلو یہاں سے"...... جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چلو بھائی۔ جورو کے ساتھ اس کا بھائی اور اس کی جیب میں ریوالور بھی ہو تو جورو کی بات فوراً مان لینی چاہئے ورنہ انجام اچھا نہیں ہوتا"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو وہ سب بھی ہنستے ہوئے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ ان کے پاس پانچ موٹر سائیکلیں تھیں۔ عمران نے ایک موٹر سائیکل سنبھالی اور پھر اس نے صفدر کو اپنے پیچھے بیٹھنے کا اشارہ کیا تاکہ جولیا اکیلی موٹر سائیکل پر سفر کر سکے۔ یہ عمران کی اعلیٰ ظرف کی علامت تھی اور پھر وہ سب وہاں سے روانہ ہو گئے۔

صبح ہو چکی تھی۔ دن کی خاصی روشنی نکل آئی تھی اور ہوا میں موجود خنکی ختم ہو گئی تھی۔ وہ تیز رفتاری سے فاصلہ طے کر رہے تھے ہر گزرتے لمحے کے ساتھ وہ میزائل اسٹیشن کے وال سرکل سے قریب تر ہوتے جا رہے تھے۔ پھر وہ اس جگہ جا پہنچے جہاں بیلی کاپٹر کا ایک ٹکڑا پڑا ہوا تھا گو اس کی آگ بجھ گئی تھی مگر اس میں اب بھی حدت موجود تھی عمران نے ان لوگوں کو رکنے کا اشارہ کیا تھا پھر اپنی موٹر سائیکل روک کر وہ اتر گیا۔ پھر اس سے پہلے کہ جولیا یا کوئی دوسرا اس سے رکنے کی وجہ پوچھتا عمران موٹر سائیکل سے اتر کر تیزی سے نالے کے اوپر چڑھتا چلا گیا۔ اوپر پہنچ کر اس نے خودرو پودوں اور گھاس کی آڑ سے دور تک کا جائزہ لیا اب وہ دائرے میں بنی ہوئی اونچی دیواروں کے پاس تھا۔ وہاں ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ باب کے کہنے کے مطابق انہوں نے اسی

نالے میں وہ خفیہ راستہ بنایا ہوا تھا جہاں سے ملٹری انٹیلی جنس کے افراد رات کے اندھیرے میں نکل کر آبادی کی طرف جاتے تھے اور کلبوں میں جا کر شراب اور منشیات کا استعمال کرتے تھے۔ عمران کچھ دیر ارد گرد کا جائزہ لیتا رہا پھر وہ واپس نالے میں اتر آیا اور وال کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ سامنے سے نالہ بند تھا۔ عمران نے نالے کے بند حصے کے قریب جا کر دائیں سائیڈ پر ہلکا سا دباؤ ڈالا تو وہاں ایک راستہ کھلتا چلا گیا۔ عمران اس راستے سے اندر داخل ہو گیا۔ اس طرف چھوٹا سا راستہ تھا جو گھوم کر وال سرکل کی دوسری طرف موجود نالے سے جا ملتا تھا۔ عمران وال سرکل کی دوسری جانب آیا اور پھر اس نے احتیاط سے نالے سے نکل کر ارد گرد کا جائزہ لیا۔ وہاں کوئی نہیں تھا۔ وال سرکل کے اندر کا حصہ بھی گھنی جھاڑیوں اور خودرو پودوں سے بھرا ہوا تھا۔ عمران نے اطمینان کا سانس لیا اور نالے میں اتر کر واپس اپنے ساتھیوں کے پاس آ گیا۔ اس نے ایک بار پھر موٹر سائیکل سنبھالی اور پھر وہ اپنے ساتھیوں سمیت وال سرکل کے اندر بنے ہوئے خفیہ راستے سے گزر کر نالے کی دوسری طرف پہنچ گیا۔ چونکہ میزائل اسٹیشن وال سرکل سے پچاس کلو میٹر دور تھا اس لئے انہوں نے موٹر سائیکلیں تیزی سے نالے میں دوڑانی شروع کر دیں اور پھر جب اس کے اندازے کے مطابق میزائل اسٹیشن وہاں سے چند کلو میٹر دور رہ گیا تو اس نے ایک بار پھر موٹر سائیکل روک لی اور اپنے ساتھیوں کو

نالے میں چھوڑ کر دوربین لے کر نالے سے نکل گیا اور پھر وہ جھاڑیوں کی اوٹ لیتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ دور تک عمران کو کوئی نظر نہیں آیا تھا۔ابھی وہ میزائل اسٹیشن کے اتنے قریب نہیں پہنچے تھے کہ وہاں چلتے پھرتے آدمی دوربین کے بغیر نظر آتے۔ اس نے دوربین آنکھوں سے لگائی اور اپنے اردگرد کا جائزہ لینے لگا پھر یہ اطمینان کر کے کہ آس پاس کوئی دشمن نہیں ہے اس نے دوربین کا رخ میزائل اسٹیشن کی جانب گھما دیا اور جائزہ لینے لگا۔ سامنے ایک وسیع و عریض عمارت تھی جہاں ہر طرف مسلح افراد دکھائی دے رہے تھے۔ عمارت کے اردگرد مسلح افراد سے بھری جیپیں بھی حرکت کر رہی تھیں۔ اچھی طرح جائزہ لینے کے بعد وہ نیچے اترنے لگا کہ اچانک اسے کوئی خیال آیا اور تو نیچے اترتے اترتے رک گیا پھر اس نے دوربین ایڈجسٹ کی اور آئل ٹینکروں کو تلاش کرنے لگا۔ وہاں بیرکس بھی تھیں جن کے نیچے میزائل اسٹیشن بنایا گیا تھا۔ جلد ہی وہ اسے نظر آ گئے۔ وہ چار بڑے بڑے ٹینکر تھے۔ ان چاروں ٹینکروں پر خیالا کلر کرنے کی بجائے سبز رنگ کیا ہوا تھا جس کی وجہ سے وہ گھاس خودرو پودوں اور درختوں ہی کا ایک حصہ نظر آ رہے تھے اور انہیں دور سے اور آسانی سے نہیں دیکھا جا سکتا تھا۔ وہاں موجود عمارت بھی سبز رنگ کی تھی۔ عمارت کے اندر سرچ ٹاور بھی تھے جہاں بڑی بڑی سرچ لائٹس نصب تھیں۔ سرچ ٹاورز بھی اسی رنگ کے تھے۔ آئل ٹینکروں کی لوکیشن ذہن نشین کر کے عمران نیچے اتر

آیا۔

"کوئی خاص بات"...... جولیا نے پوچھا۔

"میں سیکورٹی چیک کرنے گیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"پھر۔ کیا دیکھا"...... جولیا نے پوچھا۔

"میدان بالکل صاف ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر آگے بڑھا جائے"...... جولیا نے پوچھا۔

"یہاں سے نصف میل بعد نالہ میزائل اسٹیشن کے مخالف رخ مڑ گیا ہے بس ہم وہیں تک جا سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"چلو پھر وہیں تک چلتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں چلو"...... عمران نے کہا اور اپنی موٹر سائیکل پر جا بیٹھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس جگہ کھڑے تھے جہاں سے نالے کا رخ میزائل اسٹیشن کی مخالف سمت مڑ گیا تھا۔ یہاں پہنچ کر انہوں نے موٹر سائیکلیں نالے کی دیوار سے لگا کر کھڑی کر دیں اور اپنے اپنے تھیلے اتار کر کاندھوں پر لاد لئے۔

"اب کیا کرنا ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"میزائل اسٹیشن میں گھسنا ہے اور کیا"...... عمران نے کہا۔

"مگر کیسے"...... جولیا نے پوچھا اور عمران ان کو باب سے حاصل ہونے والی معلومات بتانے لگا وہ ان سب کو خفیہ راستے کے بارے میں بتا رہا تھا۔ پھر وہ کافی دیر تک ان کو یہ بھی بتاتا رہا کہ اسٹیشن میں داخل ہو کر کیا کرنا ہے۔

"ہم اسلحہ کے بغیر میزائل اسٹیشن تباہ کیسے کر سکیں گے"...... جولیا نے پوچھا۔

"یہ میں نے ابھی نہیں سوچا"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر کب سوچو گے۔ کیا وہاں اسلحہ ڈپو نہیں ہے"...... تنویر نے پوچھا۔

"ہے مگر اس تک پہنچنا خاصا مشکل کام ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر کیا ہوا۔ ہم وہاں تک پہنچنے کی کوشش کریں گے"۔ تنویر نے کہا۔

"نہیں۔ اسلحہ ڈپو کا خیال دل سے نکال دو"...... عمران نے کہا۔

"پھر۔ ہم اسے تباہ کیسے کر پائیں گے"...... صفدر نے پوچھا۔

"میرے ذہن میں ایک ترکیب ہے اگر کامیاب ہو گئے جیسا کہ امید ہے کام ہو جائے گا تو کافرستان کو ایسا سبق ضرور مل جائے گا جسے وہ زندگی بھر نہ بھول سکیں گے"...... عمران نے کہا۔

"ترکیب کیا ہے وہ"...... جولیا نے پوچھا۔

"وقت آنے پر بتا دوں گا۔ خفیہ راستے کے بارے میں بتا چکا ہوں اب اندرونی حصے کے بارے میں سن اور سمجھ لو"...... عمران نے کہا۔

"فرمائیں"...... صفدر نے کہا۔

"فرمانا نہیں بتانا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ

ان کو بتانے لگا کہ کنٹرول روم اور ریڈار کس سمت میں ہے میزائل کی بیٹریاں کس طرف ہیں اور کہاں کہاں کیا کچھ ہے تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"سر ہلانے سے بات نہیں بنے گی۔ یہ سب اچھی طرح سمجھ کر ذہن نشین کر لو۔ ممکن ہے ہر ایک کو الگ الگ مشن کی تکمیل کے لئے کام کرنا پڑے"...... عمران نے کہا۔

"سب کچھ سمجھ لیا ہے مگر یہ سمجھ میں نہیں آیا کہ ہم میزائل اسٹیشن کو تباہ کیسے کریں گے اسے تباہ کرنے کے لئے اور کچھ نہیں تو ہمارے پاس ڈائنا مائٹس تو ہونے چاہئیں"...... جولیا نے کہا۔

"ڈائنا مائٹس کے بغیر بھی ہم میزائل اسٹیشن کو تباہ کر سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"ڈائنا مائٹس کے بغیر۔ وہ کیسے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میزائل اسٹیشن کے قریب ہی چار بڑے بڑے آئل ٹینکر موجود ہیں اور وہ پورے میزائل اسٹیشن کو جہنم زار بنانے کے لئے کافی ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا آئل ٹینکر تباہ کئے جائیں گے"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"ہونہہ۔ آپ سمجھی نہیں۔ عمران کے کہنے کا مطلب ہے کہ آئل ٹینکرز تباہ کر کے ہم خود بھی میزائل اسٹیشن کے ساتھ ہی اس آگ

میں جل مریں"...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

"تنویر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ آئل ٹینکروں کے بلاسٹ ہونے سے ہر طرف آگ ہی آگ پھیل جائے گی اور اگر ہم اس آگ کی زد میں آ گئے تو پھر ہمارا ابھی یہاں سے زندہ بچ کر نکل جانا ناممکن ہو جائے گا"...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ جب ایسا وقت آئے گا تو دیکھا جائے گا۔ فی الحال میرے ساتھ چلو اور خود کو گھاس کے اندر چھپا کر رکھو"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"کس طرف چلنا ہے"...... جولیا نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ عمران کے ذہن میں ضرور کوئی خاص پلان ہے جو وہ ابھی انہیں بتانا نہیں چاہتا ہے اور عمران جب بھی اس طرح سنجیدگی سے کوئی بات کرتا ہے تو اس کے ذہن میں بہت کچھ موجود ہوتا ہے جو نہ صرف ان کے مفاد میں ہوتا ہے بلکہ ملک دشمن عناصر کی تباہی کے لئے بھی سازگار ہوتا ہے۔

"آئل ٹینکروں کی طرف"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"دن کی روشنی میں ہم آسانی سے دیکھے جا سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"احتیاط سے چلو گی تو کوئی نہیں دیکھ سکے گا"...... عمران نے کہا۔

"ہم جھاڑیوں اور خودرو پودوں میں کرالنگ کرتے ہوئے

آسانی سے آگے بڑھ سکتے ہیں۔ جھاڑیاں کافی گھنی ہیں جو ہمیں ٹاور پر موجود محافظوں کی نظروں میں بھی آنے سے بچا سکتی ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے عمران کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ میرا خیال ہے تم سب کو ابھی یہیں رکنا چاہئے"۔ عمران نے کچھ سوچ کر کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

"کیوں۔ اب کیا ہوا"...... جولیا نے حیرت سے کہا۔

"فی الحال میں تنہا جاؤں گا"...... عمران نے کہا۔

"مگر تم اکیلے کیوں جانا چاہتے ہو"...... جولیا نے پوچھا۔

"وہاں چاروں طرف بارودی سرنگیں بچھی ہوئی ہیں اور یہ ممکن ہے کہ باب نے غلط بیانی سے کام لیا ہو میں اصل راستہ ٹریس کر کے تمہیں کاشن دے دوں گا تب تم چلے آنا اور اگر میں کسی خطرے میں پھنس گیا اور تمہیں کاشن نہ دے سکا تو تم اس بات کے لئے آزاد ہو گے کہ میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنے کے لئے تمہیں کیا کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ تم خود کو قربانی کا بکرا بنانا چاہتے ہو"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"میں نہیں تو کسی اور کو بننا پڑے گا اس لئے میں کیوں نہ بن جاؤں"...... عمران نے کہا۔

"تمہاری جان دوسروں کے مقابلے میں زیادہ قیمتی ہے"۔ جولیا

نے کہا۔

"کیوں مذاق کر رہی ہو"...... عمران نے ہنس کر کہا۔

"نہیں مس جولیا ٹھیک کہہ رہی ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"اس کام کے لئے میں تیار ہوں میں اندر جاؤں گا"...... تنویر نے کہا۔

"لیکن میں اس کی اجازت نہیں دوں گا"...... عمران نے کہا۔

"اور میں تمہیں اکیلے نہیں جانے دوں گی"...... جولیا نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"تو کیا سب کو ایک ساتھ لے چلوں تاکہ سب دشمنوں کے ایک ہی وار میں ہلاک ہو جائیں"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"نہیں سب سے آگے میں جاؤں گی اور بعد میں دوسرے"۔ جولیا نے کہا۔

"لگتا ہے تمہیں بی مینڈکی کی طرح خواہ مخواہ کا زکام ہو گیا ہے"...... عمران نے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔

"نہیں عمران تم تنہا اندر نہیں جاؤ گے"...... جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔

"احمقوں والی باتوں میں وقت ضائع مت کرو جس طرح میں نے کہا ہے اسی طرح آگے بڑھو"...... عمران نے غرا کر کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اسے ہونٹ بھینچتے دیکھ کر عمران کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

مسلح افراد کی بیرکوں کے سامنے ایک چھوٹے سے میدان میں چار آئل ٹینکر موجود تھے جو ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ کھڑے تھے۔ میدان لمبی اور بڑی بڑی گھاس سے بھرا ہوا تھا۔ عمران نے وہاں پہنچ کر اپنے ساتھیوں کو کاشن دے دیا تھا جس کے نتیجے میں وہ سب جلد ہی اس کے پاس پہنچ گئے تھے اور اب وہ آئل ٹینکروں سے کچھ فاصلے پر موجود لمبی لمبی گھاس میں لیٹے ہوئے تھے۔ آئل ٹینکروں اور بیرکوں کے گرد خار دار باڑ لگی ہوئی تھی جو کافی اونچی ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بڑے دائرے کی شکل میں دور تک پھیلی ہوئی تھی۔ وہ اس باڑ کو عبور کئے بغیر نہ تو میدان میں داخل ہو کر آئل ٹینکروں تک پہنچ سکتے تھے اور نہ بیرکوں کی طرف جا سکتے تھے۔

عمران آئل ٹینکروں کے قریب خار دار تاروں کی باڑ کا جائزہ لے رہا تھا۔ باب نے اسی جگہ سے راستہ بتایا تھا جو میزائل اسٹیشن تک جاتا تھا اور عمران سوچ رہا تھا کہ اگر یہاں کوئی خفیہ راستہ ہے

جس سے آمدورفت ہوتی ہے تو یقیناً راستے کا نشان ضرور بنا ہوا ہو گا۔ گھاس پھونس کچلا ہوا نظر آنا چاہئے۔ کافی دیر کی تلاش کے بعد مایوس ہو کر اس نے نفی میں سر ہلایا اور دوربین آنکھوں سے ہٹا لی۔

"کیا ہوا تمہارا چہرہ کیوں اترا ہوا ہے کیا تمہیں خفیہ راستہ نہیں ملا"...... جولیا نے اس کے چہرے کے تاثرات دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں"...... عمران نے کہا اور کچھ سوچنے لگا۔

"اس کا مطلب یہ ہوا کہ باب نے غلط بیانی کی تھی"...... خاور نے کہا۔

"ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا"...... عمران نے سوچتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب"...... جولیا نے پوچھا۔

"میں ذرا آس پاس کا آگے بڑھ کر جائزہ لے لوں اس کے بعد ہی کچھ کہہ سکوں گا"...... عمران نے آئل ٹینکروں کی ایک سمت دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیوں نا ہم سب مل کر راستہ تلاش کریں"...... نعمانی نے کہا۔

"تاکہ تم سب آسانی سے سرچ ٹاورز پر موجود گارڈز کی نظروں میں آ جاؤ اور ان کی مشین گنوں کی گولیوں کا نشانہ بن جاؤ"۔ عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"کیا مطلب"...... صفدر نے چونک کر کہا۔

"کیا تم اتنا نہیں سوچ سکتے کہ جب نو افراد مختلف اطراف میں

حرکت کریں گے اور گھاس دبتی ابھرتی نظر آئے گی تو گارڈز فوراً چوکنے ہو جائیں گے اور ہماری یہاں موجودگی ظاہر ہو جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"اوہ"...... صفدر کے منہ سے نکلا۔ بات ایک حد تک ٹھیک تھی۔

"تم لوگ میری واپسی تک یہیں ٹھہرو گے"...... عمران نے کہا اور گھاس اور جھاڑیوں میں رینگتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ وہ سرچ ٹاورز کی طرف خاص طور پر نظر رکھ رہا تھا تاکہ سرچ ٹاورز پر موجود گارڈز اسے نہ دیکھ سکیں۔ باب نے اسے جس راستے کے بارے میں بتایا تھا عمران رینگتا ہوا اسی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا اور پھر اپنے اندازے سے وہ ٹھیک اس جگہ جا پہنچا جہاں پر گھاس جگہ جگہ سے کچلی ہوئی تھی۔ یہ گھاس آئل ٹینکروں سے لے کر سامنے حد نگاہ تک ایک لائن کی شکل میں کچلی ہوئی دکھائی دے رہی تھی اور اگر وہ اتنے قریب سے نہ دیکھتا تو اس کا پتہ بھی نہیں چل سکتا تھا کیونکہ لمبی لمبی گھاس کچلی ہوئی گھاس والی جگہ پر بھی ہوا کے جھونکوں کے ساتھ لہرا رہی تھی اور یہی وجہ تھی کہ دور سے دیکھنے پر اسے یہ راستہ نظر نہیں آسکا تھا عمران اس راستے کو اچھی طرح دیکھتا ہوا آگے بڑھنے لگا دور ایک جگہ تیل کے داغ بھی نظر آئے تھے ایسا لگا تھا جیسے کوئی گاڑی خاصی دیر تک وہاں رکی رہی ہے اور اس کا لیک ہونے والا آئل ایک ہی جگہ گرتا رہا ہے اچھی طرح مطمئن ہونے کے بعد عمران پلٹ گیا۔

"کیا ہوا۔ خفیہ راستے کا کچھ پتہ چلا۔ یا نہیں"...... جولیا نے اس کی طرف دیکھ کر بے تابی سے پوچھا۔

"ہاں۔ آؤ میرے ساتھ"...... عمران نے کہا۔ پھر وہ مڑا اور اسی طرف بڑھنے لگا جہاں راستہ دیکھا تھا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے احتیاط سے رینگتے چلے گئے۔

"میں اندر جاؤں گا اور تم لوگ یہاں رک کر میری کال کا انتظار کرو گے"...... عمران نے کہا۔

"کب تک"...... جولیا نے پوچھا۔

"جب تک میں اندر آنے کے لئے نہ کہوں"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"لیکن اگر تم کسی مصیبت میں پھنس گئے تو"...... جولیا نے خدشہ ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

"اس صورت میں بھی میں تمہیں کاشن دے کر مطلع کر دوں گا۔ اس لئے میری فکر کرنے کے بجائے آس پاس کا خیال رکھو"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... جولیا نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ راستے کے دونوں سمت کی ابھری ہوئی گھاس اس کے لئے سائبان کا سا کام کر رہی تھی۔ خاردار تاروں کے پاس پہنچ کر وہ رک گیا۔ اسے باب نے جو معلومات فراہم کی تھیں وہ ابھی تک صحیح تھیں۔ زمین کے اس حصے میں کوئی بارودی سرنگ نہ تھی۔ اگر

وہاں بارودی سرنگیں ہوتیں تو ان میں سے شاید ہی کوئی یہاں تک پہنچ سکتا تھا۔

تاروں کی باڑ کے دوسری جانب بھی خار دار تار موجود تھے۔ تاروں کی کئی باڑیں تھیں یہاں پر اور میزائل اسٹیشن تک آخری تاروں کی باڑ کے ستونوں تک گھاس اور پودے موجود تھے اور اس جگہ گھاس اور پودے بہت زیادہ لمبے اور گھنے تھے عمران اندر داخل ہو کر آسانی سے خود کو چھپا سکتا تھا۔ عمران چند لمحے سوچتا رہا پھر اللہ کا نام لے کر اس نے تاروں کی باڑ پر ہاتھ رکھا اور مسکرا دیا یہاں تاروں میں کرنٹ نہیں تھا اور تار کٹے ہوئے تھے اور ان میں تھوڑا سا جوڑ لگا کر کٹے ہوئے تار سے ایک بل کے ذریعے جوڑا ہوا تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ آبادی کی طرف شراب اور منشیات کے استعمال کے لئے میزائل اسٹیشن سے نکل کر باہر آنے والے افراد اسی راستے سے آتے جاتے تھے اور ایک جیپ بھی اسی جگہ سے لائی اور لے جائی جاتی تھی۔ اوپر سے نیچے تک چھ تار کٹے ہوئے تھے اور یہ اتنی بڑی جگہ تھی کہ ایک جیپ آسانی سے آ اور جا سکتی تھی۔ عمران نے احتیاط سے دو تاروں کو کھولا اور اندر پہنچ کر انہیں دوبارہ اسی طرح جوڑ دیا۔ اسی طرح تار کھولتا اور لگاتا ہوا وہ آخری باڑ تک پہنچ گیا۔ اب یہاں سے آئل ٹینکروں تک جانے کا مسئلہ تھا اور یہاں سے آئل ٹینکروں تک جانا ایک مشکل مرحلہ نظر آ رہا تھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ درمیان میں خاصہ بڑا میدانی حصہ

تھا اور اس حصے میں سرچ ٹاورز پر موجود مسلح آدمی اسے دیکھ سکتے
تھے۔ عمران وہاں چھپا سرچ ٹاور پر موجود مسلح افراد اور آئل ٹینکروں
کے ارد گرد موجود مسلح افراد کا جائزہ لینے لگا وہ ان کی ایک ایک
حرکت کو بغور دیکھ رہا تھا اچانک اس کی آنکھیں چمکنے لگیں اسے
اندر جانے کا راستہ سوجھ گیا تھا۔ آئل ٹینکروں کی حفاظت اور ان پر
نظر رکھنے کے لئے وہاں ایک ہی سرچ ٹاور تھا اور اس سرچ ٹاور پر
عمران کو ایک ہی آدمی دکھائی دے رہا تھا جبکہ آئل ٹینکروں کے
پاس چار مسلح افراد موجود تھے جن کی مشین گنیں ان کے کاندھوں
سے لگی ہوئی تھیں۔ سرچ ٹاورز پر موجود گارڈ کبھی کبھی نظر آتا تھا وہ
چاروں طرف کا جائزہ لیتا اور پھر اس کا چہرہ غائب ہو جاتا تھا ایسا
لگ رہا تھا جیسے وہ ٹاور پر چاروں طرف گھوم کر ہر طرف نظر رکھ رہا
ہو۔ اس بار جیسے ہی مسلح آدمی جائزہ لے کر غائب ہوا عمران اپنی
جگہ سے نکلا اور تیزی سے آئل ٹینکروں کی طرف دوڑتا چلا گیا اس
کے پیروں میں گویا بجلی بھر گئی تھی لمحوں ہی میں وہ آئل ٹینکروں کے
پاس جا پہنچا۔ آئل ٹینکر کی حفاظت کرنے والے مسلح افراد فرنٹ کی
طرف موجود تھے جبکہ عمران آئل ٹینکروں کے عقبی حصے کی طرف
دوڑا تھا۔ اس لئے سرچ ٹاور پر موجود گارڈ اور آئل ٹینکروں کی
حفاظت پر مامور افراد اسے نہ دیکھ سکے تھے۔ عمران آئل ٹینکروں
کے عقب میں پہنچ کر رک گیا اور جھاڑیوں میں دبک گیا۔ چند لمحے
اس نے توقف کیا اور پھر وہ اٹھ کر جھکے جھکے انداز میں آئل

ٹینکروں کی طرف بڑھنے لگا۔ سائیڈ پر ایک بڑا سا احاطہ دکھائی دے
رہا تھا جہاں بیرکیں بنی ہوئی تھیں۔ اس طرف خاردار تار نہیں تھے۔
عمران آہستہ آہستہ ایک جانب بڑھنے لگا یہاں ایک جانب ٹوٹی
ہوئی چوبی پیٹیاں اور کارٹن پڑے ہوئے تھے وہ ان سے آگے بڑھا
اور ایک بیرک کی طرف بڑھنے لگا اس طرف اس نے بہت سے مسلح
آدمی دیکھے تھے۔ وہ چاہتا تھا کہ کسی ایک آدمی کو پکڑ کر اس سے
کرنل ناگیش کی بیرک کے بارے میں معلوم کرے۔ باب نے
اسے بتایا تھا کہ کرنل ناگیش کا ہیڈ کوارٹر عمارت کے اندر تھا جہاں
اس نے حفاظت کے فول پروف انتظامات کرا رکھے تھے لیکن وہ
آفس سے فارغ ہونے کے بعد اس طرف آ جاتا تھا جہاں بیرکیں
بنی ہوئی تھیں۔ ان بیرکوں میں اس نے اپنے لئے بھی ایک بیرک
حاصل کر رکھی تھی جو دوسری بیرکوں سے کہیں زیادہ وسیع تھی اور وہاں
اس کی ضرورت کا تمام سامان موجود تھا۔

اس بیرک میں کرنل ناگیش نے اپنے لئے چار پانچ خدمت
گزار رکھے ہوئے تھے جو اس کے کھانے پینے اور اس کے آرام کا
پورا خیال رکھتے تھے۔ عمران نے چونکہ باب کی وردی پہن رکھی تھی
اس لئے وہ بیرکوں والے حصے میں داخل ہوا اور پھر وہ ایک بیرک
کے پیچھے سے نکل کر دوسری طرف آ گیا اور وہاں موجود مسلح افراد
کے انداز میں یوں چلنے پھرنے لگا جیسے وہ ان کا ہی ساتھی ہو۔ وہ
سب اپنے اپنے خیالوں میں مگن تھے اس لئے انہوں نے عمران کو

نہ پہچانا تھا۔

اچانک عمران کی آنکھیں چمکنے لگیں اس نے ایک مسلح آدمی کو چوبی کریٹوں کے کاٹھ کباڑ میں گھستے دیکھا۔ اس کے ہاتھوں میں کاٹھ کباڑ ہی تھا جسے وہ شاید وہاں پھینکنے آیا تھا۔ عمران فوراً اس کے پیچھے ہو لیا۔ اس آدمی کے پیچھے جانے سے پہلے عمران نے جائزہ لے لیا تھا کہ کوئی ادھر متوجہ تو نہیں تھا۔ اس آدمی نے ہاتھوں میں اٹھایا ہوا کباڑ پھینکا اور پھر جیسے ہی وہ مڑا عمران پر نظر پڑتے ہی ٹھٹھک گیا۔

"ہیلو"...... عمران نے کہا اور تیزی سے اس کے قریب آ گیا۔ اس نے جیب سے سائیلنسر لگا ریوالور نکال کر ہاتھ میں لے لیا تھا اور ریوالور والا ہاتھ اپنی کمر کی طرف کر لیا تا کہ وہ آدمی اس کے ہاتھ میں ریوالور دیکھ کر چونک نہ پڑے۔

"تم یہاں کیوں آئے ہو"...... اس آدمی نے عمران کی طرف دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیوں۔ کیا اس طرف تم ہی آ سکتے ہو اور کوئی نہیں"۔ عمران نے مسکرا کر کہا۔

"ہونہہ۔ جو پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دو۔ کیوں آئے ہو یہاں"...... اس آدمی نے جھلا کر کہا۔

"تمہاری مزاج پرسی کرنے"...... عمران نے کہا۔

"مزاج پرسی۔ کیا مطلب"...... اس آدمی نے چونک کر کہا

دوسرے لمحے اس کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ عمران نے آگے بڑھ کر ریوالور کی نال اس کے سینے سے لگا دی۔

"کک۔ کک۔ کیا مطلب ہوا اس بات کا۔ تم نے ریوالور میرے سینے سے کیوں لگایا ہے اور یہ تمہارے پاس کہاں سے آیا ہے"...... اس آدمی نے چونک کر پوچھا۔

"اس بات کو چھوڑو کہ ریوالور کہاں سے آیا۔ تم یہ دیکھو کہ ریوالور شور نہیں مچاتا اور کیا یہ تمہیں خاموشی سے ہلاک کر سکتا ہے یا نہیں"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب"...... مسلح آدمی نے غرا کر کہا۔

"مطلب یہ کہ اگر تم نے میرے سوالوں کے صحیح جواب نہ دیئے تو میں تمہیں اسی جگہ لاش میں تبدیل کر دوں گا اور بڑے آرام سے واپس چلا جاؤں گا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ مگر کیوں تم یہ غداری کیوں کر رہے ہو"...... مسلح آدمی نے کہا۔

"اس لئے کہ میں تم میں سے نہیں ہوں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"کیا۔ پھر کون ہو تم"...... مسلح آدمی نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"وہ جس کا ہیلی کاپٹر رات کو میزائل سے ہٹ کیا گیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو پھر تمہارے جسم پر یہ وردی کہاں سے آ گئی"...... اس آدمی نے کہا۔ اس کے چہرے پر ایک رنگ آ کر گزر گیا تھا۔

"اس کا پہننے والا لاش میں تبدیل ہو چکا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے اسے مار ڈالا"...... مسلح آدمی نے خوف سے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اگر تم چاہو تو میں تمہیں بھی اس کے پاس پہنچا سکتا ہوں۔ بولو پہنچا دوں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"نن نن۔ نہیں نہیں۔ مجھے مت مارو۔ میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے"...... اس آدمی نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر زندگی پیاری ہے تو میں تم سے جو پوچھوں مجھے ہر بات کا سچ میں جواب دینا۔ جھوٹ بولو گے تو ریوالور کا ٹریگر دب جائے گا اور پھر تم مجھ سے گلہ بھی نہیں کر سکو گے کہ میں نے تمہیں موقع نہیں دیا"...... عمران نے کہا۔

"کک۔ کک۔ کیا پوچھنا چاہتے ہو تم مجھ سے"..... اس آدمی نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلے اپنا نام بتاؤ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ماسکر۔ میرا نام ماسکر ہے"...... اس آدمی نے ہکلا کر کہا۔

"کرنل ناگیش کی رہائش گاہ کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"سامنے والی بیرک کے عقب میں"...... ماسکر نے کہا۔

"کیا وہ کوئی الگ تھلگ جگہ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں ان بیرکوں کے عقب میں دس کمروں کا ایک بلاک ہے پہلے وہ دفتر کے لئے استعمال ہوتا تھا اب کرنل ناگیش کی رہائش گاہ ہے"...... ماسکر نے کہا۔

"وہاں گارڈز ہوتے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ یہاں کس کا ڈر ہے جو گارڈ رکھے جائیں"...... ماسکر نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کرنل ناگیش کے پاس کتنے ملازم ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"صرف چار اور وہ بھی سویلین ہیں"...... ماسکر نے کہا۔

"اس وقت وہ کہاں ملے گا"...... عمران نے کہا۔

"اپنے دفتر میں"...... ماسکر نے جواب دیا۔ عمران محسوس کر رہا تھا کہ وہ اس موقع کی تاک میں ہے کہ کسی طرح عمران سے ریوالور چھین لے۔ عمران دل ہی دل میں مسکرا دیا۔

"میزائل کنٹرول روم کس طرف ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"تمہیں ان سے کیا لینا ہے"...... ماسکر نے اس بار انتہائی ناگوار لہجے میں کہا۔

"جواب دو۔ ورنہ......" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔ اس کا لہجہ اتنا ہی سرد اور سفاک تھا کہ ماسکر کپکپا کر رہ گیا۔

"اسی بیرک میں جو آئل ٹینکروں کے سامنے نظر آ رہی

ہے"...... ماسکر نے ہکلا کر کہا۔

"ریڈار اور کنٹرول روم کس طرف ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"تت، تت۔ تم مجھے کرنل ناگیش کے ہاتھوں ہلاک کرانا چاہتے ہو کیا"...... ماسکر نے عمران کا سوال ٹال کر خوف سے لرزیدہ لہجے میں کہا۔

"کیوں۔ کرنل ناگیش تمہیں کیوں مارے گا"...... عمران نے غرا کر کہا۔

"کرنل کو جب معلوم ہوگا کہ میں نے معلومات فراہم کی ہیں تو وہ مجھے گولی سے اڑا دے گا۔ وہ ایک لمحے کے لئے رعایت نہیں کرتا"...... ماسکر نے کپکپاتے ہوئے کہا۔

"کرنل ناگیش کو معلوم ہی کیسے ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"اسے تم بتاؤ گے کیونکہ تم زیادہ دیر تک پکڑے جانے سے محفوظ نہیں رہ سکو گے"...... ماسکر نے عمران کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تو یہ خوش فہمی ہے تمہیں"...... عمران نے غرا کر کہا۔

"خوش فہمی نہیں۔ تم نے جس یونٹ کی وردی پہنی ہوئی ہے اس یونٹ کے آدمی تمہیں فوراً پہچان لیں گے جبکہ میں دوسری یونٹ کا ہوں اس لئے دھوکہ کھا کر تمہارے ہاتھوں پھنس گیا ہوں"۔ ماسکر نے کہا۔

"میں ایسا ہونے نہیں دوں گا"...... عمران نے کہا۔ ویسے یہ

پوائنٹ اسے بالکل صحیح لگا تھا یقیناً اس یونٹ کے آدمی اسے پہچان لیتے جس کی وہ وردی پہنے ہوئے تھا اس لئے اس نشان والی وردی والوں سے خود کو چھپانا تھا جو اس کی وردی پر لگا ہوا تھا۔ یہ نشان گول دائرے میں بیل کے سر کا تھا۔

"تم کچھ نہیں کر سکو گے بہتر ہے کہ میری بات مان لو"۔ ماسکر نے کپکپاتے ہوئے کہا۔

"وہ کیا"...... عمران نے پوچھا۔

"جس طرح یہاں آئے ہو اسی طرح لوٹ جاؤ میں بھی خاموش ہو جاؤں گا"...... ماسکر نے کہا۔

"اچھا"...... عمران نے کہا لہجے میں طنز تھا۔

"خاموش رہ کر میں تم پر احسان نہیں کروں گا اس طرح میں خود اپنی جان بھی بچاؤں گا"...... ماسکر نے جلدی سے کہا۔

"بہرحال تم ریڈار اور کنٹرول روم کے بارے میں بتاؤ"۔ عمران نے کہا۔

"وہ اسی بیرک کے عقب میں دوسری دو منزلہ عمارت میں ہیں"...... ماسکر نے کہا۔

"وہاں گارڈز بھی ہوتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ وہ دوپہر کے بعد لاکڈ کر دیا جاتا ہے"...... ماسکر نے کہا۔

"جھوٹ بولو گے تو ابھی ڈھیر کر دوں گا"...... عمران نے کہا۔

"میں جھوٹ نہیں کہہ رہا وہاں ایک ہفتہ پہلے تک چھ سات گارڈز ہوا کرتے تھے لیکن انہیں کرنل ناگیش نے ہٹا کر عمارت لاکڈ کرا دی ہے"...... ماسکر نے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کی وجہ"...... عمران نے پوچھا۔

"پہلے عملہ صبح سے رات دس بجے تک ڈیوٹی دیتا تھا پھر دس بجے کے بعد وہاں صرف دو آپریٹر رہ جاتے تھے اور وہ بھی اس فون پر جس سے کال کر کے ہنگامی طور پر ریڈار اور کنٹرول روم کے پورے عملے کو طلب کیا جا سکتا تھا مگر کرنل نے اس میں تبدیلی کر دی اب عملہ صرف دوپہر تک وہاں رہتا ہے پھر عمارت لاک کر دی جاتی ہے"...... ماسکر نے کہا۔

"اگر کوئی ایمرجنسی ہو جائے تو"...... عمران نے پوچھا۔

"ریڈار اور کنٹرول روم کے عملے کو طلب کرنے والے فون کا سلسلہ کرنل نے اپنی رہائش گاہ والے فون سے اٹیچ کر دیا ہے اور اب آپریٹر وہاں بیٹھتے ہیں"...... ماسکر نے کہا۔

"ہونہہ۔ تو یہ بات ہے"...... عمران نے کہا۔ اس نے سوچا کہ باب نے ایک ایک لفظ سچ بتایا تھا اس نے کوئی دھوکہ نہیں دیا تھا۔

"اب۔ مم۔ میں جاؤں"...... ماسکر نے ہکلاتے ہوئے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"ہاں جاؤ"...... عمران نے کہا اور ریوالور کی نال اس کے سینے سے ہٹا کر کنپٹی سے لگا دی۔

"کک۔ کک۔ کیا۔ مم......" اس نے بوکھلا کر کہا۔ اس کا فقرہ پورا نہیں ہوا تھا کہ عمران نے ٹریگر دبا دیا۔ ٹھک کی ہلکی سی آواز ابھری اور ماسکر تڑپے بغیر ہی لکڑی کی پیٹیوں سے ٹکرایا اور ڈھیر ہو گیا۔ عمران نے ریوالور جیب میں رکھا اور دو تین پیٹیاں اٹھا کر ماسکر کی لاش پر ڈال دیں تاکہ اگر کوئی اس طرف آئے تو اسے ماسکر کی لاش فوراً دکھائی نہ دے سکے۔ اس جگہ سے باہر آتے ہوئے عمران کو اچانک یہ خیال آیا کہ وہ ماسکر سے ایک بات پوچھنا بھول گیا ہے۔ اسے چاہئے تھا کہ وہ ماسکر سے یہ بھی معلوم کر لیتا کہ اس نے جو وردی پہنی ہوئی ہے اس کا یونٹ کس طرف رہائش پذیر ہے۔ اس طرح کم از کم اس کے ذہن میں رہتا کہ اسے کس طرف سے زیادہ چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔ بہرحال اب تو جو ہونا تھا ہو گیا تھا۔ باہر نکلنے کے بعد اس نے ایک بار پھر بیرکوں کی طرف بڑھنا شروع کر دیا۔ ابھی وہ تھوڑا ہی آگے گیا ہو گا کہ اچانک وہ چونک پڑا۔ عقب سے کسی نے اچانک اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے روک لیا تھا۔ ایک لمحے کے لئے عمران کے پورے جسم میں سنسنی سی دوڑ گئی۔ اس کا دل اچھل کر حلق یکلخت اس کے حلق میں آ کر اٹک گیا۔ یہ خیال ہی اس کے لئے سوہان روح بن گیا تھا کہ وہ دشمنوں کی نظر میں آ چکا ہے۔

میجر سنگھ اپنے آفس میں بیٹھا کیپٹن شنکر کو انتہائی غصیلی نظروں سے گھور رہا تھا جو اس کے سامنے پتھر کا بت بنا اور سر جھکائے کسی مجرم کی طرح کھڑا تھا۔ اس وقت کمرے میں صرف وہی دونوں تھے۔

"ایک مسلح آدمی غائب ہے اور اس کی اطلاع اب دے رہے ہو۔ کیپٹن شنکر کیا ہو گیا ہے تمہیں"...... میجر سنگھ نے غراتے ہوئے کہا۔

"مجھے خود دیر سے اطلاع ملی ہے سر"...... کیپٹن شنکر نے کہا۔

"مگر کیوں۔ تمہیں دیر سے اطلاع کیوں ملی"...... میجر سنگھ نے کہا۔

"گزشتہ رات میرے حکم پر چھ مسلح آدمی وال سرکل کے اس حصے کی طرف گئے تھے جہاں سے برساتی نالہ گزرتا ہے۔ میرے حکم پر انہوں نے نالے اور ارد گرد کا علاقہ چیک کیا تھا لیکن وہاں انہیں

کوئی نہیں ملا تھا۔ اور......" کیپٹن شنکر نے کہنا چاہا۔

"مجھے اس کا علم ہے۔ مجھے رات ہی کو تم نے یہ ساری رپورٹ دی تھی۔ اس وقت تم نے سب کی واپسی کی اطلاع دی تھی لیکن اب تم بتا رہے ہو کہ ایک آدمی واپس نہیں آیا آخر یہ اطلاع رات ہی کو تمہیں کیوں نہیں ملی تھی"...... میجر سنگھ نے کیپٹن شنکر کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"اس لئے باس کہ ان پانچوں نے جو واپس آئے ہیں ایک ہی بیان دیا ہے"...... کیپٹن شنکر نے کہا۔

"وہ کیا"...... میجر سنگھ نے غرا کر کہا۔

"کہ ان کا چھٹا ساتھی راؤنڈ کرنے نکل گیا تھا اور یہ کہہ گیا تھا کہ وہ لوگ واپس لوٹ جائیں وہ اسٹیشن پہنچ جائے گا"...... کیپٹن شنکر نے کہا۔

"مگر وہ نہیں پہنچ سکا"...... میجر سنگھ نے کہا۔

"یس باس۔ ان لوگوں نے یہی سوچا تھا کہ وہ پہنچ جائے گا اسی لئے انہوں نے یہ رپورٹ دی تھی کہ وہ سب واپس آ گئے ہیں مگر صبح جب گنتی ہوئی تو ان میں سے ایک کم تھا اور یہ وہی مسلح آدمی تھا جو گزشتہ رات اپنے ساتھیوں کے ساتھ واپس نہیں آیا تھا اس کے غائب ہونے کا پتہ چلتے ہی مجھے مطلع کیا گیا تھا"...... کیپٹن شنکر نے کہا۔

"اور تم مجھے اتنی دیر سے اطلاع دے رہے ہو"...... میجر سنگھ

نے غرا کر کہا۔

"میں اپنے طور پر اسے تلاش کروا رہا تھا"...... کیپٹن شیکھر نے کہا۔

"پھر کیا پتہ چلا"...... میجر سنگھ نے پوچھا۔

"ہیلی کاپٹر کے تباہ شدہ ڈھانچے سے کافی دور نالے کے اندر اس کی لاش اور ایک تہہ کیا ہوا پیرا شوٹ ملا ہے"...... کیپٹن شیکھر نے کہا۔

"پیرا شوٹ۔ کیا مطلب"...... میجر سنگھ نے چونک کر کہا۔

"یس باس۔ پیرا شوٹ سیاہ رنگ کا ہے اور استعمال کے بعد ہی اسے سمیٹ کر تہہ کیا گیا ہے"...... کیپٹن شیکھر نے کہا۔

"ہونہہ۔ کیا تم اس بات کا مطلب سمجھ سکتے ہو کیپٹن شیکھر کہ پیرا شوٹ وہاں کیوں موجود تھا"...... میجر سنگھ نے غرا کر کہا۔

"یس باس۔ گزشتہ رات ہٹ ہونے والے ہیلی کاپٹر سے کم از کم ایک آدمی پیرا شوٹ سے چھلانگ لگا کر بچ نکلا ہے"۔ کیپٹن شیکھر نے کہا۔

"اور اسی نے ہمارے مسلح آدمی کو ہلاک کیا ہے"...... میجر سنگھ نے کہا۔

"یس باس اور وردی بھی ساتھ لے گیا ہے"...... کیپٹن شیکھر نے کہا۔

"اور وہ اس لئے کہ اسے پہن کر ایک مسلح فوجی کی حیثیت سے

یہاں سے فرار ہو سکے۔ کیا سمجھے کیپٹن شیکھر"...... میجر سنگھ نے کہا۔

"یس باس۔ میں نے ایک دستہ اس کی تلاش میں پرشاد گڑھ روانہ کر دیا ہے"...... کیپٹن شیکھر نے کہا۔

"مین ہیڈ کوارٹر میرا مطلب ہے کرنل ناگیش کو اطلاع دی اس بات کی"...... میجر سنگھ نے پوچھا۔

"نو باس آپ کے حکم کے بغیر میں کیسے اطلاع دے دیتا"۔ کیپٹن شیکھر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ابھی اسے تلاش کرنے میں پوری صلاحیتیں صرف کر دو وہ زیادہ سے زیادہ پرشاد گڑھ ہی پہنچ سکا ہو گا"...... میجر سنگھ نے کہا۔

"میں پرشاد گڑھ کے ساتھ ہی اسے میزائل اسٹیشن کے آس پاس بھی تلاش کروا رہا ہوں باس۔ وہ ہیلی کاپٹر کسی اچھے ارادے سے یہاں نہیں آیا تھا اس لئے یہ بھی ممکن ہے کہ وہ وردی میں ملبوس آس پاس ہی گھوم رہا ہو"...... کیپٹن شیکھر نے کہا۔

"گڈ۔ یہ عقلمندی کی ہے تم نے۔ ہمیں واقعی اس رخ سے بھی سوچنا اور اسے تلاش کرانا چاہئے"...... میجر سنگھ نے کہا۔

"اگر وہ اسٹیشن کے آس پاس ہوا تو پکڑ لیا جائے گا۔ البتہ پرشاد گڑھ پہنچ گیا ہو گا تو ذرا سی دشواری ہو گی"...... کیپٹن شیکھر نے کہا۔

"یقیناً۔ وہاں اس کے مددگار ضرور ہوں گے اور وہ ان کی مدد

سے خود کو غائب کر سکتا ہے"...... میجر سنگھ نے کہا۔

"یس باس اس کا حل میں نے یہ سوچا ہے کہ سراغرساں کتوں کی مدد سے اسے پرشاد گڑھ میں تلاش کیا جائے"...... کیپٹن شنکر نے کہا۔

"فی الحال اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ چیف کو اس بارے میں کوئی علم ہو"...... میجر سنگھ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یس باس"...... کیپٹن شنکر کے منہ سے نکلا۔

"بہتر یہی ہے کہ اگر وہ پرشاد گڑھ میں بھی نہ مل سکے تو پھر اسے ہنڈوئی اور کاگل کے علاقے میں بھی چیکنگ کا دائرہ بڑھا کر تلاش کیا جائے"...... میجر سنگھ نے کہا۔

"یس باس۔ میں بھی یہی سوچ رہا تھا"...... کیپٹن شنکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اپنے مسلح جوان کی موت کیسے ہوئی ہے"...... میجر سنگھ نے پوچھا۔

"اس کی گردن کی ہڈی توڑ کر اسے ہلاک کیا گیا ہے"۔ کیپٹن شنکر نے کہا۔

"ہونہہ۔ اب ہمیں اسے خاموشی سے تلاش کرنا پڑے گا تاکہ جیسے ہی وہ ملے اسے فوراً ہلاک کیا جا سکے"...... میجر سنگھ نے کہا۔

"میں سمجھ گیا باس"...... کیپٹن شنکر نے کہا۔

"میں نہیں چاہتا کہ یہ بات چیف کو معلوم ہو اور غفلت اور

لاپرواہی کے جرم میں تمہارے ساتھ میرا بھی کورٹ مارشل ہو جائے"...... میجر سنگھ نے کہا۔

"اوکے۔ اب آپ یہ معاملہ مجھ پر چھوڑ دیں میں اسے اس طرح نمٹاؤں گا کہ کسی طرح کی کوئی الجھن باقی نہیں رہے گی"۔ کیپٹن شنکر نے کہا۔

"اس کے باوجود اس مفرور کی تلاش جاری رہے گی خفیہ طور پر ہی سہی اسے بھلامت دینا"...... میجر سنگھ نے کہا۔

"یس باس"...... کیپٹن شنکر نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"اگر وہ فرار ہو بھی گیا تو مجھے یقین ہے کہ وہ دوبارہ ادھر ضرور آئے گا۔ وہ جو بھی کوئی ہے میرے خیال کے مطابق میزائل اسٹیشن کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ میزائل اسٹیشن کی تصویریں بھی لینا چاہتا ہو اور یہی اس کی واپسی کی وجہ بنے گی"...... میجر سنگھ نے کہا۔

"میں چوکنا رہوں گا"...... کیپٹن شنکر نے کہا۔

"ایک اور خاص بات کیپٹن شنکر اور وہ یہ کہ جس راستے سے تم اور تمہارے دوسرے ساتھی شراب اور منشیات کے لئے پرشاد گڑھ جاتے ہیں اسے بھی یا تو بند کرا دو ورنہ پھر وہاں کی سخت نگرانی کراؤ"...... میجر سنگھ نے کہا تو کیپٹن شنکر چونک پڑا۔

"کک کک۔ کیا مطلب۔ کیا آپ اس راستے کے بارے میں جانتے ہیں"...... کیپٹن شنکر نے چونک کر اور بری طرح سے

ہکلاتے ہوئے کہا اس کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے زردی چھا گئی تھی۔

''ہاں جانتا ہوں۔ میں بے جا سختی کا قائل نہیں ہوں اسی لئے اس بات کو نظر انداز کیا ہوا تھا''...... میجر سنگھ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ آئی ایم سوری باس۔ ریئلی ویری سوری''...... کیپٹن شنکر نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ تمہیں سوری کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں سمجھ سکتا ہوں۔ تم سب کئی کئی ماہ اپنے گھر والوں سے دور رہتے ہیں آخر تم سب کے دل ہیں، جذبات ہیں مگر ہائی کمان یہ بات نہیں سوچتی وہ تم سب کو مشین یا پھر پتھر دل سمجھتے ہیں اسی لئے ایک سال میں چھٹی کا ایک دن بھی نہیں مقرر کیا گیا۔ ایسی صورت میں تم جو کچھ کرتے ہو میری نظر میں وہ غلط نہیں ہے''...... میجر سنگھ نے کہا۔

''یس باس۔ تھینک یو باس''...... کیپٹن شنکر نے آہستہ سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''میرے دل میں تم سب کے لئے احساسات ہیں اور میں تم سب کے جذبات سمجھ سکتا ہوں اسی لئے میں نے اس راستے کے بارے میں معلوم ہونے پر بھی کسی کو کچھ نہیں کہا''...... میجر سنگھ نے کہا۔

''اگین تھینک یو باس۔ آپ واقعی گریٹ ہیں۔ بے حد

گریٹ''...... کیپٹن شنکر نے جلدی سے کہا۔

''کوئی بات نہیں۔ اس راستے کی نگرانی کرو تاکہ دشمن ادھر سے نہ آ سکے''...... میجر سنگھ نے کہا۔

''وہ انتہائی خفیہ راستہ ہے باس۔ دشمن لاکھ سر پٹک لیں لیکن وہ اس خفیہ راستے کو تلاش نہیں کر سکیں گے۔ اگر انہوں نے اس راستے کی طرف سے آنے کی کوشش کی تو موت کے پنجوں میں جکڑے جائیں گے''...... کیپٹن شنکر نے کہا۔

''اوکے۔ اب تم جاؤ اور فوری طور پر میرے احکامات پر عمل کرو''...... میجر سنگھ نے کہا۔

''یس باس''...... کیپٹن شنکر نے ایڑیاں بجا کر سیلوٹ کرتے ہوئے کہا اور مڑ کر دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران آہستہ آہستہ پلٹا۔ اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھنے والا ایک مسلح آدمی ہی تھا مگر اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی دوستانہ مسکراہٹ۔

"تم اس طرف کہاں جا رہے ہو دوست"...... اس آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ......" عمران نے کہنا چاہا پھر اسے کھانسی کا جھٹکا لگا اور وہ کھانسنے لگا انداز ایسا ہی تھا جیسے کچھ کہنا چاہتا ہو اور کھانسی کہنے نہ دے رہی ہو۔

"ادھر سے ہٹ جاؤ۔ کرنل ناگیش اسی طرف آ رہا ہے۔ اگر اس نے ہم دونوں کو یہاں دیکھ لیا تو وہ ہمارا کورٹ مارشل کئے بغیر یہیں گولی مار کر ہلاک کر دے گا"...... اس آدمی نے کہا۔

"اوہ۔ تو پھر چلو جلدی یہاں سے"...... عمران نے بوکھلا کر کہا اور وہ اس آدمی کے ساتھ تیز تیز قدم بڑھانے لگا۔ وہ آدمی اس

سے باتیں کرتا ہوا چلا جا رہا تھا۔ عمران باتیں بھی کر رہا تھا اور اس سے ایک قدم پیچھے چلتے ہوئے اردگرد کا جائزہ بھی لے رہا تھا پھر ایک جگہ اس کو اپنے مطلب کی نظر آ گئی۔

"تھینک یو ڈیئر۔ گڈ بائی"...... عمران نے اس آدمی سے کہا۔

"او کے۔ گڈ بائی"...... اس آدمی نے کہا اور بغیر یہ پوچھے کہ وہ کس طرف جائے گا وہ سامنے نظر آنے والی رہائشی بیرک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران اس بڑی بیرک کو دیکھ کر اس آدمی سے الگ ہوا تھا۔ بیرک کے دروازے پر ایک بڑا سا تالا جھول رہا تھا اور اس بیرک کے دروازے پر "کمپیوٹر روم" کا بورڈ لگا ہوا تھا۔ یہی عمارت ریڈار کنٹرول روم ہو سکتی تھی۔ عمران اس عمارت کے ساتھ بڑے بڑے باکس رکھے دیکھ رہا تھا ان میں مختلف قسم کا سامان تھا اور شاید وہ باکس ابھی کھولے بھی نہیں گئے تھے کیونکہ پلاسٹک کی پٹیاں ابھی تک ان باکسز پر لگی ہوئی نظر آ رہی تھیں وہ اسی طرف بڑھنے لگا۔

باکسز کے درمیان میں راستہ سا بنا ہوا تھا۔ عمران نے باکسز کے درمیان سے ایک مسلح آدمی کو گزر کر دوسری طرف جاتے دیکھا تھا۔ عمران باکسز کے درمیان بنے ہوئے راستے سے گزر کر دوسری طرف نکل آیا لیکن اس طرف آتے ہی اسے حیرت کا جھٹکا لگا تھا اور وہ بڑی تیزی سے گھوم کر واپس پلٹ پڑا تھا کیونکہ اس نے دائرے میں بیل کے سر کے نشان والے بیج لگائے بہت سے مسلح

افراد اس طرف دیکھے تھے۔ گویا وہ اسی یونٹ کے لوگ تھے جس کی وردی عمران پہنے ہوئے تھا۔

عمران تیزی سے اسی جگہ واپس آنے کے بعد وہ ایک طرف بڑھنے لگا اس کے جسم میں گویا بجلیاں بھر گئی تھیں دوسری بیرک کی طرف بڑھتے ہوئے اس کے ذہن میں وہ دو مسلح آدمی تھے جو اسے دیکھتے ہی حیرت زدہ ہو گئے تھے اور اسے پلٹ کر بھاگنا پڑا تھا اسے یقین تھا کہ وہ دوسروں کو اس کے بارے میں ضرور بتائیں گے۔ بیرک کے پاس پہنچ کر اس نے پلٹ کر باکسز کی طرف دیکھا اور سائیڈ میں ہو گیا۔ دونوں مسلح افراد جو اسے دیکھ کر چونکے تھے تیزی سے اس کے پیچھے بھاگتے ہوئے وہاں آ گئے۔ عمران چونکہ ایک باکس کی آڑ میں ہو گیا تھا اس لئے وہ دونوں اس طرف آ کر ادھر ادھر دیکھ رہے تھے پھر ایک آدمی تیزی سے اس باکس کی طرف آیا جہاں عمران چھپا ہوا تھا اور پھر وہ عمران کو دیکھ کر وہیں رک گیا۔

"اس طرف ہے یہ"..... اس آدمی نے اپنے ساتھی سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس سے پہلے کہ دوسرا آدمی اس طرف آتا عمران تیزی سے باکس کے پیچھے سے نکل کر ایک بیرک کی طرف بڑھ گیا۔ اس سے پہلے کہ مسلح افراد اس کے پیچھے آتے، عمران پھرتی سے بیرک کی آڑ میں ہو گیا۔ اس طرف کوئی نہیں تھا یہ دیکھ کر عمران نے تیزی سے ایک طرف دوڑ لگا دی۔ بیرک کے دوسری طرف پہنچ کر

وہ آگے بڑھنے لگا یہاں خاصی بڑی جگہ میں باڑ لگا کر اس کے اندر لان بنایا گیا تھا۔ اس لان کے اختتام پر ایک عمارت نظر آ رہی تھی عمران کے ذہن میں کرنل ناگیش کا نام ابھرا تھا یہ شاید اسی کی رہائش گاہ تھی کیونکہ اسے ابھی تک کسی اور جگہ لان میں باڑ یا پھول پودے نظر نہیں آئے تھے۔ وہ باڑ کے پاس ایک لمحے کے لئے رکا اور پھر وہ کرنل ناگیش کی بیرک کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ اچانک عقب میں ہلکا سا شور سنائی دیا اور وہ چونک پڑا مڑ کر دیکھا تو اس کے جسم میں سنسنی سی دوڑ گئی۔ جن دو مسلح افراد نے اسے دیکھا تھا اب وہ مزید چار پانچ مسلح افراد کے ساتھ اس کی طرف بڑھے چلے آ رہے تھے اور ملکے سے شور کی آواز انہی لوگوں کی تھی۔

عمران نے ایک لمحے میں ارد گرد کا جائزہ لیا اور دوڑنے لگا کرنل ناگیش کی رہائش گاہ سے گھوم کر وہ دوسری طرف نکلا اور پھر اسی طرف دوڑنے لگا جس طرف سے ادھر آیا تھا مگر اس بار وہ بیرک کے دوسرے رخ پر تھا اور اسے امید تھی کہ وہ لوگ اسے اس طرف آتا نہ دیکھ سکے ہوں گے۔ یکلخت اسے آگے کی جانب کسی کے بولنے کی آواز سنائی دی تو وہ چونک پڑا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ اس طرف بھی مسلح آدمی موجود ہیں وہ ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس کی رگوں میں یکلخت پارہ سا دوڑنے لگا، اسے دوڑتے قدموں کی آوازیں سنائی دی تھیں۔ دوڑنے والوں کے قدموں کی آوازیں قریب آتی جا رہی تھیں۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا پھر بیرک کی

کھڑکی کی طرف بڑھا اور پھر رک گیا اور مڑ کر سامنے موجود ایک ٹرک کی طرف دوڑنے لگا۔ یہ ٹرک مسلح افراد کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے استعمال کیا جاتا تھا اور نجانے وہاں کس مقصد کے لئے رکا ہوا تھا۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا ٹرک کے فرنٹ کی طرف آیا۔ اس نے پائیدان پر چڑھ کر اندر دیکھا۔ ٹرک میں کوئی نہیں تھا۔ پائیدان اور دروازے کو پکڑتا ہوا وہ تیزی سے ٹرک کی چھت پر چڑھتا چلا گیا۔ چھت پر آتے ہی اس نے ٹرک کے عقبی حصے میں چھلانگ لگا دی جہاں پیرا شوٹ کی چھت ڈالی گئی تھی۔ وہ فوراً پیرا شوٹ کی بنی ہوئی چھت پر لیٹ گیا۔ اب اسے نیچے سے نہیں دیکھا جا سکتا تھا۔ دوڑنے والے قریب آگئے پھر وہ اسی ٹرک کے پاس آکر رک گئے عمران ان کے ہانپنے کی آوازیں صاف طور پر سن رہا تھا۔

"کدھر گیا"...... ان میں سے ایک آدمی نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں نے اسے اسی طرف آتے دیکھا تھا"...... دوسرے آدمی نے کہا۔

"مگر گیا کہاں"...... تیسرے آدمی کی آواز سنائی دی۔

"پتہ نہیں۔ مجھے تو حیرت اس پر ہے کہ وہ ہماری یونٹ کا آدمی ہوتے ہوئے ہم سے بھاگ کیوں رہا ہے"...... پہلے آدمی کی ہانپتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"وہ رات کو باہر رہ گیا تھا نا"...... دوسرے آدمی نے کہا۔

"اس سے کیا ہوتا ہے"...... چوتھے شخص کی آواز سنائی دی۔

"اس بارے میں بات میجر صاحب تک پہنچ گئی ہے"...... پہلے آدمی نے کہا۔

"اوہ۔ یہ تو برا ہوا ہے"...... دوسرے آدمی کی آواز سنائی دی۔

"ممکن ہے اسے یہ ڈر ہو کہ اس کا کورٹ مارشل ہو جائے گا اور اسے سزائے موت نہیں تو کوئی سخت سزا بھگتی پڑے گی"۔ تیسرے آدمی نے کہا۔

"ایسا ہے تو کیا وہ بھاگ کر بچ جائے گا"...... چوتھے آدمی نے جیسے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ تو وہ مل جائے تو پوچھا جا سکتا ہے"...... دوسرے آدمی نے کہا۔

"دیکھو۔ وہ ٹرک میں گھس کر نہ چھپ گیا ہو"...... پہلے آدمی کی آواز سنائی دی۔ پھر عمران دوڑنے بھاگنے کی آوازیں سننے لگا۔ وہ کئی تھے اور اسے تلاش کرنے کی پوری پوری کوشش کر رہے تھے اچانک عمران نے کچھ اور قدموں کی چاپ سنی اور پھر کسی کی آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے۔ کیا ڈھونڈھ رہے ہو ٹرک میں"...... نئے آنے والوں میں سے کسی نے کہا۔

"آپ لوگ اس طرف تھے"...... عمران نے اپنے تلاش کرنے والوں میں سے ایک آواز سنی یہ وہی تھا جو کورٹ مارشل کی بات

کرتا رہا تھا۔

"ہاں کیوں کیا بات ہے"...... آنے والے نے کہا۔

"آپ نے کسی کو اس طرف سے جاتے دیکھا ہے"...... اسی مسلح آدمی نے پوچھا۔

"نہیں کون ہے اور کس کو تلاش کر رہے ہو"...... نئے آنے والے آدمی نے کہا۔

"اپنے ایک دوست کو۔ وہ غصے میں ہے کہہ رہا تھا کہ خودکشی کر لوں گا۔ بارودی سرنگوں پر جا لیٹوں گا"...... اسی آدمی نے بات بناتے ہوئے کہا۔

"یقیناً صحیح کہہ رہا ہے وہ۔ یہاں اس پابندی میں ایک سال گزارنے سے پہلے ہی آدمی پاگل ہو جاتا ہے بالکل پاگل یہ میزائل اسٹیشن نہیں قید خانہ ہے۔ صرف قید خانہ"...... نئے آنے والوں میں سے کسی نے کہا۔

"آہستہ بولو۔ بات کرنل ناگیش کے کانوں تک پہنچ گئی تو کورٹ مارشل ہو جائے گا"...... عمران کو تلاش کرنے والوں میں سے کسی نے کہا۔

"ہونہہ۔ میں اس سے نہیں ڈرتا"...... نئے آنے والے میں سے کسی نے حقارت سے کہا۔

"سب ہی یہی کہتے ہیں لیکن کرنل ناگیش کے سامنے جاتے ہی سب سانس تک لینا بھول جاتے ہیں"...... عمران کو تلاش کرنے

والے نے کہا۔

"بس یہی تو بات ہے۔ ڈسپلن آڑے آجاتا ہے۔ بہرحال ہم نے تمہارے دوست کو نہیں دیکھا۔ گڈ بائی"...... اسی مسلح آدمی نے کہا جس نے حقارت ظاہر کی تھی اس کے ساتھ ہی قدموں کی چاپ سنائی دی تھی وہ لوگ جا رہے تھے۔

"تم نے بہانہ کیوں بنایا۔ اصل بات کیوں نہیں بتا دی"۔ کسی نے کہا۔

"اصل بات جب ہمیں نہیں معلوم تو انہیں کیا بتاتے"۔ دوسرے نے آدمی کہا۔

"صحیح تو ہے۔ پہلے اسے تلاش کر کے بات معلوم کر لیں پھر یہ فیصلہ کریں گے کہ کیا کیا جائے"...... تیسرے آدمی نے کہا۔

"تو پھر آؤ دوسری طرف دیکھیں وہ اس طرف نہیں آیا"۔ دوسرے آدمی نے کہا۔

"ٹرک کے نیچے اور ڈرائیونگ سیٹ پر دیکھ لو"...... چوتھے آدمی نے کہا۔

"ادھر بھی نہیں ہے"...... کچھ دیر بعد کہا گیا پھر قدموں کی چاپ سنائی دی جیسے وہ لوگ واپس جا رہے ہوں۔ عمران خاموشی سے ٹرک کی چھت پر لیٹا رہا اس نے مزید دس پندرہ منٹ انتظار کیا تھا پھر پہلے اس نے سر اٹھا کر دیکھا اور آس پاس کسی کو نہ پا کر وہ ٹرک سے نیچے اتر آیا۔ نیچے اترنے کے بعد وہ آہستہ آہستہ بیرک

کی طرف بڑھنے لگا۔ ذہن میں یہی تھا کہ وہ کہاں چھپے اور کیا کرے۔ اس نے کرنل ناگیش کی رہائش گاہ ریڈار اور میزائل کنٹرول روم دونوں جگہیں اچھی طرح نہ صرف دیکھ لی تھی بلکہ ان کو ذہن نشین بھی کر لیا تھا۔ اب مسئلہ تھا رات ہونے تک چھپنے کا۔ چھپے بغیر چارہ نہیں تھا۔ ادھر ادھر پھرنے کا نتیجہ بھی اس کے سامنے آ گیا تھا۔ عمران سوچنے لگا کہ وہ کیا کرے کہاں چھپے۔ واپس جانا بھی بیکار تھا اندر رہ کر تو وہ اپنے ساتھیوں کو اندر بلا سکتا تھا مگر باہر رہ کر وہ اندر کی پچویشن کیسے کنٹرول کرتا کس طرح اپنے ساتھیوں کو گائیڈ کرتا۔ وہ سوچتا رہا اور چلتا رہا۔ چونکا اس وقت جب کسی کی تیز آواز اس کے کانوں میں پڑی تھی کسی مسلح آدمی کی تیز اور کرخت آواز۔

"خبردار۔ جہاں ہو وہیں رک جاؤ ورنہ بھون دوں گا"..... آواز کے ساتھ ہی ایک گن پیچھے سے آ لگی تھی اس نے نظر اٹھا کر دیکھا اور چونک پڑا۔ اس کے سامنے اسی کی بیل کے سر والے نشان والی یونٹ کا ایک مسلح آدمی کھڑا تھا اس کے عقب میں کچھ فاصلے پر دوسرے مسلح آدمی تھے اس کے دائیں سمت بیرک کے ساتھ کئی جیپیں کھڑی تھیں۔ ایک لمحہ کے ہزارویں حصے میں اسے نہ صرف اپنی غفلت کا احساس ہوا بلکہ خطرے اور اس سے بچاؤ کا راستہ بھی ذہن میں آ گیا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ مار کر مشین گن کی نال دوسری جانب کی اور دوسرے ہاتھ کا مکا مسلح آدمی کے

جبڑے پر مار دیا۔ اس آدمی کے ہاتھوں سے گن نکل کر دور جا گری اور وہ آدمی مکا کھا کر لڑکھڑاتا ہوا کئی قدم پیچھے ہٹ گیا۔

عمران کے لئے اتنا موقع کافی تھا اس نے مڑ کر تیزی سے ایک طرف دوڑ لگا دی۔ اپنے عقب میں وہ شور سن رہا تھا۔ وہ رکے بغیر سامنے موجود اس حصے کی طرف دوڑتا چلا گیا جہاں بہت سی جیپیں پارک تھیں۔ اسے احساس تھا کہ اس بار وہ آسانی سے پکڑا جائے گا۔ کیونکہ اپنے عقب میں بھی اس نے کئی مسلح آدمی دیکھے تھے اب اس کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا کہ وہ جیپ لے کر وہاں سے نکلنے کی کوشش کرتا۔ جیپ لے جانے کا اسے یہ فائدہ ہوتا کہ وہ تیز رفتاری سے مقررہ راستے سے میزائل اسٹیشن کی حدود سے باہر نکل جاتا۔ وہاں بچاؤ کے کئی مواقع اسے میسر آ سکتے تھے۔ آخری جست لگا کر وہ جیپ کے پاس پہنچا ہی تھا کہ تڑتڑاہٹ کی تیز آوازیں سنائی دیں اور گولیاں اس جیپ سے ٹکرائیں اور ونڈ سکرین چکنا چور ہو گئی جس پر عمران جست لگا کر چڑھا تھا۔ مشین گن کی فائرنگ ہوتے ہی عمران نے فوراً جیپ سے چھلانگ لگا دی اور پھر وہ قطاروں میں کھڑی جیپوں پر چھلانگیں مارتا ہوا پچھلی جیپوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ مسلح افراد اس پر فائرنگ کرتے ہوئے اس کی طرف بھاگے چلے آ رہے تھے وہ جیپوں کو نقصان نہیں پہنچانا چاہتے تھے اس لئے انہوں نے عمران پر مزید فائرنگ نہیں کی تھی۔

جیپوں کی آخری قطار میں پہنچتے ہی عمران تیزی سے آخری سرے پر موجود جیپ کی طرف بڑھنے لگا۔ سرے والی جیپ کے برابر ایک ٹرک کھڑا تھا جس کی وجہ سے وہ مسلح افراد کو نہیں دیکھ سکتا تھا اور مسلح آدمی اسے نہیں دیکھ سکتے تھے۔ عمران اس جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس نے جھک کر جیپ کے اگنیشن کے تار توڑے اور تاروں کو دانتوں سے چھیل کر اس نے دونوں تاروں کو ایک دوسرے سے ملا دیا۔ جیسے ہی تار ملے اسی لمحے جیپ کا انجن زور دار جھرجھری لے کر جاگ اٹھا اور عمران نے فوراً سیدھا ہو کر اسٹیرنگ ویل سنبھال لیا۔ سامنے کے رخ کوئی مسلح آدمی نظر نہیں آرہا تھا۔ عمران نے فوراً گیئر لگایا اور جیپ ایک جھٹکے سے آگے بڑھاتا چلا گیا۔

''وہ رہا۔ وہ جا رہا پکڑو اسے۔ جانے نہ پائے''...... کسی مسلح آدمی کی چیختی ہوئی آواز عمران نے سنی۔

''فائر کرو۔ گولی مار دو''...... کسی دوسرے مسلح آدمی نے چیخ کر کہا۔

''جیپ کے ٹائروں پر فائرنگ کر کے ٹائر برسٹ کرو۔ جلدی''...... عمران نے ایک اور چیختی ہوئی آواز سنی لیکن اس سے پہلے کہ اس کی جیپ کی طرف فائرنگ ہوتی عمران نے جیپ کو انتہائی تیزی سے سائیڈ پر موجود بیرک کے بائیں سمت موڑ دیا اور تیزی سے سامنے کے رخ بھگاتا چلا گیا۔ سامنے بہت سے مسلح

آدمی چل پھر رہے تھے مگر اس کی جیپ کو آتا دیکھ کر ان کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ عمران جیپ اندھا دھند ان کے قریب سے گزارتا لے گیا۔ اس نے بیک ویو مرر میں دیکھا۔ دور بہت سے مسلح آدمی دوڑتے ہوئے اس طرف آرہے تھے۔ عمران نے جیپ فوراً دوسری بیرک کی جانب موڑی۔ مڑتے مڑتے اس نے دو جیپوں کو بیرک کے عقب سے نکل کر سامنے آتے دیکھا تھا۔ اس کے پیچھے آنے والے مسلح افراد نے بھی جیپیں لے لی تھیں اور اب وہ اس کی جیپ کے پیچھے آرہے تھے۔ عمران جیپ کو دوڑاتا ہوا سیدھا لے جا رہا تھا کیونکہ یہ بہت زیادہ لمبی بیرک تھی اور وہ مڑ نہیں سکتا تھا۔ پھر اس نے تعاقب میں آنے والی جیپوں کو اسی طرف مڑتے دیکھا اور اس کے ساتھ ہی فضا میں سائرن کی تیز آواز گونجی تھی اس کا مطلب یہ تھا کہ اس کی موجودگی سے پورے اسٹیشن کے افراد کو مطلع کیا جا رہا تھا کہ ان میں ایک دشمن گھس آیا ہے۔ یہ صورتحال عمران کے لئے بڑی خطرناک تھی پورے میزائل اسٹیشن میں سینکڑوں مسلح آدمی پھیلے ہوئے تھے جبکہ وہ تنہا تھا اس کے لئے ہر طرف خطرات ہی خطرات تھے۔ موت ہر طرف اپنے بھیانک جبڑے کھولے اس کی منتظر تھی۔ رات کا وقت ہوتا تو اس کو بچ نکلنے اور چھپنے کے کئی مواقع میسر آجاتے مگر یہ تو دن کا وقت تھا اور دن میں وہ جہاں بھی چھپتا ان کی نظروں سے بچ نہیں سکتا تھا۔

بیرک کا سرا نزدیک آتا جا رہا تھا۔ لمبی بیرکوں کی یہ قطار ختم ہو رہی تھی اور دور سامنے خاردار تاروں کی باڑیں نظر آ رہی تھیں۔ خاردار تاروں کی باڑیں جن کے آگے اور درمیان بارودی سرنگیں بچھی ہوئی تھیں۔ عمران نے ریوالور نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔ پھر جیسے ہی وہ بیرک کے موڑ پر پہنچا اچانک ایک مسلح آدمی نے اچھل کر اس کی جیپ کا ہینڈل پکڑا اور اوپر چڑھ آیا۔ اس نے عمران پر حملہ کرنے کی کوشش کی تھی مگر ریوالور کا دستہ منہ پر کھا کر سیٹ پر گر پڑا۔ گرتے ہی اس آدمی نے اسٹیرنگ پکڑ کر پوری قوت سے گھما دیا۔ جیپ کا رخ خاردار تاروں کی باڑ کی طرف ہو گیا۔ عمران نے مسلح آدمی سے اسٹیرنگ چھڑانا چاہا مگر وہ تو بری طرح اس سے لپٹ گیا تھا۔ خاردار تاروں کی باڑ قریب آتی جا رہی تھی۔ خطرے کے بورڈ اسے صاف طور پر نظر آ رہے تھے۔ عمران نے جھلا کر پے در پے ریوالور کے دستے سے مسلح آدمی کے سر پر ضربیں لگائی مسلح آدمی کے منہ سے کراہیں نکلیں مگر وہ اسٹیرنگ چھوڑنے کے لئے تیار نہیں تھا۔

خطرے کا نشان قریب آتا جا رہا تھا۔ عمران کے جسم میں سنسنی سی دوڑ گئی ماتھے پر پسینہ بہنے لگا۔ جیپ اگر نہ رکتی تو سیدھی باڑ میں گھس جاتی اور باڑ توڑتی ہوئی اس حصے میں چلی جاتی جہاں ہر طرف بارودی سرنگیں موجود تھیں۔ عمران نے آخری کوشش کی کہ مسلح آدمی سے اسٹیرنگ چھڑا سکے مگر انتہائی لہولہان ہونے کے باوجود

اس آدمی کی گرفت اسٹیرنگ پر انتہائی مضبوط تھی۔ عمران نے مایوسی سے سر ہلایا۔ خطرے کا نشان جیپ سے صرف ڈیڑھ سو گز کے قریب رہ گیا تھا۔ ایک تیز رفتار جیپ کے لئے ڈیڑھ سو گز کا فاصلہ کیا ہوتا ہے ایسے ہی جیسے کہ پیدل آدمی کے لئے صرف چند قدم۔ پھر فاصلہ صرف سو گز رہ گیا تھا اور جیپ یہ فاصلہ تیزی سے نگل رہی تھی۔ فاصلہ اسی گز رہ گیا تھا۔

موت اس کی طرف اور وہ موت کی طرف طوفان کی طرح بڑھ رہے تھے۔ فاصلہ پچاس گز پھر تیس گز رہ گیا۔ عمران کو اور کچھ نہ سوجھا تو اس نے اسٹیرنگ چھوڑ دیا۔ وہ دائیں طرف مڑا۔ دائیں سمت ٹوٹا پھوٹا سامان پڑا تھا۔ عمران نے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر اس سمت چھلانگ لگا دی۔ جیسے ہی اس نے جیپ سے چھلانگ لگائی اسی لمحے جیپ تیزی سے باڑ سے ٹکرائی اور باڑ توڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ ابھی جیپ چند گز ہی دور گئی ہو گی کہ وہاں زمین میں دبی ہوئی بارودی سرنگ سے جا ٹکرائی۔ دوسرے لمحے ماحول ایک زوردار دھماکے سے گونج اٹھا اور جیپ کے پرخچے اڑ گئے اور پھر جیپ کے ٹکڑے جہاں جہاں گرے وہاں یکلخت زوردار دھماکے ہونے شروع ہو گئے۔

عمران جو ٹوٹے پھوٹے سامان پر گرا اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا اسی لمحے جیپ کے چند جلتے ہوئے ٹکڑے اور ایک انسانی ٹانگ اس کے قریب آ کر گری۔ عمران فوراً اچھل کر کھڑا ہوا اور پھر وہ تیزی

سے مخالف سمت کی طرف بھاگتا چلا گیا۔ تباہ شدہ جیپ کے ٹکڑے مسلسل بارودی سرنگوں پر گر رہے تھے اور وہاں جیسے دھماکوں کا نہ رکنے والا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ ہر طرف فضا میں آگ اور دھواں پھیلتا جا رہا تھا۔ عمران ابھی کچھ ہی دور گیا ہو گا کہ پیرکوں کے عقب سے اس نے تعاقب میں آنے والی جیپوں کو مڑتے دیکھا۔ جیپوں کو دیکھ کر عمران بے چین سا ہو گیا اور چھپنے کے لئے ادھر ادھر پناہ گاہ تلاش کرنے لگا۔

''عمران صاحب کو گئے ایک گھنٹہ ہو چکا ہے۔ ابھی تک انہوں نے ہمیں کوئی کاشن کیوں نہیں دیا''...... صفدر نے ریسٹ واچ دیکھتے ہوئے انتہائی بے چینی سے کہا۔

''میں بھی اس کے کاشن کا بے صبری سے انتظار کر رہی ہوں لیکن ایسا لگ رہا ہے جیسے وہ اندر جا کر یہ بات بھول گیا ہے کہ وہ ہمیں یہاں چھوڑ کر گیا ہے''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''عمران نے کہا تھا کہ اگر وہ کسی وجہ سے ہمیں کاشن نہ دے سکے تو یہ سمجھ لیا جائے کہ وہ اندر جا کر پھنس گیا ہے۔ پھر ہم اس کے بغیر اپنے طور پر کام کرنے کے لئے آزاد ہوں گے۔ میرا خیال ہے کہ عمران ضرور اندر جا کر پھنس گیا ہے اسی لئے اس نے ابھی تک کوئی کاشن نہیں دیا ہے''...... تنویر نے کہا۔

''ہونہہ۔ تم جب بھی بولتے ہو برا ہی بولتے ہو۔ چپ نہیں رہ سکتے کیا''...... اس کی بات سن کر جولیا نے غراتے ہوئے کہا تو تنویر

نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اچانک وہ سب بری طرح سے چونک پڑے۔ میزائل اسٹیشن کی جانب سے خطرے کے سائرن کی تیز آواز سنائی دی تھی اور سائرن کی آواز سے پہلے انہوں نے فائرنگ کی آوازیں سنی تھیں۔

"یہ کیا ہوا"...... صفدر نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"فائرنگ کی آوازیں ہیں لیکن یہ فائرنگ کس پر کی گئی ہو گی"...... کیپٹن شکیل نے چونک کر کہا۔

"ہوسکتا ہے کہ یہ فائرنگ عمران پر ہوئی ہو"...... جولیا نے کہا۔

"عمران صاحب پر"...... صفدر نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے عمران خطرے میں ہے"۔ جولیا نے بے چینی سے کہا۔

"اوہ۔ مگر ہم کربھی کیا سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ہمیں یہاں نہیں رکنا چاہئے۔ اندر جا کر عمران کی مدد کرنی چاہئے"...... تنویر نے کہا۔

"نہیں اب اندر جانا آسان نہیں رہا سرچ ٹاور کی جانب دیکھو سارے گارڈ چوکنے ہو چکے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"مگر ہم عمران کو اس طرح خطرے میں نہیں چھوڑ سکتے"۔ جولیا نے کہا۔

"مجبوری ہے۔ اس وقت عمران صاحب کے لئے ہم کچھ نہیں کر

سکتے"...... صفدر نے کہا۔

"کیوں نہیں کر سکتے"...... جولیا نے غرا کر کہا۔

"جذباتی مت بنیں مس جولیا۔ ہمیں اس وقت جذبات سے ہٹ کر عقلمندی سے کام لینا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"عمران خطرے میں ہے اور تم مجھے نصیحت کر رہے ہو۔ اگر عمران کو کچھ ہو گیا تو"...... جولیا نے اسی طرح سے غرا کر کہا۔

"جب تک یہ یقین نہ ہو کہ عمران صاحب واقعی خطرے میں ہیں ہمیں کسی بھی اقدام سے گریز کرنا چاہئے"...... صفدر نے تلخ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میں تمہاری بات نہیں مانوں گی اور میں عمران کو اس طرح خطرے میں نہیں چھوڑ سکتی"...... جولیا نے کہا۔

"آپ سمجھنے کی کوشش کریں مس جولیا۔ اس وقت ہم کچھ کر بھی نہیں سکتے"...... صفدر نے اپنی بات پر زور دے کر کہا۔

"صفدر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ سرچ ٹاورز پر موجود گارڈز پوری طرح سے چوکنے ہو چکے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"بالکل ٹھیک کہا۔ اندر داخل ہونا تو بڑی بات ہے اس وقت ہم پہلی باڑ بھی عبور نہیں کر سکیں گے اور سرچ ٹاور پر موجود گارڈز ہمیں بھون ڈالیں گے"...... صدیقی نے دوربین سے گارڈز کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"باڑ تو بہت دور ہے صدیقی۔ اگر ہم اپنی جگہ سے ذرا بھی ہلے

تو اسی جگہ چھلنی ہو کر رہ جائیں گے''...... صفدر نے کہا۔

''ہونہہ''...... جولیا حلق کے بل غرا کر رہ گئی۔

''اس کے علاوہ ہمیں یہ بھی نہیں پتہ کہ خطرے کی نوعیت کیا ہے اور عمران صاحب کس خطرے سے دو چار ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''اسے چیک کر لیا گیا ہے اور شاید اسے پکڑنے ہی کے لئے خطرے کا سائرن بجایا گیا ہے''...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''کوئی اور بات بھی ہو سکتی ہے''...... نعمانی نے کہا۔

''وہ کیا''...... جولیا نے پوچھا۔

''ممکن ہے وہ لوگ معمول کے مطابق مشق کر رہے ہوں''۔ نعمانی نے کہا۔

''ایسی مشقیں صبح کے وقت کی جاتی ہیں دوپہر کو نہیں''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا وہ یہ احساس کر کے کہ عمران خطرے میں ہے بے چین ہو گئی تھی۔

''بہرحال جب تک خطرے کی نوعیت معلوم نہ ہو ہم کوئی اقدام نہیں اٹھا سکتے اور نہ اٹھانا چاہئے''...... صفدر نے اسی انداز میں کہا وہ اس وقت کسی کو بھی خطرے میں نہیں ڈالنا چاہتا تھا۔

''مگر عمران کو خطرے میں چھوڑنا بھی ٹھیک نہیں ہے''...... جولیا نے کہا۔

''آپ کی بات ٹھیک ہے مس جولیا لیکن ضروری تو نہیں ہے کہ

یہ فائرنگ عمران صاحب پر ہی کی گئی ہو۔ ہو سکتا ہے کہ عمران صاحب ہر خطرے سے دور ہوں لیکن ان کی اجازت کے بغیر ہم اندر جائیں تو ہمارے ساتھ ساتھ وہ بھی کسی خطرے میں گھر سکتے ہیں۔ ہمارا یہ جذباتی اقدام عمران صاحب پر بھاری پڑ سکتا ہے۔ ہمیں سوچ سمجھ کر کوئی قدم اٹھانا ہو گا''...... صفدر نے کہا۔ اسی لمحے سرچ ٹاور سے اچانک مشین گن کی گرج ابھری اور آگ کی دھار ان سے دس بارہ گز دور ایک جگہ گھاس پھونس سے ٹکرائی اس کے ساتھ ہی انہوں نے کتوں کے بھونکنے کی آوازیں سنیں یہ آوازیں ایسی ہی تھیں جیسے کہ وہ مر رہے ہوں۔

''دیکھ لیا۔ ذرا سے شبہ پر انہوں نے کتوں پر فائرنگ کر دی ہے۔ اگر ہم آگے بڑھے تو سوچیں کہ ہمارا کیا حشر ہو گا''۔ صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہمیں صبر سے کام لینا ہو گا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''چاہے عمران کو کوئی نقصان پہنچ جائے''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب بچے نہیں ہیں انہوں نے کچھ سوچ کر ہی دن کی روشنی میں میزائل اسٹیشن میں جانے کا فیصلہ کیا ہو گا''...... صفدر نے کہا۔

''بالکل ٹھیک کہا صفدر تم نے بہتر یہی ہے کہ رات ہونے انتظار کیا جائے''...... چوہان نے کہا۔

''ہونہہ''...... جولیا نے ہنکارہ بھرا۔ وہ ان کے خیالات اور مشوروں سے متفق نہیں تھی مگر مجبوراً اسے اس وقت اپنے آپ کو کنٹرول میں رکھنا تھا کیونکہ وہ خود بھی کتوں کا حشر دیکھ چکی تھی۔ اپنی جگہ سے ان کا ہلنا بھی موت کو دعوت دینے کے مترادف تھا پھر وہ جان بوجھ کر یہ خطرہ مول نہیں لے سکتی تھی۔

''کیا سوچا ہے۔ اگر اب بھی آپ اندر گھسنے پر بضد ہیں تو ہم میں سے کوئی بھی پیچھے نہیں ہٹے گا''...... صفدر نے پوچھا۔

''نہیں۔ میں سب کو اس آگ میں نہیں جھونک سکتی۔ جان بوجھ کر موت کے منہ میں جانا خودکشی کرنے کے مترادف ہو گا''...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''شکر ہے آپ سمجھیں تو سہی''...... صفدر نے سکون کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ایک اور بات میری سمجھ میں آ رہی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''وہ کیا''...... صفدر نے پوچھا وہ سب جس جگہ دبکے ہوئے تھے یہاں لمبی لمبی گھاس تھی اور اونچی اونچی جھاڑیوں جیسے پودے بھی۔ وہ انتہائی محتاط تھے اور انہوں نے اس بات کا پورا پورا خیال رکھا تھا کہ سرچ ٹاورز پر سے ان کو کسی بھی صورت میں دیکھا نہ جا سکے۔

''اتنی دیر سے ہم عمران کے سلسلے میں فکر مند ہیں اور اس کی سلامتی کی خاطر اندر گھسنے کے لئے تیار ہیں مگر جو آسان راستہ ہے اسے ہم بھولے ہوئے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''راستہ کیا مطلب۔ کون سا راستہ''...... صفدر نے پوچھا۔

''مطلب یہ کہ ہم ٹرانسمیٹر پر بھی تو عمران کی خیریت معلوم کر سکتے ہیں''...... جولیا نے کہا اور ان سب کے منہ سے ٹھنڈے سانس نکل گئے وہ اس سامنے کی بات کو سوچ ہی نہیں سکے تھے۔ آسان سی بات تھی وہ فوراً ہی ٹرانسمیٹر پر عمران سے رابطہ قائم کر کے اس کی خیریت معلوم کر سکتے تھے اس طرح اس بحث سے نجات مل جاتی جس کا شکار وہ ابھی ہو چکے تھے۔ جولیا نے واچ ٹرانسمیٹر آن کیا اور عمران سے رابطہ کرنے کی کوشش کرنے لگی مگر کافی دیر گزر گئی اور رابطہ قائم نہ ہو سکا۔

''اب کہو''...... جولیا نے صفدر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''جو آپ کہیں''...... صفدر نے بھی فکر مند لہجے میں کہا۔ عمران سے رابطہ نہ ہونے کی وجہ سے اب اسے بھی عمران کی فکر ہونے لگ گئی تھی۔

''ہم سب آپ کے حکم پر عمل کرنے کے لئے تیار ہیں مس جولیا''...... نعمانی نے کہا۔

''اگر آپ کہیں تو میں اندر جاؤں''...... صدیقی نے کہا۔

''اندر''...... جولیا نے سوچا ایک لمحے کے لئے اس کے دل میں بھی خیال آیا تھا کہ ایک ایک کر کے وہ میزائل اسٹیشن میں گھسنے کی کوشش کریں مگر پھر سرچ ٹاورز پر موجود گارڈز کا خطرہ سامنے آ گیا وہ لمحوں میں ان کے جسم چھلنی کر ڈالتے اس طرح وہ سب یہاں ختم

ہو جاتے اور ان کا مشن ادھورا رہ جاتا۔ وہ مشن جس کی کامیابی ان کے ملک اور ان کی قوم کی سلامتی کے لئے بے حد ضروری تھی اور اسے محض عمران کے لئے پس پشت نہیں ڈالا جا سکتا تھا عمران لاکھ اہم سہی مگر ملک اور قوم کے سامنے اس کی کیا حیثیت تھی۔ محض پانی کی ایک بوند یا ریت کا ایک ذرہ۔ وہ عمران کی خاطر ملک اور قوم کو قربان نہیں کر سکتی۔ وہ ایک عمران کو بچانے کے لئے کروڑوں زندگیوں کو خطرے میں نہیں ڈال سکتی تھی۔

''کیا سوچنے لگیں آپ''...... صدیقی نے جولیا سے کہا۔

''نہیں۔ میں اکیلے عمران کے لئے پورے مشن کو خطرے میں نہیں ڈال سکتی۔ کبھی نہیں صدیقی کبھی نہیں''...... جولیا نے کہا۔

''کیا مطلب''...... صدیقی نے چونک کر پوچھا۔

''مطلب یہ کہ اگر ہم یہاں مارے گئے یا ہماری غلطی سے مشن فیل ہو گیا تو ہمارے ملک اور قوم کی سلامتی خطرے میں پڑ سکتی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''یقیناً''...... صفدر نے کہا۔

''اور میں صرف عمران کو بچانے کے لئے مشن کی ناکامی کا خطرہ نہیں اٹھا سکتی۔ یہ مجھ سے نہیں ہو گا''...... جولیا نے کہا۔

''تو پھر اب کیا کرنا ہے''...... صفدر نے پوچھا۔

''ہم رات ہونے کا انتظار کریں گے''...... جولیا نے کہا۔

''ہمارے لئے یہی مناسب فیصلہ ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''رات کو اندھیرے میں ہم بہت کچھ کر سکیں گے اگر عمران صاحب کو انہوں نے پکڑ لیا ہے تو بھی ہم ان کی مدد کر سکتے ہیں''...... خاور نے کہا۔

''یقیناً۔ رات کے اندھیرے میں ہم عمران صاحب کو آسانی سے چھڑا لیں گے بشرطیکہ وہ پکڑے گئے ہوں''...... نعمانی نے کہا۔

''مجھے امید ہے کہ عمران صاحب کا وہ بال بھی بیکا نہ کر سکے ہوں گے اور عمران صاحب محفوظ اور سلامت ہوں گے''...... صفدر نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

''خدا کرے کہ ایسا ہی ہو''...... جولیا نے کہا۔

''ایسا ہی ہو گا مس جولیا فکر مت کریں عمران ایک آدمی کا نام نہیں ایک طاقت کا نام ہے ذہانت کے ایک مجموعے کا نام ہے''...... صفدر نے کہا۔ جولیا کچھ کہنا چاہتی تھی کہ میزائل اسٹیشن کی طرف ایک ہولناک دھماکہ ہوا اور وہ سب چونک پڑے۔ بے ساختہ ان کی نظر دھماکے والی سمت اٹھ گئی جہاں آئل ٹینکروں سے آگے ایک جگہ آگ کے شعلے نظر آئے تھے۔ ان شعلوں کے درمیان ایک جیپ کا ڈھانچہ اور اس کے ٹکڑے فضا میں بکھرے ہوئے تھے پھر وہ نیچے گرتے چلے گئے۔ چند لمحوں بعد پھر پے در پے کئی دھماکے ہوئے اور میزائل اسٹیشن کے اس حصے میں آگ پھیلتی چلی گئی۔

عمران پھرتی سے اپنی جگہ سے ہٹ کر کاٹھ کباڑ میں گھستا چلا
گیا۔ اپنے عقب میں اس نے کوئی چیز گرنے کا دھماکہ سنا تھا اس
کے ساتھ ہی پے در پے کئی مزید دھماکے ہوئے تو وہ سمجھ گیا کہ
جیپ کے جو ٹکڑے بارودی سرنگوں پر گرے تھے وہ بھی دھماکے سے
پھٹ پڑی ہیں۔ وہ رکے بغیر وہاں موجود ایک خالی باکس میں گھس
گیا اور پھر اس نے سامنے پڑا ہوا ایک ٹوٹا ہوا صوفہ آگے گھسیٹ
لیا اب وہ اس باکس میں بند ہو گیا تھا۔ اس کے عقب میں کاٹھ
کباڑ تھا اور سامنے صوفہ اب اس طرف آنے والوں میں سے کوئی
بھی اسے نہیں دیکھ سکتا تھا۔ چند لمحے بعد اس نے جیپوں کے رکنے
کی آواز سنی پھر مسلح افراد کے باتیں کرنے کا شور ابھرا۔ اس کا
مطلب یہ تھا کہ مسلح آدمی آ پہنچے تھے۔ عمران توجہ سے ان کی گفتگو
سننے کی کوشش کرنے لگا۔ مگر وہ خاصا دور تھا اس لئے ان کی گفتگو
نہیں سن سکتا تھا بس مکھیوں کی سی بھنبھناہٹ ہی اس کے کانوں تک

پہنچ رہی تھی۔ پھر یکدم خاموشی چھا گئی ایسا لگا جیسے کوئی مشین چلتے
چلتے رک گئی ہو پھر یکدم ایڑیاں بج اٹھیں اور عمران سمجھ گیا کہ کوئی
بڑا آفیسر آ پہنچا ہے۔ وہاں ڈیڑھ دو گھنٹے تک ہنگامہ رہا گاڑیاں
آتی رہیں مسلح افراد کے بولنے کی آوازیں سنائی دیتی رہیں پھر
گاڑیاں واپس چلی گئیں اور وہاں آہستہ آہستہ سناٹا چھاتا چلا گیا۔
اب وہاں کوئی آواز نہیں تھی کوئی آہٹ نہیں تھی۔

عمران نے سوچا کہ اب یہاں سے نکلنا چاہئے مگر پھر وہ یہ سوچ
کر رک گیا کہ باہر ابھی سب چوکنے ہوں گے اور اس کا ابھی یہاں
سے نکلنا کسی صورت میں بھی مناسب نہیں ہے فی الحال اس باکس
سے بہتر اس کے لئے کوئی جائے پناہ نہیں تھی اس نے اندھیرا
ہونے تک وہیں رکنے کا فیصلہ کیا تھا۔ فیصلہ کر کے وہ اطمینان سے
اس کھلے باکس میں نیم دراز ہو گیا۔ اس کا ذہن جولیا اور اپنے
ساتھیوں کی طرف چلا گیا، نجانے وہ ان دھماکوں اور فائرنگ کی
آوازوں سے کیا سوچ رہے ہوں گے۔ کہیں وہ اندر گھسنے کی حماقت
نہ کریں۔ اب اسے احساس ہوا کہ وہ کچھ دیر پہلے کئی مرتبہ کلائی
پر ضربیں سی محسوس کر چکا ہے اور یہ اس بات کا اشارہ تھا کہ جولیا یا
اس کا کوئی ساتھی اسے کال کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ وہ چونکہ اس
وقت کال اٹنڈ نہیں کر سکتا تھا اس لئے ان ہنگامی لمحوں میں اس نے
واچ ٹرانسمیٹر کال کی جانب دھیان بھی نہیں دیا تھا مگر اب اس نے
جولیا کو کال کرنے کا فیصلہ کیا تھا اور اس کی ایک وجہ بھی تھی۔ وہ

نہیں چاہتا تھا کہ جولیا اور اس کے ساتھی فائرنگ کی آوازیں اور دھماکے سن کر یہ خیال کرتے ہوئے کہ وہ خطرے میں ہے اندر گھسنے کی حماقت کر بیٹھیں اس نے ٹرانسمیٹر نکالا اور جولیا سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کرنے لگا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ اے آئی کالنگ۔ ہیلو۔ اوور"..... ٹرانسمیٹر آن کرتے ہی عمران نے دوسری طرف مسلسل کال دینا شروع کر دی۔ آواز اس نے آہستہ رکھی تھی۔

"لیس بے انڈنگ یو۔ تم خیریت سے تو ہونا۔ اوور"۔ چند لمحوں بعد دوسری جانب سے جولیا کی انتہائی مسرت بھری آواز سنائی دی جیسے عمران کی آواز سن کر اس کے جسم میں نئی جان سی آ گئی ہو۔

"ہاں اور تم لوگ۔ اوور"..... عمران نے پوچھا۔

"ہم سب بالکل ٹھیک ہیں۔ محفوظ ہیں۔ اوور"..... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس جگہ ہو تم سب۔ اوور"..... عمران نے پوچھا۔

"وہیں جہاں تم نے چھوڑا تھا کیوں۔ اوور"..... جولیا نے کہا۔

"مجھے اندیشہ تھا کہ فائرنگ کی آوازیں سن کر تم لوگ میری طرف سے خدشات میں مبتلا ہو کر کوئی حماقت نہ کر بیٹھو۔ اوور"۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"حماقت کرنے ہی والے تھے۔ لیکن بروقت عقل آ گئی۔ اوور"..... جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایسا کر کے تم نے واقعی عقلمندی کا ثبوت دیا ہے۔ ویل ڈن۔ اوور"..... عمران نے ٹھنڈا سانس بھرتے ہوئے کہا۔

"یہ دھماکے کیسے تھے اور فائرنگ۔ اوور"..... جولیا نے پوچھا۔

"فائرنگ مجھ پر کی گئی تھی اور دھماکہ میری جیپ کے بارودی سرنگوں سے ٹکرا کر بلاسٹ ہونے کا تھا۔ انہوں نے مجھے بے موت اور کنوارا مارنے کی ناکام کوشش کی تھی۔ اوور"..... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ کیا تم محفوظ ہو۔ میرا مطلب ہے تم زخمی تو نہیں ہوئے۔ اوور"..... جولیا کی آواز آئی لہجے میں تشویش کی جھلک تھی۔

"نہیں۔ البتہ ان کو میری لاش کے ٹکڑے ضرور مل گئے ہیں ٹانگ تو میں نے خود گرتے دیکھی تھی۔ اوور"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹانگ۔ کیا مطلب۔ کیا کوئی اور بھی تھا جیپ میں۔ اوور"۔ جولیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تھا ایک بے چارہ جو مجھے پکڑنے کے چکر میں خود ہی اپنی جان سے ہاتھ گنوا بیٹھا۔ اب وہ شادی شدہ مرا ہے یا کنوارا۔ یہ اس سے پوچھنے کا موقع نہیں ملا تھا۔ اوور"..... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"اب ہم نے کیا کرنا ہے۔ اوور"..... جولیا نے پوچھا۔

"جہاں ہو وہاں اپنے ساتھیوں کو رما سمجھا کے نئے سٹیپس

سکھانے کی کوشش کرو اگر تمہیں آتے ہیں تو۔ اوور''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ ہم اسی جگہ رک کر تمہارا انتظار کریں۔ اوور''...... جولیا نے پوچھا۔

''میرا نہیں اگلے حکم کا انتظار کرو۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''لیکن کب تک۔ اوور''...... جولیا نے جھلاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''جب تک حالات ٹھنڈے نہیں ہو جاتے۔ یہاں شاید ایمرجنسی نافذ کر دی گئی ہے۔ خطرہ پہلے سے بہت زیادہ بڑھ گیا ہے۔ اگر تم نے ابھی یہاں آنے کی کوشش کی تو تم میں سے شاید ہی کوئی زندہ بچ سکے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا ہمیں رات تک یہیں رکنا ہو گا۔ اوور''...... جولیا نے پوچھا۔

''ہاں۔ اس کے علاوہ جب تک میری جانب سے کلیرنس نہ ملے تم لوگ چوہے بنے رہو گے بالکل اپنے چیف کی طرح۔ سمجھے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''اوکے۔ اوور''...... جولیا نے جیسے بادل نخواستہ لہجے میں کہا تو عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

''پھر سب کو شیروں اور تیز رفتار چیتوں کی طرح حرکت میں آنا ہے مگر ہدایت ملنے کے بعد۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ ہم تمہارے کاش کا انتظار کریں گے۔ اوور''...... جولیا نے جواب دیا۔

''اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''اب تم کہاں ہو اور اتنی آسانی سے کیسے بات کر رہے ہو۔ اوور''...... جولیا نے پوچھا۔

''میں کاٹھ کباڑ میں موجود باکس میں دبکا ہوا ہوں۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے میں نے خود کو کسی لکڑی کے تابوت میں قید کر لیا ہو۔ یہاں اندھیرا بھی ہے اور سانس لینے میں دقت ہو رہی ہے لیکن تم سے بات کرتے ہوئے مجھے آکسیجن مل رہی ہے اس لئے تم سے آسانی سے بات کر رہا ہوں۔ اگر تم اسی طرح باتیں کر کے مجھے میٹھی باتوں کی آکسیجن مہیا کرتی رہو گی تو شاید رات تک زندہ رہ جاؤں ورنہ......'' عمران نے جان بوجھ کر فقرہ ادھورا چھوڑتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اپنا خیال رکھنا اور ہاں اگر میری باتوں کے بغیر تم رات تک زندہ رہے تو ملاقات ہو جائے گی۔ اوور اینڈ آل''۔ جولیا کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی اس نے رابطہ ختم کر دیا۔

''ارے ارے۔ میں نے کہا تھا کہ باتیں کرتی رہو تاکہ مجھے آکسیجن کی کمی نہ ہو۔ تم تو سچ مچ میری جان کی دشمن بن گئی ہو اور تم نے رابطہ ہی ختم کر دیا ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے

کہا۔ چند لمحے وہ برے برے منہ بناتا رہا پھر اس نے واچ ٹرانسمیٹر آف کیا اور توجہ سے باہر کی آوازیں سننے کی کوشش کرنے لگا۔ مگر اپنے گرد سناٹا پا کر وہ مطمئن ہو گیا تھا۔ پھر وہ اسی نیم دراز حالت میں آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کرنے لگا اسے پوری امید تھی کہ یہاں اسے کوئی نہ دیکھ سکے گا۔ نیند تو نہیں آتی وہ نیم غنودہ حالت میں سوچ کے سمندر میں ڈوبا رہا چونکا اس وقت جب رات کے آٹھ بج چکے تھے اور اس کی کلائی پر ضربیں لگ رہی تھیں۔ یہ کال آنے کا کاشن تھا۔ اس نے واچ ٹرانسمیٹر آن کیا رابطہ ملتے ہی جولیا کی آواز آئی۔

"تم خیریت سے ہونا۔ اوور"...... جولیا نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں خیریت سے ہوں اور تم سب کی خیریت کا طالب ہوں۔ اوور"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم بھی خیریت سے ہیں۔ اوور"...... جولیا نے کہا۔

"اس سے اچھی اور کیا بات ہو سکتی ہے کہ میری ہونے والی دلہن اور سارے باراتی خیریت سے ہیں۔ مجھے تم سب سے زیادہ اپنے رقیب روسفید کی فکر تھی۔ اس کا خیریت سے ہونا میرے لئے بہت ضروری ہے کیونکہ اسی نے تمہارا ہاتھ میرے ہاتھ میں تھمانا ہے۔ اوور"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے اسے اپنے ساتھیوں کے ہنسنے کی ہلکی سی آوازیں سنائی دیں۔

"فضول باتیں مت کرو۔ رات ہو چکی ہے اور اب بتاؤ کیا کرنا

ہے۔ اوور"...... جولیا نے مصنوعی غصے سے کہا۔

"یہ کیا بات ہوئی۔ شادی کرنا تو جائز ہے اور تم اسے فضول باتیں کہہ رہی ہو۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"تمہاری آواز میں بھاری پن ہے۔ کیا تم سو رہے تھے۔ اوور"...... جولیا نے بات بدلنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"مگر کہاں۔ اوور"...... جولیا نے پوچھا۔

"اسی جگہ جہاں سے پہلے تمہیں کال کی تھی۔ اب تم کال بند کرو۔ میں ارد گرد کا جائزہ لے لوں پھر تمہیں کال کرتا ہوں کیونکہ واقعی رات ہو گئی ہے اور اب شاید ہماری فاسٹ فائٹ کا وقت آ گیا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

واچ ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے ایک بار پھر باہر کی سن گن لی اور پھر ہر طرف خاموشی پا کر اس نے باکس کے سامنے رکھا ہوا صوفہ ٹانگوں سے دھکیلا اور اتنی جگہ بنا لی کہ وہ آسانی سے باہر نکل سکے۔ صوفے کو دھکیلنے پر ہلکی سی آواز پیدا ہوئی تھی۔ اس نے چند لمحے توقف کیا اور پھر وہ باہر سے کوئی ردعمل ظاہر ہوتا نہ پا کر باکس سے باہر نکل آیا۔ وہاں کوئی نہیں تھا۔ وہ کاٹھ کباڑ کی آڑ میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ باکس سے نکل کر اس نے مخصوص ورزش کر کے خود کو وارم اپ کیا کیونکہ اس کا سارا جسم ایک ہی حالت میں رہ کر

شل ہو گیا تھا۔ وارم اَپ کر کے وہ چاق و چوبند ہو گیا اور پھر وہ محتاط انداز میں کاٹھ کباڑ سے باہر نکل آیا۔ یہاں سناٹا ہی تھا البتہ کافی دور بیرک کے سرے پر کچھ مسلح افراد نظر آ رہے تھے۔

عمران تیزی سے دوسری طرف بڑھ گیا۔ وہ کرنل ناگیش کے بیرک کی طرف جانا چاہتا تھا مگر وہاں جانے سے پہلے وہ میزائلوں کی بیٹریوں والے روم کو بھی دیکھنا چاہتا تھا تاکہ ان کے بارے میں یہ معلوم کر سکے کہ وہ کس قسم کی بیٹریاں ہیں۔ چھپتا چھپاتا وہ اس بیرک تک جا پہنچا جہاں میزائل بیٹریاں نصب تھیں۔ یہاں چاروں طرف سے بیرک بند تھی اس کا صرف ایک ہی بڑا فولادی دروازہ تھا۔ دروازے پر بدستور لاک لگا ہوا تھا۔ آس پاس کوئی گارڈ نظر نہیں آ رہا تھا۔ فولادی دروازے نما گیٹ میں ایک ذیلی دروازہ بھی نظر آ رہا تھا عمران نے چاروں طرف کا جائزہ لیا پھر اس ذیلی دروازے کے پاس جا پہنچا۔

وہ دروازہ بھی مقفل تھا کیونکہ دباؤ دینے سے بھی نہیں کھل سکا تھا۔ عمران پلٹ پڑا۔ اب اس کا رخ اس عمارت کی جانب تھا جس میں ریڈار اور کنٹرول کمپیوٹر لگے ہوئے تھے لیکن اس عمارت کے پاس پہنچ کر اسے رکنا پڑا تھا۔ کیونکہ اس عمارت کے سامنے بہت سے مسلح آدمی موجود تھے۔ عمران فوراً واپس پلٹا اور ایک لمبا چکر کاٹ کر اس سمت آ گیا جس طرف ریڈار اور میزائل بیٹریاں کنٹرول کرنے والی عمارت کا عقب تھا۔ اس طرف دوسری کوئی بیرک نہیں

تھی اور یہاں روشنی بھی نہ ہونے کے برابر تھی۔ عمران اس طرف کا جائزہ لیتے ہوئے اس بڑی کھڑکی تک پہنچ گیا جسے تختے لگا کر بند کیا گیا تھا۔ مسلح افراد کی آوازیں یہاں تک پہنچ رہی تھیں۔ عمران کھڑکی میں لگے ہوئے تختوں کا جائزہ لینے لگا پھر اس نے ایک سمت کا تختہ جس میں جھری تھی پکڑ کر کھینچا۔ اسے تھوڑی سی قوت صرف کرنا پڑی تھی۔ تختہ کیلوں سمیت اکھڑ کر اس کے ہاتھ میں آ گیا۔ عمران نے اس کے برابر والے دوسرے تختے کو کھینچا وہ بھی ہلنے لگا تھا عمران نے دونوں تختے اکھاڑ لئے۔ کھڑکی میں سلاخیں نہیں تھیں اور پٹ بھی نہیں تھے۔ عمران اچک کر کھڑکی کے خلاء میں آیا اور اس نے دونوں تختے اندر رکھے اور چوکھٹ پر چڑھ کر اندر اتر گیا۔ پھر اس نے تختے کھڑکی سے باہر نکال کر اس سے کیل اس طرح چوکھٹ میں پھنسا دیئے کہ دیکھنے پر یہی محسوس ہو کہ وہ جڑے ہوئے ہیں۔

یہاں نیم تاریکی تھی۔ نیم تاریکی اس لئے کہ صرف زیرو پاور کا ایک بلب دور اس ہال کے دروازے پر چمک رہا تھا۔ عمران اسی نیم تاریکی میں ہال کی ایک ایک چیز کا جائزہ لینے لگا۔ اسے پوری عمارت کا جائزہ لینے میں دو گھنٹے لگے تھے ان دو گھنٹے میں اس نے یہاں موجود ریڈار اور میزائل کنٹرول کرنے والے کمپیوٹرز کا اچھی طرح جائزہ لے لیا تھا۔ یہاں بیس کمپیوٹر اور ان کے ساتھ منسلک بیس اسکرینیں تھیں۔ اسی طرح ریڈار کنٹرول کرنے والے تین کمپیوٹر

تھے اور ان تینوں کے سامنے بڑی بڑی اسکرینیں موجود تھیں۔ بائیں
سمت دیواروں پر بڑے بڑے نقشے لگے ہوئے تھے۔ عمران نے ان
نقشوں کا جائزہ لیا اور اس کا خون کھول اٹھا۔ رگ رگ میں نفرت
اور انتقام کا لاوا کھولنے لگا تھا۔ دیوار گیر نقشوں میں پاکیشیا کے
بڑے بڑے شہروں اور اہم فوجی تنصیبات اور ہوائی اڈوں پر نشان
والی سرخ جھنڈیاں لگی ہوئی تھیں اور ہر ایک پر نمبر پڑے ہوئے
تھے یہ کل بیس نمبر تھے۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ یہاں موجود بیس
میزائل انہی نشانوں پر فلسڈ کئے گئے تھے اور ان کو حرکت میں لانے
کے لئے بٹن دبانے کی دیر تھی اور اس کے بعد صرف چند منٹ بعد
پاکیشیا کے بڑے بڑے شہر اور اہم فوجی اڈے، تنصیبات اور ہوائی
اڈے تباہی سے دو چار ہو جاتے۔ اس کے بعد کافرستان کا ان کے
ملک پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لینا ایسا ہی ہوتا جیسے کسی دکان سے
کوئی پھل اٹھا لیا جائے۔ اس کے ملک کی افواج مزاحمت کرنے
کے قابل ہی نہ رہتی تو وہ مقابلہ کیا کرتی۔ عمران کا ذہن سنسنانے
لگا اور جسم میں آگ سی لگ گئی تھی۔

"ہونہہ۔ میں ان کے مذموم عزائم خاک میں ملا دوں گا۔ یہ اپنی
اس بھیانک سازش میں کسی بھی طرح کامیاب نہیں ہو سکیں
گے"...... عمران نے غرا کر کہا پھر پلٹ کر وہ مزید جائزہ لینے لگا اس
نے اچھی طرح سے پورے ریڈار روم اور میزائل کنٹرول کمپیوٹرز کو
دیکھا سمجھا اور ذہن نشین کر کے وہ پلٹ آیا۔ مسلح افراد کے بولنے

اور باتیں کرنے کی آوازیں اب نہیں آ رہی تھیں۔ کھڑکی کے تختے
نکالنے سے پہلے اس نے اچھی طرح سے باہر کی آہٹیں سن کر یہ
اندازہ لگا لیا تھا کہ باہر کوئی موجود تو نہیں ہے پھر کھڑکی سے باہر
نکل کر اس نے تختے دوبارہ لگا دیئے اور کرنل ناگیش کی مخصوص
بیرک کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کا ارادہ یہی تھا کہ وہ کسی طرح سے
کرنل ناگیش کو قابو کر لے پھر اس کے ذریعے سے وہ میزائل
کنٹرول سسٹم کو کام میں لائے گا۔ اس کے بیس آپریٹروں سے کام
لینے کے لئے سوائے کرنل ناگیش کے اور کوئی طریقہ نہیں تھا۔ کرنل
ناگیش ہی جان بچانے کے لئے اس کے حکم پر عمل کرا سکتا تھا۔

کرنل ناگیش کی بیرک نیم تاریکی میں ڈوبی ہوئی تھی۔ میزائل
اسٹیشن پر بھی اب خاموشی کا راج تھا۔ عمران، کرنل ناگیش کی بیرک
کے قریب آ گیا اور پھر وہ جھکے جھکے انداز میں بیرک کی سائیڈ پر
موجود ایک کھڑکی کی طرف بڑھنے لگا۔ کھڑکی کے پاس پہنچ کر وہ
رکا۔ اس نے چند لمحے توقف کیا اور پھر وہ سیدھا ہوا اور اس نے
کھڑکی کے پٹوں پر دباؤ ڈالا تو یہ دیکھ کر اس کے رگ و پے میں
سرشاری کی لہریں سی دوڑتی چلی گئیں کہ کھڑکی اندر سے بند نہ تھی۔
کھڑکی کے پٹ اندر کی طرف ہی کھلتے تھے۔ عمران نے کھڑکی سے
اندر جھانکا۔ اندر خاموشی تھی۔ یہ کمرہ سٹور روم دکھائی دے رہا تھا۔
عمران نے دونوں ہاتھ چوکھٹ پر رکھے اور اچک کر اوپر آ گیا اور
پھر اس نے کھڑکی کے اندر چھلانگ لگا دی۔ اس کے قدموں کی

ہلکی سی دھمک ہوئی اور وہ وہیں دبک گیا۔ وہ چند لمحے اس کمرے میں رکا رہا پھر اس نے کھڑکی بند کی اور کمرے کے اکلوتے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے سے کان لگا کر باہر کی سن گن لی اور پھر باہر خاموشی پا کر اس نے کمرے کا دروازہ کھولا اور باہر کا جائزہ لینے لگا۔

باہر ایک چھوٹی سی راہداری تھی۔ وہاں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ پتہ نہیں ملازم بھی یہاں موجود تھے یا نہیں۔ کمرے دو دو کی قطار میں آمنے سامنے بنے ہوئے تھے۔ عمران کمرے سے نکلا اور پھر وہ دبے قدموں راہداری میں چلتا ہوا دوسرے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے پہلے دروازے سے کان لگا کر اندر کی سن گن لی اور پھر اس نے احتیاط سے اور بے آواز طریقے سے دروازہ کھولا اور اندر جھانکنے لگا۔ کمرہ خالی تھا۔ عمران نے دروازہ بند کیا اور راہداری میں موجود دوسرے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ ایک ایک کمرہ دیکھتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔ ایک کمرے میں اسے چار ملازم سوئے ہوئے نظر آئے تھے۔ اس نے ان کا کمرہ ذہن نشین کیا اور آگے بڑھ گیا۔ راہداری کا آخری کمرہ کافی بڑا تھا اور کمرے کے اندر سے باتیں کرنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ عمران نے دروازے کے ایک پٹ پر ہاتھ رکھا تو وہ اندر دبتا محسوس ہوا تھا اس نے دروازہ کھولا پھر اندر گھس کر دروازہ بند کر دیا دروازے پر پڑے ہوئے پردے کی اوٹ سے اس نے جھانکا سامنے کوئی نظر نہیں آیا

تھا البتہ بائیں سمت بیڈ لگا ہوا تھا اور وہاں دو افراد آمنے سامنے کھڑے تیز تیز لہجے میں باتیں کر رہے تھے عمران پوری توجہ سے ان کی گفتگو سننے لگا۔

''تم اپنی حد سے بڑھتے جا رہے ہو کیپٹن شنکر۔ تمہیں اتنی جرأت کیسے ہوئی ہے کہ تم میرے روم میں آ کر مجھ سے ایسے لہجے میں بات کرو''...... لمبا چوڑا اور مضبوط جسم والا آدمی اپنے سامنے کھڑے دوسرے آدمی کی طرف غصیلی نظروں سے گھورتا ہوا کہہ رہا تھا۔

''میں اپنی حد اور اپنی اوقات میں ہوں کرنل ناگیش اور تم نے ہی مجھے اس بات کے لئے مجبور کیا ہے کہ میں تمہارے کمرے میں آ کر تم سے اس انداز میں بات کروں''...... دوسرے آدمی نے کہا جو رینک کے لحاظ سے کیپٹن تھا۔ سامنے کھڑے آدمی کو دیکھتے ہی عمران نے پہچان لیا تھا کہ وہ ملٹری انٹیلی جنس کا چیف کرنل ناگیش ہے۔ کرنل ناگیش کے سامنے کیپٹن کے رینک کا آدمی کھڑا تھا اور کرنل ناگیش سے جس انداز میں بات کر رہا تھا یہ دیکھ کر عمران کو واقعی حیرت ہو رہی تھی۔

''تم کہنا کیا چاہتے ہو''...... کرنل ناگیش نے کیپٹن شنکر کو گھورتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

''وہ جو تم سمجھ رہے ہو''...... کیپٹن شنکر نے اس سے بھی زیادہ کرخت لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ۔ یو نانسنس۔ دفع ہو جاؤ یہاں سے ورنہ میں تمہیں سینیٹر کے سامنے گستاخانہ انداز میں بات کرنے کے جرم میں سخت سے سخت سزا دے سکتا ہوں۔ چلے جاؤ یہاں سے ورنہ میں تمہیں ابھی گرفتار کرا کے زندان میں پھنکوا دوں گا۔ تمہارا کورٹ مارشل کر کے موت کی سزا بھی دی جا سکتی ہے"...... کرنل ناگیش نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

"تمہاری یہ خواہش کبھی پوری نہیں ہو سکے گی کرنل ناگیش۔ تم نہ مجھے کوئی سزا دے سکتے ہو اور نہ یہاں سے جانے پر مجبور کر سکتے ہو"...... کیپٹن شیکھر نے تلخ لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ تم کہنا کیا چاہتے ہو"...... کرنل ناگیش نے چیختے ہوئے کہا۔

"وہی جو تم سمجھ رہے ہو"...... کیپٹن شیکھر نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میں کچھ نہیں سمجھ رہا نانسنس۔ کھل کر بولو کہ تم یہاں آئے کس لئے ہو اور کیا چاہتے ہو"...... کرنل ناگیش نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں یہاں ساکشی کی وجہ سے آنے پر مجبور ہوا ہوں کرنل ناگیش"...... کیپٹن شیکھر نے غرا کر کہا۔

"ساکشی۔ کیا مطلب۔ کون ساکشی۔ بولو"...... کرنل ناگیش نے چونکتے ہوئے کہا۔

"میں اسی ساکشی کی بات کر رہا ہوں جو ہیڈ کوارٹر میں مجھ سے

ملنے کے لئے آئی تھی اور تم نے اسے کہا تھا کہ مجھے سپیشل مشن پر شہر سے باہر بھیجا گیا ہے پھر تم نے اس کے ساتھ دست درازی کرنے کی کوشش کی تھی اور اس نے تمہارے منہ پر تھپڑ مار دیا تھا۔ جس پر تمہیں غصہ آ گیا اور تم نے اسے فوراً گرفتار کرا دیا تھا اور اب میری معلومات کے مطابق ساکشی کو تم نے ہیڈ کوارٹر سے باہر کسی نامعلوم جگہ پر منتقل کر دیا ہے۔ بولو یہ سچ ہے یا نہیں"...... کیپٹن شیکھر نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ جھوٹ ہے یہ سب۔ ہاں ایک لڑکی آج صبح تم سے ملنے کے لئے آئی تھی۔ میں نے اسے اپنے آفس میں بلایا تھا۔ تم چونکہ دال سرکل سے باہر گئے ہوئے تھے تو میں نے اسے یہ کہا تھا کہ تم باہر گئے ہوئے ہو۔ میں نے اسے تمہارا انتظار کرنے کا کہا تھا لیکن وہ نہیں رکی تھی اور پھر وہ واپس چلی گئی تھی۔ نہ میری اس سے مزید کوئی اور بات ہوئی تھی اور نہ ہی میں نے اسے گرفتار کرایا ہے۔ تمہیں اس بارے میں جس نے بھی بتایا ہے غلط بتایا ہے۔ نانسنس"...... کرنل ناگیش نے پہلے قدرے نرم لہجے میں کہا اور پھر آخر میں اس کا لہجہ سخت ہو گیا۔

"مجھے غلط نہیں بتایا گیا ہے کرنل ناگیش۔ تمہارے آفس میں جو کچھ بھی ہوا تھا سمجھ لو وہ سب میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا"...... کیپٹن شیکھر نے کہا تو کرنل ناگیش بری طرح سے اچھل پڑا۔

''اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ کیا۔ کیا مطلب۔ تم اپنی آنکھوں سے وہ سب کیسے دیکھ سکتے ہو نانسنس۔ تم تو اس وقت وال سرکل کے باہر تباہ ہونے والے ہیلی کاپٹر کا جائزہ لینے گئے ہوئے تھے''۔ کرنل ناگیش نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ میں وہاں گیا ہوا تھا لیکن میری آنکھیں یہیں تھیں۔ تم پر''...... کیپٹن شیکھر نے غرا کر کہا۔

''کیا مطلب ہوا اس بات کا''...... کرنل ناگیش نے غراتے ہوئے کہا۔

''مطلب تم سمجھ سکتے ہو کرنل ناگیش۔ تم ہر وقت میری نگاہوں میں رہتے ہو۔ تمہاری زندگی کا کوئی لمحہ ایسا نہیں ہے جو میری نگاہوں سے چھپا ہوا ہو''...... کیپٹن شیکھر نے طنزیہ لہجے میں کہا تو کرنل ناگیش بری طرح سے اچھل پڑا۔

''کیا۔ کیا تم میری جاسوسی کرتے ہو''...... کرنل ناگیش نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ تم پر نظر رکھنے کے لئے میں نے تمہاری رہائش گاہ کے ہر حصے میں اور تمہارے آفس میں جگہ جگہ خفیہ کیمرے لگا رکھے ہیں جو دن بھر تمہاری ایکٹوٹیز کی ریکارڈنگ کرتے ہیں اور میں رات کے وقت تمہاری ایکٹوٹیز چیک کرتا ہوں''...... کیپٹن شیکھر نے جواب دیا تو کرنل ناگیش کا چہرہ غصے سے سرخ ہوتا چلا گیا۔

''تمہاری یہ جرأت کیپٹن شیکھر کہ تم نے میری اجازت کے بغیر

مجھ پر نظر رکھنے کے لئے میری بیرک اور میرے آفس میں خفیہ کیمرے لگا رکھے ہیں۔ کیوں''...... کرنل ناگیش نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''کیونکہ میں تمہاری اصلیت جانتا ہوں کرنل ناگیش''...... کیپٹن شیکھر نے زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''اصلیت۔ میری اصلیت۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا بک رہے ہو۔ نانسنس''...... کرنل ناگیش نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

''نانسنس میں نہیں تم ہو کرنل ناگیش۔ مجھ سے آرام سے بات کرو۔ اسی میں تمہارا فائدہ ہے اور اگر تم نے مجھ سے اپنا رویہ نہ بدلا تو تمہارا انجام برا ہو گا۔ بے حد برا۔ سمجھے تم''...... کیپٹن شیکھر نے غرا کر کہا تو کرنل ناگیش کی آنکھوں سے چنگاریاں اڑنے لگیں۔ غصے کی شدت سے اس کا جسم بری طرح سے کانپنا شروع ہو گیا تھا اور اس نے اس بری طرح سے مٹھیاں بھینچ لیں جیسے وہ ابھی جھپٹ کر کیپٹن شیکھر کی گردن پکڑ لے گا اور ایک جھٹکے سے اس کی گردن کی ہڈی توڑ دے گا۔

''کون ہو تم اور یہ سب بکواس کرنے کی تمہیں جرأت کیسے ہوئی ہے''...... کرنل ناگیش نے غراتے ہوئے کہا۔

''میں کیپٹن شیکھر ہی ہوں اور میں بکواس نہیں کر رہا۔ وہی بول رہا ہوں جو سچ ہے''...... کیپٹن شیکھر نے کہا۔

''کون سا سچ۔ کیسا سچ''...... کرنل ناگیش غرایا۔

''تمہاری اصلیت کا سچ''...... کیپٹن شنکر نے اسی انداز میں کہا۔

''کیا ہے میری اصلیت کا سچ۔ بولو۔ جواب دو''...... کرنل ناگیش نے حلق کے بل دھاڑتے ہوئے کہا۔

''تمہارے لئے بہتر ہے کرنل ناگیش کہ اس سلسلے میں مجھ سے بات نہ کرو۔ اگر میں نے تمہیں تمہاری اصلیت بتا دی تو تمہارے پیروں کے نیچے سے زمین نکل جائے گی اور تم سب سے اپنا منہ چھپاتے پھرو گے''...... کیپٹن شنکر نے غرا کر کہا۔

''کیپٹن شنکر''...... کرنل ناگیش نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اس کے جسم میں غصے کی وجہ سے اس قدر تھرتھری آ گئی تھی کہ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ کسی بھی لمحے اچھل کر کیپٹن شنکر پر حملہ کر دے گا لیکن کیپٹن شنکر اسی طرح اطمینان بھرے انداز میں کھڑا تھا جیسے اسے کرنل ناگیش کے غصے کی کوئی پرواہ نہ ہو۔ عمران حیرت سے پردے کے پیچھے کھڑا ان کی باتیں سن رہا تھا۔ وہ بھی کیپٹن شنکر کی باتوں سے حیران ہو رہا تھا کہ آخر اس کے پاس کرنل ناگیش کے خلاف ایسا کیا ہے جس کی وجہ سے وہ اس کے سامنے اس طرح بے خوف کھڑا تھا اور اسے دھمکانے کی کوشش کر رہا تھا۔

''تمہاری طرح آواز میں بھی اونچی کر سکتا ہوں کرنل ناگیش۔ اپنی آواز کنٹرول کرو۔ ورنہ......'' کیپٹن شنکر نے اس بار غرا کر کہا تو کرنل ناگیش اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔

''تم جو کہنا چاہتے ہو کھل کر کہو۔ میں بھی جاننا چاہتا ہوں کہ آخر تمہارے پاس میرا ایسا کون سا راز ہے جو تم اس طرح میرے سامنے سینہ پھیلا کر کھڑے ہو گئے ہو۔ جواب دو مجھے''...... کرنل ناگیش نے اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ اس کا رنگ بدستور پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا۔

''یہی کہ تم اصلی کرنل ناگیش نہیں ہو''...... کیپٹن شنکر نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور اس کی بات سن کر نہ صرف کرنل ناگیش بلکہ عمران بھی بری طرح سے اچھل پڑا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو نانسنس کہ میں اصلی کرنل ناگیش نہیں ہوں''...... کرنل ناگیش نے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اگر یہ بات میں نے سب کو بتا دی تو تمہارا کیا انجام ہو گا یہ تم بہتر طور پر سمجھ سکتے ہو''...... کیپٹن شنکر نے کہا۔

''کیپٹن شنکر۔ تم واقعی اپنی حد سے بہت بڑھ گئے ہو۔ تم جو کہنا چاہتے ہو ایک بار کہہ دو اس کے بعد یہ سب کہنے کا تمہیں کوئی موقع نہیں ملے گا''...... کرنل ناگیش نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں نے جو کہنا تھا کہہ دیا۔ اب تمہیں مزید کچھ بتانے کی مجھے ضرورت نہیں ہے۔ تم اپنی خیریت چاہتے ہو تو اپنے آدمیوں کو فون کرو اور ان سے کہو کہ وہ ساشی کو جہاں لے گئے ہیں اسے فورا

آزاد کر دیں۔ میں تمہیں اس کے لئے ایک گھنٹہ دیتا ہوں۔ اگر ایک گھنٹے کے اندر ساکشی واپس اپنے گھر نہ پہنچی تو میں اعلیٰ حکام سے رابطہ کر کے انہیں تمہاری ساری حقیقت بتا دوں گا۔ اس کے بعد تمہارا کیا انجام ہو گا یہ تم خود سوچ لو"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہونہہ۔ تم مجھے دھمکی دے رہے ہو۔ کرنل ناگیش کو۔ بولو"۔ کرنل ناگیش نے چیختے ہوئے کہا۔

"کرنل ناگیش کو نہیں۔ راگیش کو جس نے کرنل ناگیش کا روپ دھار رکھا ہے"...... کیپٹن شکیل نے منہ بنا کر کہا تو کرنل ناگیش اچھل کر کئی قدم پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ عمران نے اس کے چہرے پر پہلی بار حیرت کے ساتھ ساتھ خوف کے تاثرات نمودار ہوتے دیکھے۔

"راگیش۔ کک کک۔ کون راگیش۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو نانسنس"...... کرنل ناگیش نے چیختے ہوئے کہا لیکن اس بار اس کے لہجے میں کھوکھلا پن موجود تھا جو عمران نے بھی محسوس کر لیا تھا۔

"تم کرنل ناگیش نہیں ہو اس کے جڑواں بھائی راگیش ہو۔ وہ راگیش جو کسی زمانے میں انڈر ورلڈ کا ڈان تھا اور پھر کرنل ناگیش نے اس کے خلاف کارروائی کر کے نہ صرف اسے بے دست و پا کر دیا تھا بلکہ اس کے تمام دھندے بھی تباہ و برباد کر دیئے تھے۔ کرنل ناگیش تمہارا جڑواں بھائی ہونے کے باوجود تمہارے کسی بھی کرائم کا ساتھ نہیں دیتا تھا۔ اس نے تمہیں سمجھانے اور کرائم سے تائب

ہونے کی کئی بار نصیحت کی لیکن تم اس کی بات ایک کان سے سنتے تھے اور دوسرے کان سے نکال دیتے تھے۔ کرنل ناگیش پر اوپر سے دباؤ تھا اس لئے اس نے آخر کار تمہارے خلاف بھرپور انداز میں کارروائی کرنے کا فیصلہ کر لیا اور پھر تمہارے خلاف کارروائی کی گئی۔ تمہارے بے شمار ساتھی ہلاک ہو گئے اور تمہارے تمام اڈوں کو ختم کر دیا گیا لیکن تم بچ کر نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔ کرنل ناگیش نے تمہیں تلاش کرنے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن تم کسی ایسے بل میں جا کر چھپ گئے تھے جہاں سے کرنل ناگیش کو بھی تمہیں تلاش کرنا مشکل ہو گیا تھا۔ کرنل ناگیش نے تمہیں تلاش کرنے کا کام مجھے سونپ دیا تھا اور جب میں نے تمہاری تلاش شروع کی تو میرے ہاتھ کچھ ایسے ثبوت لگ گئے جن سے مجھے علم ہو گیا کہ تم کہاں ہو۔

تم نے انتہائی چالاکی کا ثبوت دیا تھا اور اپنی ذہانت کا استعمال کر کے تم کرنل ناگیش کی رہائش گاہ میں ہی آ کر چھپ گئے تھے۔ تم نے کرنل ناگیش کے ایک گارڈ کو اغوا کیا تھا اور اسے ہلاک کر کے اس کے میک اپ میں اس کی رہائش گاہ میں ہی رہنا شروع کر دیا۔ جب مجھے معلوم ہوا کہ تم کرنل ناگیش کی رہائش گاہ میں ہو اور تم نے ایک گارڈ کا روپ دھار رکھا ہے تو پہلے تو میں نے سوچا کہ تمہیں فوری طور پر گرفتار کر لوں لیکن پھر میں نے کچھ سوچ کر چپ سادھ لی۔ میں یہ جاننا چاہتا تھا کہ آخر تم نے خاص طور پر کرنل ناگیش سے بچنے کے لئے اس کی رہائش گاہ کا ہی انتخاب کیوں کیا

تھا۔ مجھے تمہاری وہاں موجودگی کسی خطرے کا پیش خیمہ معلوم ہو رہی
تھی اس لئے میں نے کرنل ناگیش کی اجازت کے بغیر اس کی
رہائش گاہ میں خفیہ کیمرے نصب کرا دیئے۔ مجھے چونکہ خطرہ تھا کہ
تم کرنل ناگیش کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر سکتے ہو اس لئے
تمہارے ساتھ ساتھ میں کرنل ناگیش کو بھی نظروں میں رکھ رہا تھا۔
کرنل ناگیش پر بھی مجھے شک تھا کہ وہ شاید درپردہ تمہاری مدد کر رہا
ہے اور تم اس کی مرضی سے ہی اس کی رہائش گاہ میں رہ رہے ہو۔
میں کرنل ناگیش کو رنگے ہاتھوں پکڑنا چاہتا تھا اس کے لئے تمہاری
اور کرنل ناگیش کی ایک ملاقات ہی میرے لئے کافی ہوتی۔ لیکن
میرا خیال غلط نکلا۔

کرنل ناگیش تمہاری اس حقیقت سے لاعلم تھا کہ تم اس کی
رہائش گاہ میں ایک گارڈ کے روپ میں موجود ہو۔ میں تمہارے
بارے میں کرنل ناگیش کو بتا دینا چاہتا تھا لیکن جس رات میں نے
یہ ارادہ کیا تم نے کرنل ناگیش کی رہائش گاہ میں ایک ایسا خونی
کھیل کھیلا جسے دیکھ کر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے''...... کیپٹن
شنکر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ کرنل ناگیش غور سے اس کی
طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کا چہرہ بدستور غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔

''ہونہہ۔ کیا دیکھا تھا تم نے''...... اس کے خاموش ہونے پر
کرنل ناگیش نے غرا کر کہا۔

''تم کرنل ناگیش کی خواب گاہ میں گھس گئے تھے اور تم نے

کرنل ناگیش کو چاقو اور کلہاڑیوں کے وار کر کے انتہائی سفاکی سے
ہلاک کر دیا تھا۔ نہ صرف تم نے اسے ہلاک کر دیا تھا بلکہ تم نے
اس کی لاش کے ٹکڑے کر دیئے تھے اور پھر تم نے اس کی لاش
رہائش گاہ کے پائیں باغ میں دفن کر دی تھی۔ تم چونکہ کرنل ناگیش
کے جڑواں بھائی ہو اس لئے تمہیں کسی قسم کے میک اپ کرنے کی
ضرورت ہی نہیں پڑی۔ تم نے گارڈ والا میک اپ ختم کیا اور تم نے
آسانی سے اس کی جگہ لے لی اور تب سے اب تک کرنل ناگیش
بنے ہوئے ہو''...... کیپٹن شنکر نے کہا اور اس کی باتیں سن کر
عمران مبہوت سا رہ گیا۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ جس
کرنل ناگیش کے لئے یہاں آیا تھا وہ اصل کرنل ناگیش نہیں اس کا
جڑواں بھائی راگیش تھا جس نے کرنل ناگیش کی جگہ لے رکھی تھی۔

''یہ سب جھوٹ ہے۔ تم جو کہہ رہے ہو غلط کہہ رہے ہو کیپٹن
شنکر۔ ایسا کچھ نہیں ہے میں اصل کرنل ناگیش ہوں''...... کرنل
ناگیش نے چیختے ہوئے کہا۔

''بکنے دو راگیش۔ مجھے احمق مت بناؤ۔ میرے پاس تمہارے
خلاف ناقابل تردید ثبوت موجود ہیں جو میں نے ایکسپوز کر دیئے تو
تم کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہو گے''...... کیپٹن شنکر نے
منہ بنا کر کہا۔

''تم۔ تم میرے بارے میں بہت کچھ جانتے ہو۔ تمہارا زندہ
رہنا میرے لئے خطرناک ہو سکتا ہے''...... کرنل ناگیش نے کہا پھر

بڑی پھرتی سے بیڈ پر رکھے تکیے کے نیچے سے ریوالور نکال کر شیکھر کو پر تان لیا۔

"اس کھلونے کو جہاں سے اٹھایا ہے وہیں واپس رکھ دو راگیش۔ اگر مجھے کچھ ہو گیا تو دن کا سورج نکلتے ہی تمہارا راز پوری دنیا پر عیاں ہو جائے گا۔ میں نے تمام راز کی کاپیاں ایسے لوگوں کو دے رکھی ہیں جو میری موت کی خبر کے منتظر ہیں۔ میری ناگہانی موت کی خبر ان تک پہنچی تو وہ تمام مواد حکومت اور میڈیا کو فراہم کر دیں گے اور پھر......" کیپٹن شیکھر نے ہلکا سا قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تو تم اب مجھے بلیک میل کرنے کی کوشش کر رہے ہو"...... راگیش نے غرا کر کہا۔

"نہیں۔ تمہیں بلیک میل کرنا ہوتا تو یہ کام میں اسی وقت شروع کر دیتا جب میں نے تمہیں کرنل ناگیش کو ہلاک کرتے اور اس کی لاش دفناتے دیکھا تھا اور جب تم نے کرنل ناگیش کی جگہ لی تھی"...... کیپٹن شیکھر نے کہا۔

"تو اب تم کیا چاہتے ہو"...... راگیش نے سرد لہجے میں کہا۔

"ساکشی کی واپسی اور وہ بھی اسے بغیر کوئی نقصان پہنچائے۔ اگر مجھے اس کے جسم پر معمولی سی خراش دکھائی دی تو اس کا انجام تمہیں بھگتنا ہو گا"...... کیپٹن شیکھر نے بھی سرد مہری کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

"ساکشی ابھی محفوظ ہے اور وہ آج شام تک بخیر و عافیت اپنے فلیٹ میں پہنچ جائے گی"...... راگیش نے کیپٹن شیکھر کے سامنے ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا۔

"نہیں شام تک نہیں۔ اسے اگلے ایک گھنٹے تک اپنے فلیٹ پر پہنچ جانا چاہئے۔ یہ میری تمہارے لئے لاسٹ وارننگ ہے"۔ کیپٹن شیکھر نے غرا کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ وہ ایک گھنٹے تک واپس پہنچ جائے گی لیکن......" راگیش نے منہ بنا کر کہا۔

"لیکن کیا"...... کیپٹن شیکھر نے پوچھا۔

"اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ ساکشی کے واپس جانے کے باوجود میرا راز تمہارے پاس راز ہی رہے گا اور تم مجھے بھی ایکسپوز کرنے کی کوشش نہ کرو گے"...... راگیش نے اسے گھورتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"کوئی گارنٹی نہیں ہے۔ میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ اگر مجھے تمہیں ایکسپوز یا بلیک میل کرنا ہوتا تو یہ کام میں بہت پہلے کر چکا ہوتا"۔ کیپٹن شیکھر نے کہا۔

"اگر تم مجھے بلیک میل نہیں کرنا چاہتے تو پھر تم نے بلیک میلنگ سٹف اپنے پاس کیوں رکھا ہوا ہے۔ مجھے کیوں نہیں دے دیتے"۔ راگیش نے کہا۔

"نہیں۔ وہ سٹف میرے پاس رہے گا۔ اس وقت تک جب

تک مجھے اس بات کا یقین نہیں ہو جاتا کہ تم میرے لئے نقصان کا
باعث نہیں بنو گے"...... کیپٹن ششیکر نے کہا۔

"مجھے تم سے کوئی سروکار نہیں ہے کیپٹن ششیکر۔ اگر تم یہ سب
مجھ سے اعلیٰ عہدہ پانے کے لئے کر رہے ہو تو میں تمہاری یہ خواہش
بھی پوری کر سکتا ہوں اور تم مجھ سے جتنی چاہے دولت بھی لے
سکتے ہو لیکن سارا سٹف تمہیں میرے حوالے کرنا پڑے گا۔ بولو منظور
ہے تمہیں"...... راگیش نے کہا۔

"ابھی میں نے اس بارے میں کچھ سوچا نہیں ہے۔ تم فی الحال
ساکشی کو واپس گھر پہنچانے کے انتظامات کرو اس کے بعد دیکھا
جائے گا کہ مجھے کیا کرنا ہے"...... کیپٹن ششیکر نے تلخ لہجے میں کہا
اور راگیش غصے اور بے بسی سے اپنے ہونٹ بھینچنے لگا۔

"تو سوچو کچھ کیپٹن ششیکر۔ جلدی سوچو۔ اس میں تمہاری بھلائی
ہے"...... راگیش نے کہا۔

"اس بات کو چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ میجر سنگھ تمہارے لئے کیا کر رہا
ہے۔ میں نے اسے اکثر شوگران کے ایک ایجنٹ شی چانگ سے
ملتے دیکھا ہے"...... کیپٹن ششیکر نے کہا تو راگیش ایک بار پھر اچھل
پڑا۔

"ہونہہ۔ تو تم یہ سب بھی جانتے ہو"...... راگیش نے ہونٹ
بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں نے تمہیں بتایا تو ہے کہ میں ہر وقت اور ہر لمحے تم

پر نظر رکھتا ہوں۔ میجر سنگھ سے تم ایسی جگہ جا کر بات کرتے ہو
جہاں کیمرہ لگا ہوا نہیں ہے لیکن میں نے اپنی آنکھوں سے میجر سنگھ
کو شوگرانی ایجنٹ سے باتیں کرتے دیکھا ہے"...... کیپٹن ششیکر نے
کہا۔

"ہونہہ۔ جب تم ہر بات جانتے ہو تو میرے خیال میں مجھے
تمہیں یہ بات بھی بتا ہی دینی چاہئے کہ میجر سنگھ شوگرانی ایجنٹ شی
چنگ سے کیوں ملتا ہے۔ میجر سنگھ کے ذریعے ہم ایک ارب ڈالرز
حاصل کر سکتے ہیں اور اگر تم چاہو تو اس میں تمہارا بھی حصہ بن سکتا
ہے"...... راگیش نے کہا۔

"وہ کیسے"...... کیپٹن ششیکر نے چونک کر پوچھا۔

"اس میزائل اسٹیشن کا راز فروخت کر کے ہمیں ایک ارب
ڈالرز مل سکتے ہیں اور یہ معاملات میجر سنگھ کے ذریعے طے ہوں
گے"...... راگیش نے کہا۔

"ہونہہ۔ مجھے پہلے ہی شک تھا کہ تم اور میجر سنگھ مل کر اس
میزائل اسٹیشن کا راز فروخت کر دینا چاہتے ہو کیونکہ شی چنگ ایسا ہی
ایجنٹ ہے جو دولت کے عوض ملکی راز خریدنے کے چکروں میں
رہتا ہے"...... کیپٹن ششیکر نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے اور میجر سنگھ نے منصوبہ بنایا ہے کہ ہم شی چنگ
کو میزائل اسٹیشن کا راز دیں گے تو وہ ہمیں ایک ارب ڈالرز دے
گا۔ جس کے ہم دو حصے کریں گے اور پھر کافرستان کو ہمیشہ ہمیشہ

کے لئے خیر باد کہہ کر امریکہ یا سوئٹزر لینڈ شفٹ ہو جائیں گے نئے نام اور نئی پہچان کے ساتھ۔ اب تم چاہو تو ایک ارب ڈالرز کے ہم دونہیں تین حصے کر سکتے ہیں۔ بولو"...... راگیش نے کہا۔

"اور اس کے لئے مجھے تمہارے تمام راز تمہارے حوالے کرنے ہوں گے۔ کیوں"...... کیپٹن شکیر نے کہا۔

"ہاں۔ یہ بہت ضروری ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ میرا راز کسی پر اوپن ہو۔ اس لئے تم سے راز خرید کر میں اسے ہمیشہ کے لئے ختم کر دوں گا"...... راگیش نے کہا۔

"کیا میجر سنگھ ایک ارب ڈالرز کے تین حصے کرنے پر راضی ہو جائے گا"...... کیپٹن شکیر نے کچھ سوچ کر کہا۔

"اسے راضی کرنا میرا کام ہے۔ اگر وہ نہ مانا تو پھر مجھے کیا کرنا ہے یہ میں بخوبی جانتا ہوں"...... راگیش نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"اس صورت میں تمہیں مجھے آدھی پے منٹ کرنی پڑے گی"...... کیپٹن شکیر نے کہا تو راگیش چونک پڑا۔

"کیا مطلب"...... راگیش نے چونک کر کہا۔

"اگر میجر سنگھ ہمارے راستے سے ہٹ گیا تو ٹی چنگ سے ملنے والے ایک ارب ڈالرز کے دو حصے ہوں گے۔ ایک حصہ تمہارا اور دوسرا میرا۔ بولو منظور ہے"...... کیپٹن شکیر نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ففٹی ففٹی"...... راگیش نے کہا۔

"ہاں"...... کیپٹن شکیر نے کہا۔

"ٹھیک ہے لیکن ایسا تب ہو گا اگر میجر سنگھ نے میری بات ماننے سے انکار کیا ورنہ اس دولت کے تین حصے ہی ہوں گے کیونکہ یہ سارا کام میجر سنگھ کے ذریعے ہی سرانجام پائے گا"...... راگیش نے کہا۔

"ڈن"...... کیپٹن شکیر نے کہا اور اس نے مصافحے کے لئے راگیش کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

"تو پھر تم میرے راز مجھے کب واپس دے رہے ہو"۔ راگیش نے اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔

"جب میرے حصے کے ڈالرز میرے سوئس اکاؤنٹ میں جمع ہو جائیں گے"...... کیپٹن شکیر نے کہا تو راگیش نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس نے مڑ کر ایک بار پھر بیڈ پر پڑا ہوا ریوالور اٹھایا اور اس کا رخ کیپٹن شکیر کی طرف کر دیا۔

"کک۔ کیا مطلب"...... کیپٹن شکیر نے ہکلا کر کہا۔

"میں کسی ایسے فرد کو زندہ نہیں چھوڑ سکتا شکیر جو میرے رازوں سے واقف ہو"...... راگیش نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو کیا تم مجھے مار ڈالو گے۔ یاد رکھو اگر تم نے مجھے ہلاک کیا تو میرے ساتھی تمہیں کسی بھی حالت میں زندہ نہیں چھوڑیں گے"۔ کیپٹن شکیر نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"تمہارا یہ فقرہ اس بات کو ظاہر کر رہا ہے کہ تمہارا کوئی ساتھی

میرے راز سے واقف نہیں ہے ششیکر اور تم جھوٹ بول رہے ہو"۔ راگیش نے کہا۔

"نہیں یہ سچ ہے کہ....." اس کا جملہ پورا نہیں ہو سکا تھا کہ راگیش کے سائیلنسر لگے ریوالور سے گولی چلی اور کیپٹن ششیکر ماتھے میں خون اگلتا سوراخ لئے قالین پر گر پڑا۔ راگیش چند لمحے حقارت آمیز انداز میں اسے گھورتا رہا پھر اس نے ریوالور جیب میں رکھ لیا۔ عمران نے پھرتی سے کمرے سے نکل کر دروازہ بند کیا اور دوڑ کر ایک اور کمرے میں گھس گیا چند لمحے بعد اس نے راگیش کے کمرے کا دروازہ کھلنے اور پھر بند ہونے کی آواز سنی پھر قدموں کی چاپ سنائی دی اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔ کچھ دیر تک وہ اسی کمرے میں چھپا رہا پھر وہ کمرے سے نکلا اور کرنل ناگیش کے کمرے میں گھس گیا۔ قالین پر کیپٹن ششیکر اوندھا پڑا ہوا تھا۔

عمران نے اسے سیدھا کیا اور تلاشی لینے لگا۔ کیپٹن ششیکر کی جیب سے اسے ایک ڈائری ملی۔ عمران نے ڈائری کھولی اور پھر اس پر لکھی ہوئی تحریر پڑھ کر وہ چونک پڑا۔ تحریر میں اس نے کرنل ناگیش اور اس کے کرمنل بھائی کے بارے میں تمام تفصیل لکھی ہوئی تھی۔ اس نے ڈائری میں یہ بھی لکھا ہوا تھا کہ اس نے راگیش کی اصلیت پر مبنی جو خفیہ کیمروں سے تصاویر بنائی تھیں وہ اس نے کہاں چھپائی ہوئی تھیں ابھی وہ ڈائری دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک

کمرے کے باہر قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ اس نے تیزی سے ششیکر کو اوندھا کیا اور جھپٹ کر دروازے کی طرف بڑھا اور دیوار سے چپک گیا۔ آنے والے ایک سے زیادہ تھے اور قدموں کی چاپ سے اندازہ ہوتا تھا کہ وہ مسلح آدمی ہی ہیں اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ اس کمرے میں پھنس گیا تھا۔ دروازہ کھلتے ہی وہ پکڑا جا سکتا تھا اور پھر یقیناً موت ہی اس کا مقدر تھی۔

اچانک وہ سب چونک پڑے اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاروں طرف اندھیرے میں دیکھنے کی کوشش کرنے لگے ساتھ ہی ان کے ریوالور نکل کر ان کے ہاتھوں میں آ گئے تھے۔

"کتوں کی آوازیں ہیں یہ تو"...... اچانک جولیا نے کہا۔

"ہاں مگر آوازیں دور کی ہیں"...... صفدر نے تائید کرتے ہوئے کہا۔

"دور کی ہیں تو نزدیک بھی آ سکتی ہیں"...... خاور نے کہا۔

"نزدیک ہی آ رہی ہیں ایسا لگ رہا ہے کہ جیسے کتے اسی طرف آ رہے ہیں"...... جولیا نے غور سے سنتے ہوئے کہا۔

"پھر کیا کیا جائے"...... صفدر نے کہا۔

"یہاں تو بچنے کا بھی کوئی راستہ نہیں ہے"...... نعمانی نے کہا۔

"ہم آگے کی جانب بڑھ کر بچ سکتے ہیں۔ جب کتے واپس لوٹ جائیں گے تو دوبارہ ادھر چلے آئیں گے"...... تنویر نے کہا۔

"تنویر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ ہم آگے بڑھ کر کتوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں اور دوسرے خطرے سے بھی بچا جا سکتا ہے"...... چوہان نے کہا۔

"دوسرا خطرہ"...... جولیا نے دوہرایا۔

"ہاں اگر کتوں کے ادھر آتے ہی سرچ ٹاور سے روشنی ڈالی گئی تو کیا پھر ہم محفوظ رہ سکیں گے"...... چوہان نے کہا۔

"نہیں"...... جولیا کے منہ سے نکلا۔

"یہ واقعی خطرناک صورت حال ہے"...... نعمانی نے کہا۔

"ہمیں اس سے پہلے ہی یہاں سے نکل چلنا چاہئے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن آگے بڑھ کر بھی ہم محفوظ نہیں رہ سکیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"وہ کیوں"...... صفدر نے پوچھا۔

"کتے ہماری بو پر ادھر ہی آئیں گے جس طرف ہم پہنچیں گے اس لئے بچاؤ کے لئے کچھ اور سوچنا پڑے گا"...... جولیا نے کہا۔

"وہ قریب آتے جا رہے ہیں اس سے پہلے کہ وہ یہاں پہنچیں ہمیں چاہئے کہ یہاں سے دور نکل جائیں"...... نعمانی نے کہا۔

"ٹھیک کہا تم نے۔ دور جانے کے بعد اتنا وقت ہو گا کہ ہم اس مصیبت سے چھٹکارا پانے کے لئے کچھ سوچ سکیں"...... صدیقی نے کہا۔

"نہیں ہمیں یہاں سے آگے نہیں بڑھنا چاہئے"...... جولیا نے کہا۔

"وہ کیوں"...... تنویر نے پوچھا لیکن جولیا کے جواب دینے سے پہلے ہی جس طرف وہ بڑھنے کے سلسلے میں بحث کر رہے تھے کی طرف سے بھی کتوں کے بھونکنے کی آواز آئی اور وہ چونک پڑے خطرہ بے حد قریب آ گیا تھا۔

"اب کیا ہو گا"...... خاور نے کہا۔

"فاسٹ فائٹ"...... صفدر نے کہا ہی تھا کہ وہ اچھل پڑے۔ اپنے بالکل قریب ہی انہوں نے کتے کے غرانے کی آواز سنی تھی۔

"ہوشیار۔ کوشش کرنا کہ خاموشی سے انہیں ٹھکانے لگا دو"۔ جولیا نے کہا۔

"ان کے ساتھ مسلح آدمی بھی ہوں گے"...... صفدر نے آہستہ سے کہا۔

"شاید"...... جولیا کے منہ سے نکلا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ریوالور سے شعلہ نکلا اور چند قدم کے فاصلے پر موجود کتے کی کھوپڑی کے پرخچے اڑ گئے۔ بے ساختہ ان کی نظریں سرچ ٹاورز کی طرف اٹھ گئیں۔ لیکن یہ ان کی خوش قسمتی ہی تھی کہ کسی بھی سرچ ٹاور سے شعلہ نہیں دیکھا جا سکا تھا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی جولیا کی چھٹی حس بری طرح پھڑکنے لگی تھی کہ وہ سب خطرے میں ہیں لیکن اس خطرے سے بچنے کا ان کے پاس بظاہر کوئی راستہ نہیں تھا اور وہ

ان لوگوں کا مقابلہ نہیں کرنا چاہتے تھے۔ صرف اس لئے کہ مقابلہ کرنے کے بعد یہاں پر اپنی موجودگی کو پوشیدہ نہیں رکھ سکتے تھے۔

اچانک ایک خیال جولیا کے ذہن میں ابھرا اور وہ چونک پڑی لیکن اس سے پہلے کہ وہ اپنے ذہن میں ابھرنے والے خیال کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اپنے ساتھیوں کے سامنے اظہار کرتی صفدر اور خاور پر دو سائے جھپٹ پڑے پھر دو اور جھپٹے اور وہاں اٹھا پٹخ شروع ہو گئی۔

فوراً ہی ہلکی سی کراہ سنائی دی تھی۔ پھر دوسری کراہ کے ساتھ ہی ٹھک کی آواز ابھری اور اس کے ساتھ ہی فضا میں ایک تیز چیخ گونجتی چلی گئی پھر دوسری ٹھک کی آواز ہوئی اور اس کے ساتھ ہی قریب ترین سرچ ٹاور پر نصب سرچ لائٹ جاگ اٹھی اور وہ روشنی میں نہا گئے۔ جولیا نے دیکھا کہ تین مسلح آدمی ان کے قریب مرے ہوئے ہیں جبکہ چوتھا صفدر سے گتھم گتھا ہو رہا تھا۔ روشنی ہوتے ہی صفدر نے اس کے سر پر ریوالور رکھ کر ٹریگر دبا دیا۔ ریوالور سے ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی وہ مسلح آدمی اچھل کر دور جا گرا، ٹھیک اسی لمحے سرچ ٹاور پر موجود مشین گن گرجنے لگی۔ گولیاں ان سے کئی فٹ دور سے ایک قطار میں زمین ادھیڑتی چلی گئیں تھیں۔

"ان کی مشین گنیں اٹھاؤ اور سرچ لائٹ کو نشانہ بناؤ"...... جولیا نے چیخ کر کہا پھر اس نے مرنے والے مسلح افراد میں سے ایک کی مشین گن اٹھائی اور دو قدم آگے بڑھ کر سرچ ٹاور پر فائرنگ شروع

کر دی۔ سرچ ٹاور کی جانب سے ایک چیخ سنائی دی پھر کوئی مسلح آدمی اوپر سے نیچے گرتا نظر آیا۔ وہ شاید ٹاور کی طرف آنے والی اندھا دھند فائرنگ کا نشانہ بن گیا تھا۔ اس دوران دوسرے سرچ ٹاورز کی سرچ لائٹس بھی روشن ہوتی چلی گئیں اور اسی لمحے صفدر، خاور اور نعمانی نے بھی سرچ ٹاورز پر گولیاں برسانا شروع کر دیں۔ اچانک ایک چھناکا ہوا اور ان کے قریب والے سرچ ٹاور کی سرچ لائٹ ٹوٹ گئی اور وہاں تاریکی پھیل گئی۔ لیکن صرف چند لمحوں کے لئے پھر دوسرے سرچ ٹاورز کی روشنیوں کے ہالے اس طرف چکرانے لگے۔

"میرے پیچھے آؤ"...... جولیا نے چیختے ہوئے کہا اور ٹاور کی طرف بڑھنے لگی۔

"ادھر کہاں"...... خاور نے پوچھا۔

"چلو"...... جولیا نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"مگر"...... تنویر نے کہنا چاہا۔

"یہ اگر مگر کا وقت نہیں ہے"...... جولیا نے کہا ٹھیک اسی لمحے کتوں کے بھونکنے کی آوازیں پھر سنائی دی کتے خاصی دور تھے اور آوازیں ہوا کے دوش پر تیرتی ہوئی ان تک پہنچ رہی تھیں۔

"چلو آگے بڑھو"...... صفدر نے کہا اور وہ جولیا کے عقب میں آگے بڑھنے لگے۔ سرچ لائٹس کے ہالے ان کو ڈھونڈتے پھر رہے تھے۔

"کیا اندر داخل ہونے کا ارادہ ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"ہاں۔ اب ہمارے پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"مگر عمران صاحب کا حکم"...... صفدر نے کہا۔

"عمران کے بعد اس آپریشن کی انچارج میں ہی ہوں"۔ جولیا نے غراتے ہوئے کہا اور خاردار تاروں کی باڑ کو ٹٹولنے لگی۔ عمران نے خفیہ راستے کے بارے میں ان سب کو پہلے ہی ساری تفصیلات بتا دی تھیں اس لئے وہ تاروں کی باڑ کے کٹے ہوئے تاروں کو کھول کر اندر داخل ہوئے اور سب سے آخر میں آنے والا تار دوبارہ لگا دیتا۔ اس طرح ایک کے بعد ایک وہ تاروں کی باڑ کراس کرتے ہوئے آخری باڑ تک جا پہنچے کتوں کے بھونکنے کی آوازیں قریب آتی جا رہی تھیں اور سرچ لائٹس کے ساتھ ہی اب ٹارچوں کی روشنیاں بھی چکراتی نظر آنے لگی تھیں۔

"جلدی کرو۔ صفدر پہلے تم جاؤ۔ دوڑو"...... جولیا نے کہا۔

"اوکے"...... صفدر نے کہا اور وہ دوڑتا چلا گیا پھر کیپٹن شکیل اور ایک کے بعد ایک وہ دوڑ دوڑ کر آئل ٹینکروں کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ سب سے آخر میں جولیا نے تاروں کو ملا کر بل دیا اور دوڑتی چلی گئی۔

"اب ہم کسی حد تک محفوظ ہیں"...... جولیا نے آئل ٹینکروں کی آڑ میں پہنچ کر کہا۔

"کتے ہماری نشاندہی کر دیں گے"...... صفدر نے جلدی سے کہا۔

"کرنے دو۔ وہ بھی یقین نہیں کریں گے کہ خاردار تاروں کے دوسری طرف بھی ہم آ سکتے ہیں وہ کتوں کو کسی اور جانب گھسیٹ لے جائیں گے اور ادھر ادھر سر ٹکراتے پھریں گے"...... جولیا نے کہا۔

"ہونہہ"...... صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ بات جولیا کی ایک حد تک ٹھیک تھی۔

"اب ہمیں جلد از جلد یہاں سے ہٹ جانا ہے یہاں کاٹھ کباڑ پڑا ہوا ہے اور ہم اسی کی آڑ لے سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... صفدر نے دور تک پھیلے کاٹھ کباڑ کو دیکھتے ہوئے کہا۔ بیرکوں کی کھڑکیوں اور برآمدوں میں جلتی ہوئی روشنیوں کا عکس یہاں تک پہنچ رہا تھا اور وہ کاٹھ کباڑ سے آگے تک دیکھ سکتے تھے۔ تاروں کی باڑ کے عقب میں اس جگہ جہاں کچھ دیر پہلے وہ موجود تھے اب ٹارچوں کی تیز روشنیاں چکرا رہی تھیں اور کتوں کے بھونکنے کی آوازیں سن کر ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے وہ آپے سے باہر ہو چکے ہوں۔

"اگر تاروں کی باڑ نہ ہوتی تو کتے اب تک ہم پر حملہ آور ہو چکے ہوتے اور پھر جانے کیا ہوتا"...... صفدر نے کہا۔

"وہی ہوتا جو......" خاور نے کہنا چاہا تھا۔

"بس بحث پھر کر لینا اب آگے بڑھو"...... جولیا نے خاور کی بات کاٹ کر کہا تو سب پھرتی سے آگے بڑھنے لگے اور کاٹھ کباڑ کے پاس پہنچ کر اس کی اوٹ میں ہو گئے۔

"ارادے کیا ہیں"...... صفدر نے جولیا سے پوچھا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا"...... جولیا نے پوچھا۔

"یہی کہ کہیں چھپ کر بیٹھنا ہے یا......" صفدر رک گیا۔

"یا کیا"...... جولیا نے پوچھا۔

"یہی کہ اسی طرح آگے بڑھتے ہوئے ہم کہاں پہنچیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"میں چاہتی ہوں کہ کرنل ناگیش کی رہائش گاہ پہنچ کر اس پر قابو پر کر اس کی رہائش گاہ کو اپنا ٹھکانہ بنا لیں"...... جولیا نے کہا۔

"کیا یہ عمران صاحب کا پلان ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"نہیں یہ میں سوچ رہی ہوں"...... جولیا نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ممکن ہے عمران صاحب کی مرضی کے خلاف ہو"...... صفدر نے کہا۔

"خلاف تو یہ بھی ہے کہ ہم اندر گھس آئے ہیں جبکہ عمران نے ہمیں اگلے حکم تک اسی جگہ رکنے کے لئے کہا تھا جہاں اس نے ہمیں چھوڑا تھا"...... جولیا نے کہا۔

"میرے خیال میں یہ مناسب نہیں ہو گا کہ ہم کرنل ناگیش کی

رہائش گاہ پہنچیں۔ اس سے بہتر یہی ہے کہ اسی کاٹھ کباڑ میں چھپ کر عمران صاحب کی کال کا انتظار کریں یا عمران صاحب سے رابطہ کریں''...... صفدر نے کہا۔

''ہونہہ''...... جولیا نے سر ہلا دیا صفدر کا مشورہ اسے مناسب لگا تھا ٹھیک اسی لمحے انہوں نے اپنے سر پر ایک ہیلی کاپٹر کی گرج محسوس کی تھی۔ جولیا نے سر اٹھا کر دیکھا ایک ہیلی کاپٹر پرواز کرتا ہوا دو منزلہ عمارت کی طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا پھر وہ اسی عمارت کی چھت پر اتر گیا۔

''اب آپ کیا کہتی ہیں''...... صفدر نے پوچھا۔

''ٹھیک ہے آؤ''...... جولیا نے کہا ہی تھا کہ وہ روشنی میں نہا گئے کسی سرچ لائٹ کی روشنی اچانک ہی ان پر آ پڑی تھی پھر اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتے دوڑتے ہوئے قدموں کی چاپ ابھری اور ایک کرخت آواز سنائی دی۔

''اب تم ہمارے نشانے پر ہو۔ اسلحہ پھینک کر ہاتھ سر سے بلند کر لو ورنہ ایک لمحے میں تمہارے جسم چھلنی کر دیے جائیں گے''۔ کرخت آواز والے نے کہا۔

''اوہ''...... خاور کے منہ سے نکلا۔

''سنا نہیں تم لوگوں نے''...... وہی کرخت آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی مشین گن کی گرج فضا میں ابھری اور بیرک کی چھت پر موجود سرچ لائٹ چھناکے سے ٹوٹ گئی اور وہاں تاریکی

پھیل گئی۔ اس کے ساتھ ہی کئی مشین گنیں گرجنے لگی تھیں لیکن وہ تو اس سے پہلے ہی نیچے گر چکے تھے پھر وہ بڑی تیزی سے رینگتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ کسی اور سرچ لائٹ کے روشن ہونے سے پہلے ہی وہ محفوظ جگہ تلاش کر لینا چاہتے تھے۔

''مشین گنوں سے نیچے کی طرف فائرنگ کرو۔ وہ رینگ کر اگر آگے جانے کی کوشش کریں گے تو فائرنگ کی زد میں آ جائیں گے''...... اسی کرخت آواز نے کہا اور مشین گنوں سے نکلنے والی گولیاں زمین پر اس جگہ دھنستی چلی گئیں جہاں چند لمحے پہلے وہ سب موجود تھے۔ بڑی تیزی سے رینگتے ہوئے وہ اس بڑی بیرک تک پہنچ گئے جس کی چھت پر ہیلی کاپٹر اترا تھا۔ فائرنگ اب بند ہو گئی تھی اور اس جگہ ٹارچوں کی روشنیاں چکرانے لگی تھیں۔ مسلح افراد کا شور بڑھتا جا رہا تھا ایسا لگ رہا تھا کہ مختلف بیرکوں سے مسلح افراد نے باہر آنا شروع کر دیا ہے۔ وہ اس عمارت کی ایک دیوار سے چپکے کھڑے تھے اور جولیا سوچ رہی تھی کہ کیا میزائل اسٹیشن کے اندر گھس کر ان سے حماقت سرزد ہوئی ہے۔ مگر نہیں ان کے پاس دشمن سے بچنے کا اس کے سوا راستہ بھی تو کوئی نہیں تھا۔ لیکن یہاں بھی وہ موت کے منہ میں پھنسے ہوئے تھے جو دشمن کے روپ میں آس پاس موجود تھی۔

اچانک دروازہ کھلا اور دو مسلح آدمی اسٹریچر اٹھائے اندر گھس آئے اس کے بعد نقلی کرنل ناگیش اندر آیا۔ اسٹریچر والے مسلح آدمی کیپٹن شنکر کے پاس جا کر رک گئے تھے اور اب اسٹریچر کو فرش پر رکھ رہے تھے۔

"اس کی لاش اٹھا کر لے جاؤ اور برقی بھٹی میں ڈال کر بھسم کر دو۔ اس کا نشان تک باقی نہیں رہنا چاہئے"۔ راگیش نے غرا کر کہا

"یس چیف"...... مسلح افراد نے ادب سے کہا تھا۔

"اور ہاں۔ گیسٹ روم میں کرنل گھوش آیا ہوا ہے۔ اسے یہاں بھیج دو"...... راگیش نے کہا۔

"اوکے چیف"...... مسلح افراد نے کہا اور بڑی تیزی سے کیپٹن شنکر کے مردہ جسم کو اٹھا کر اسٹریچر پر ڈال لیا۔ عمران اس وقفہ میں آہستہ آہستہ دروازے کے پاس پہنچ چکا تھا پھر وہ بے آواز طریقے سے دروازے سے نکل گیا۔ دروازے سے نکل کر اس نے

اطمینان کا سانس لیا ہی تھا کہ چونک پڑا کسی نے اسے مخاطب کیا تھا۔

"اے کون ہو تم"...... کسی نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"سر۔ سر"...... عمران نے مخاطب کرنے والے پر نظر ڈالتے ہی سیلوٹ کرتے ہوئے ہکلا کر کہا تھا۔ کیونکہ اس کے سامنے ایک باوردی کرنل کھڑا تھا۔

"کیا سر سر لگا رکھی ہے۔ کرنل ناگیش ہے اندر"...... کرنل کے رینک والے آدمی نے کرختگی سے پوچھا۔

"یس سر۔ وہ اندر ہی ہیں"...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"ہونہہ"...... کرنل نے ہنکارہ بھرا اس کے جسم پر وردی کے علاوہ اوورکوٹ بھی تھا سر پر بڑے چھجے کی فیلٹ ہیٹ تھی۔ عمران حیران تھا کہ اس وقت فیلٹ ہیٹ کا کیا کام۔ اچانک بجلی کی طرح ایک خیال عمران کے ذہن میں ابھرا۔ کرنل ابھی صرف ایک قدم آگے بڑھا تھا۔ عمران جھپٹا اور بجلی کی سی تیزی سے اس نے کرنل کی گردن کے گرد کلائی ڈالی اور اسے گرفت میں لے لیا پھر اس سے پہلے کہ کرنل کے منہ سے آواز نکلتی عمران کا بچا تلا ہاتھ اس کی کنپٹی پر لگا اور وہ عمران کے ہاتھوں میں جھول گیا عمران اسے گھسیٹتا ہوا دوسرے کمرے میں لے گیا۔

"چلو جلدی کرو"...... عمران نے راگیش کی آواز سنی اور پھر

دونوں مسلح آدمی کیپٹن شنکر کی لاش اسٹریچر پر اٹھائے اس کمرے کے سامنے سے نکلے چلے گئے۔ چند لمحے بعد عمران نے دروازہ بند ہونے کی آواز سنی تھی۔ اس نے مطمئن انداز میں سر ہلایا اور بے ہوش کرنل کی طرف بڑھا۔ کمرے میں جلنے والے زیرو پاور کے بلب کی روشنی میں اس نے کرنل کا اوور کوٹ جو اس نے شانوں پر ڈال رکھا تھا الگ کیا اور وردی اتارنے لگا۔ پندرہ منٹ بعد وہ کرنل کی جگہ وردی پہنے کھڑا تھا پھر اس نے فلیٹ ہیٹ سر پر رکھی اور اوور کوٹ شانوں پر ڈال لیا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے چہرے پر موجود ماسک کو تھپتھپانا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد وہاں دوسرا کرنل موجود تھا جو بے ہوش ہونے والے کرنل جیسا دکھائی دے رہا تھا۔ عمران نے کرنل کی جیبوں کی تلاشی لی تو اسے کرنل کی جیب سے ایک کارڈ ملا۔ کارڈ پر کرنل کی تصویر لگی ہوئی تھی اور اس کا نام کرنل گھوش لکھا ہوا تھا۔ عمران نے کمرے کے باہر سن گن لی اور مطمئن ہو کر وہ کمرے سے باہر نکل آیا پھر آگے بڑھ کر اس نے کرنل ناگیش والے کمرے کے دروازے پر دستک دی۔

''کون ہے''...... اندر سے راگیش کی غراتی آواز سنائی دی۔

''کرنل گھوش''...... عمران نے کرنل گھوش کی آواز میں کہا دوسرے ہی لمحے کمرے میں قدموں کی چاپ ابھری پھر دروازہ کھل گیا۔ دروازے کے دوسری طرف راگیش کرنل ناگیش کی وردی میں نظر آیا۔ عمران نے ایڑیاں جوڑ کر اسے سلیوٹ کیا تھا۔ راگیش

نے نخوت سے گردن ہلائی۔

''کم ان کرنل''...... راگیش نے کہا۔

''تھینک یو کرنل ناگیش''...... عمران نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

''بیٹھ جاؤ''...... راگیش نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور عمران دوسری کرسی پر بیٹھ گیا وہ پوری طرح چوکس تھا۔

''میں نے تمہیں ایک خاص کام سے طلب کیا ہے کرنل گھوش''۔ راگیش نے کہا۔

''وہ کیا کرنل ناگیش''...... عمران نے پوچھا۔

''میزائل اسٹیشن کی حدود میں نئے آدمی کے روپ میں ایک دشمن گھس آیا ہے۔ نیا آدمی کا مطلب سمجھ رہے ہو نا''...... راگیش نے کہا۔

''یس کرنل ناگیش۔ آپ کا مطلب یہی ہے نا کہ وہ دشمنوں میں سے ہے اپنوں میں سے نہیں''...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''ہاں اور وہ ایک ہیلی کاپٹر سے یہاں اترا تھا''...... راگیش نے کہا اور ہیلی کاپٹر کے ہٹ ہونے سے اب تک کے واقعات دوہراتا چلا گیا۔

''ہونہہ تو نہ وہ ملا اور نہ ہی اس کے ساتھی''...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں میں نے دو پارٹیاں کتوں کے ساتھ روانہ کی ہیں وہ مین چیک پوسٹ سے دائیں اور بائیں سمت سے انہیں تلاش کرتے ہوئے واپس آئیں گے اور اس طرح اگر وہ ان اطراف میں ہوئے تو پکڑ لئے جائیں گے"...... راگیش نے کہا۔

"پھر مجھے کیوں بلایا ہے کرنل ناگیش"...... عمران نے پوچھا۔

"اس لئے کہ مجھے امید نہیں کہ کوئی پکڑا جائے اور چونکہ تم ان امور کے ماہر ہو اس لئے میں نے تمہیں طلب کیا ہے"...... راگیش نے کہا۔

"او کے۔ کرنل ناگیش"...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آج رات تم میرے پاس قیام کر کے کل صبح سے اپنی کارروائی شروع کرو گے"...... راگیش نے کہا۔

"او کے کرنل ناگیش"...... عمران نے کہا۔

"یہ کیا کرنل ناگیش، کرنل ناگیش کی رٹ لگا رکھی ہے تم نے۔ پہلے تو ایسا نہیں کہتے تھے تم"...... راگیش نے چونک کر پوچھا۔

"کچھ بھی نہیں۔ اوہ......" عمران نے کہتے کہتے اچانک منہ بند کر لیا۔

"اپنی ہیٹ ہٹاؤ"...... راگیش نے غراتے ہوئے کہا۔

"کیوں"...... عمران نے پوچھا۔

"ہٹاؤ"...... راگیش نے پھر غرا کر کہا اور عمران نے ہیٹ سر سے اتار لی۔

"اور کوئی حکم"...... عمران نے مؤدبانہ انداز میں کہا۔

"تم کرنل نہیں ہو۔ کرنل گھوش کہاں ہے اور تم کون ہو۔ بولو"۔ راگیش نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہی جس کو تلاش کرانے کے لئے تم نے کرنل گھوش کو بلایا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ"...... راگیش کے منہ سے نکلا دوسرے ہی لمحے اس کے ہاتھ میں ریوالور نظر آنے لگا اور نال کا رخ عمران کے سینے کی طرف تھا۔ عمران اچھل کر پیچھے ہٹا تھا جس کی وجہ سے کرسی ایک جانب جا گری تھی۔ راگیش کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔

"اس ریوالور کو رکھ لو یہ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا"...... عمران نے کہا۔

"تمہارے ساتھ اور کتنے آدمی ہیں"...... راگیش نے غرا کر پوچھا۔

"میں نے کہا ہے نا کہ ریوالور رکھ لو تاکہ ہم دوستانہ فضا میں بات کر سکیں"...... عمران نے کہا۔

"بکو مت۔ اگر تم نے اپنے ساتھیوں کے بارے میں نہ بتایا تو میں تمہارا جسم چھلنی کر دوں گا"...... راگیش نے غرا کر کہا۔

"چلو پہلے یہی حسرت پوری کر لو"...... عمران نے کہا۔

"تم کیا سمجھتے ہو میں گولی نہیں چلاؤں گا"...... راگیش نے غراتے ہوئے کہا۔

"جلدی چلا کر اپنی حسرت پوری کر لو۔ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے جو ان فضولیات میں ضائع کروں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب"...... راگیش نے غرا کر کہا اور ساتھ ہی اس نے عمران پر فائر کر دیا۔ عمران غافل نہیں تھا ٹریگر دبتے ہی اس نے اپنی جگہ چھوڑ دی تھی راگیش نے دوسرا فائر کیا لیکن اس بار بھی عمران کو بچتے دیکھ کر راگیش کے چہرے پر حیرت پھیلتی چلی گئی۔

"تمہارا نشانہ کمزور ہے۔ ابھی سیکھنے کی ضرورت ہے"...... عمران نے کہا اور راگیش نے پھر فائر کیا اس بار وہ مسلسل ٹریگر دباتا چلا گیا اور عمران سنگ آرٹ کا بہترین مظاہرہ کرتا ہوا اس کی گولیوں سے بچتا رہا۔ ریوالور کی گولیاں ختم ہوئیں تو عمران نے یکلخت ہوا میں قلابازی کھائی اور پھر ٹھیک راگیش کے سامنے پیروں کے بل آ کر کھڑا ہو گیا۔ راگیش کے چہرے پر حیرت کے تاثرات گویا جم کر رہ گئے تھے۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ میرے نشانے سے آج تک کوئی نہیں بچ سکا پھر۔ تم۔ تم کیسے بچ گئے۔ کک۔ کک کیا تم انسان نہیں ہو"...... راگیش نے کہا اس کے لہجے میں ہلکی سی کپکپاہٹ تھی اور آنکھیں حیرت سے عمران پر جمی ہوئی تھیں۔

"اگر میں انسان نہیں ہوں تو پھر تمہاری نظر میں کون ہو سکتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بھوت۔ کوئی انسان آج تک میرے نشانے سے نہیں بچ سکا مگر تم۔ تم پورا چیمبر خالی ہونے کے باوجود زندہ کھڑے ہو"۔ راگیش نے کہا۔

"ایک بار پھر چیمبر بھر لو اور شروع ہو جاؤ"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ تم حیرت انگیز انسان ہو اور اب میں سمجھ سکتا ہوں کہ ریوالور کی گولیاں اس وقت تک تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں جب تک تم چوکنے ہو"۔ راگیش نے ریوالور ایک جانب اچھالتے ہوئے کہا۔

"گڈ سمجھدار ہو۔ اب بولو دوستانہ فضا میں بات کرو گے یا دوسرا طریقہ اختیار کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

"کیا چاہتے ہو تم"...... راگیش نے غراتے ہوئے کہا۔

"اس میزائل اسٹیشن کی تباہی میں تمہارا تعاون"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"کیا۔ میزائل اسٹیشن کی تباہی"...... راگیش نے کہا وہ بری طرح سے اچھلا تھا۔

"ہاں"...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم اسے تباہ کرنا چاہتے ہو اور یہ بھی امید رکھتے ہو کہ میں تم سے تعاون کروں گا۔ یہ تمہاری حماقت ہے"...... راگیش نے کہا۔

"کیوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"میں یہاں کا چیف ہوں کرنل ناگیش۔ کیا تم نہیں جانتے"۔ راگیش نے بھی غراتے ہوئے کہا۔

"سب کچھ جانتا ہوں۔ تم صرف یہ بتاؤ کہ مجھ سے تعاون کرو گے اور میرے کہنے پر عمل کرو گے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"ایک محب وطن سے تم غداری کی توقع کیسے کر سکتے ہو"۔ راگیش نے غرا کر کہا۔

"محب وطن۔ جو اپنے محب وطن بھائی کو قتل کر سکتا ہے اور جو کیپٹن ششیکر کو قتل کر سکتا ہے اس کے منہ سے محب وطن کے الفاظ اچھے نہیں لگتے"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا۔ مطلب۔ یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو"...... راگیش نے غراتے ہوئے کہا۔

"میرے پاس زیادہ وقت ہوتا تو میں تمہاری حیرت سے محظوظ ہوتا مگر افسوس کہ میرے پاس وقت نہیں ہے اس لئے میں صاف بات کروں گا۔ مسٹر راگیش"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کون راگیش"...... راگیش نے چونکتے ہوئے کہا۔

"تم اور کون۔ اپنے جڑواں بھائی کرنل ناگیش کا قاتل جو لان میں دفن ہے"...... عمران نے کہا۔

"کک کک۔ کیا تم۔ تم ششیکر کے ساتھی ہو"...... راگیش نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ جب تم کیپٹن ششیکر سے بات کر رہے تھے اور جب تم نے اس کا قتل کیا تھا تو میں اسی کمرے میں موجود تھا۔ جب تم اس کی لاش اٹھوانے کے لئے کمرے سے باہر چلے گئے تو میں نے

یہاں آ کر کیپٹن ششیکر کی تلاشی لی تھی۔ کیپٹن ششیکر کی جیب سے مجھے ایسے ثبوت ملے ہیں جو اس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ تم کرنل ناگیش نہیں بلکہ اس کے جڑواں بھائی ہو۔ تمہارا نام راگیش ہے اور تم نے اپنے بھائی کو ہلاک کر کے اس کی لاش اپنی رہائش گاہ کے پائیں باغ میں دفن کر دی تھی۔ وہ تمام راز اب میرے پاس ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تم جھوٹ بول رہے ہو"...... راگیش نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے میں خوف کی جھلک نمایاں تھی۔

"ڈائری میں کرنل ناگیش کی لاش کہاں دفن ہے اس کی پوری تفصیل لکھی ہوئی ہے اور کیپٹن ششیکر نے وہ تمام ثبوت کہاں رکھے ہیں جو تمہاری موت کا باعث بن سکتے ہیں ان سب کے بارے میں بھی میرے پاس تفصیلات موجود ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تو واقعی ڈائری تمہارے پاس ہے"...... راگیش نے شکست خوردہ انداز میں کہا۔

"ہاں اب کہو کیا کہتے ہو"...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"دوسروں کے لئے میں کرنل ناگیش ہوں اور رہوں گا۔ تم یہ ثابت......" راگیش نے کہنا چاہا تھا۔

"ڈی این اے کے ٹیسٹ اور ان تمام ثبوت کو سامنے رکھ کر تمہارے خلاف بہت کچھ ثابت کیا جا سکتا ہے راگیش اور پھر

تمہارے اور کرنل ناگیش کے فنگر پرنٹس بھی کسی بھی صورت میں ایک جیسے نہیں ہو سکتے''...... عمران نے راگیش کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ اب تم کیا چاہتے ہو''...... راگیش نے اسے خونخوار نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا۔

''یہی کہ میزائل اسٹیشن کی تباہی میں میرا ساتھ دو''...... عمران نے کہا۔

''لیکن اس سے مجھے کیا فائدہ ہو گا''...... راگیش نے عمران کو گھورتے ہوئے پوچھا۔

''کیا چاہتے ہو تم''...... عمران نے پوچھا۔

''اس میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنے کی کوشش کرنے والے یقیناً کسی ملک کے ایجنٹ ہی ہو سکتے ہیں۔ اس لئے میں ایک صورت میں تعاون کر سکتا ہوں''...... راگیش نے کہا۔

''وہ کیا''...... عمران نے پوچھا۔

''ڈیڑھ ارب ڈالرز اور جان کی حفاظت''...... راگیش نے کہا۔

''کھل کر کہو''...... عمران نے کہا۔

''ڈیڑھ ارب ڈالرز سوئٹزر لینڈ کے کسی بینک میں میرے نام پر جمع کرا دیے جائیں اور تم مجھے بحفاظت اس جگہ سے نکالنے کا وعدہ کرو تو میں اپنے ہاتھوں سے تمہارے لئے یہ میزائل اسٹیشن تباہ کر سکتا ہوں''...... راگیش نے کہا۔

''تو تم مجھ سے اپنے وطن کا سودا کرنا چاہتے ہو''...... عمران نے غرایا۔

''ہاں۔ اگر یہ کام تم نہیں کرو گے تو اس میزائل اسٹیشن کے راز میں کسی اور کو فروخت کر کے بھی یہاں سے نکل سکتا ہوں۔ مجھے صرف اور صرف دولت سے غرض ہے اور میں وطن پرست نہیں صرف اور صرف دولت پرست ہوں۔ دولت مل جائے تو میں اس پورے ملک کو بھی تباہ کر سکتا ہوں''...... راگیش نے کہا۔

''ہونہہ۔ تو یہ ہے تمہاری اصلیت''...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''ہاں کیونکہ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ تمہارے علاوہ اور کوئی اس راز سے آگاہ نہیں ہے اور تمہیں میں ختم کر دوں گا اس طرح میرا راز ہمیشہ راز رہے گا اور میں کرنل ناگیش کی حیثیت سے ساری زندگی عیش سے گزار سکتا ہوں''...... راگیش نے کہا۔

''اگر مجھے تمہارا سودا منظور نہ ہو تو......'' عمران نے جان بوجھ کر فقرہ ادھورا چھوڑتے ہوئے کہا۔

''تو تم یہاں سے زندہ بچ کر نہیں جا سکو گے''۔ راگیش نے کہا

''تمہارا ریوالور خالی ہو چکا ہے۔ اس کے باوجود تم مجھے دھمکا رہے ہو''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''باہر ہر طرف مسلح فورس موجود ہے۔ میری ایک آواز پر اس کمرے کو چاروں طرف سے گھیر لیا جائے گا۔ ایسی صورت میں

تمہارا یہاں سے نکلنا ناممکن ہو جائے گا“...... راگیش نے کہا۔

”تب تک میں تمہاری گردن توڑ چکا ہوں گا“...... عمران نے غرا کر کہا۔

”کوئی پرواہ نہیں۔ میں آر یا پار پر سمجھوتہ کرنے والا انسان ہوں۔ اگر مجھے کچھ نہیں مل سکتا اور میری موت تمہارے ہاتھوں لکھی ہے تو میں اسے ٹال نہیں سکتا لیکن میرے بعد تمہاری موت بھی طے ہے یہ مت بھولنا“...... راگیش نے ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

”ہونہہ ٹھیک ہے۔ تم میرے ساتھ ہی یہاں سے باہر چلو گے“...... عمران نے کہا۔

”کوئی دھوکہ نہ کرنا ورنہ......“ راگیش نے کہا۔

”تم جیسے غدار وطن پر بھروسہ کرنا تو مشکل ہے لیکن بہرحال اگر تم اپنا وعدہ پورا کرو تو میں تمہاری ڈیمانڈ پوری کر سکتا ہوں“۔ عمران نے کہا۔

”راگیش نہیں کرنل ناگیش کہو۔ دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں“۔ راگیش نے کہا۔

”ٹھیک ہے“...... عمران نے سر ہلایا۔

”اب بتاؤ کہ کرنل گھوش کہاں ہے“...... راگیش نے پوچھا۔

”برابر والے کمرے میں۔ کیوں“...... عمران نے کہا۔

”وہ بے حد خطرناک آدمی ہے۔ تم نے اس کی جگہ لی تھی تو

تمہیں اسے ہلاک کر دینا چاہئے تھا“...... راگیش نے کہا۔

”وہ کئی گھنٹوں کے لئے بیہوش ہے۔ بہرحال پھر بھی دیکھ لیتے ہیں آؤ“...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”چلو“...... راگیش نے کہا اور وہ کمرے سے نکل آئے۔ دوسرے کمرے میں کرنل گھوش اب بھی بیہوش پڑا تھا اس کی سانسیں متوازن تھیں اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ بہت دیر تک ہوش میں نہیں آ سکے گا۔

”یہ ابھی......“ عمران کہتے ہوئے مڑا مگر جملہ پورا نہیں ہوا تھا کہ راگیش جھکا۔ اس نے اپنا ایک پاؤں کرنل گھوش کے کندھے پر رکھا اور دونوں ہاتھوں سے جھٹکا دے کر اس کی گردن کی ہڈی توڑ دی۔

”یہ تم نے کیا کیا ہے نانسنس“...... عمران نے غرا کر پوچھا۔

”اس کا زندہ رہنا خطرناک ثابت ہو سکتا تھا۔ اس لئے اس کا ہلاک ہو جانا ہم سب کے لئے بہتر ہے۔ یہ یہاں سے رپورٹ لینے کے لئے آیا تھا اور میں اسے کوئی رپورٹ نہیں دینا چاہتا تھا اس لئے میں نے اسے ہلاک کرنے کا پہلے ہی سوچ رکھا تھا“۔ راگیش نے عمران کی غراہٹ کو نظر انداز کرتے ہوئے اطمینان سے کہا۔

”ہونہہ۔ ٹھیک ہے باہر چلو اب“...... عمران نے غرا کر کہا اور دونوں کمرے سے نکل کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے

گئے۔ ابھی وہ دروازے سے باہر نکلے ہی تھے کہ اچانک ماحول
مشین گنوں کی تڑتڑاہٹ اور انسانی چیخوں کی تیز آوازوں سے گونج
اٹھا۔ راگیش اور عمران چونک پڑے۔ بے ساختہ عمران کے ذہن
میں اپنے ساتھیوں کا خیال ابھرا کہ کہیں وہ کیمپ میں داخل تو نہیں
ہو گئے اور وہ یہاں موجود فورس سے ٹکرا گئے ہوں۔

"فائرنگ ہو رہی ہے۔ کیا تمہارے اور ساتھی بھی ہیں"۔
راگیش نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا۔

"بس پھر یہ فائرنگ انہی سے ٹکراؤ کا نتیجہ ہے"...... راگیش
نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تم یہاں ٹھہرو......" عمران نے چند لمحے سوچنے کے
بعد کہا۔

"تمہارا اکیلے باہر جانا خطرناک ثابت ہو سکتا ہے"...... راگیش
نے عمران کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"پھر"...... عمران نے پوچھا۔

"میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں"...... راگیش نے کہا۔

"اچھا ٹھہرو"...... عمران نے کہا پھر اس نے واچ ٹرانسمیٹر آن
کیا اور جولیا سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کرنے لگا۔

"ہیلو ہیلو۔ آئی کالنگ یو۔ ہیلو۔ اوور"...... عمران نے دوسری
طرف مسلسل کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ جے اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... رابطہ ملتے ہی جولیا کی تیز
آواز سنائی دی۔

"کہاں ہو تم سب۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"میزائل اسٹیشن کے اندر ایک بڑی بیرک کے عقب میں ہیں
ہم۔ اوور"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے بے
اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"تو تم یہاں پہنچ گئے ہو۔ اوور"...... عمران نے غرا کر کہا۔

"ہاں۔ ہم نے تمہارا بہت انتظار کیا تھا اور پھر ہم جہاں چھپے
ہوئے تھے وہاں فورس سراغ رساں کتے لے کر پہنچ گئی تھی۔ اگر ہم
وہاں رکے رہتے تو وہاں کتے پہنچ کر ہمارے بوٹیاں اڑا ڈالتے۔
اوور"...... جولیا نے کہا۔

"ابھی کچھ دیر قبل جو فائرنگ ہوئی تھی کیا وہ تم پر ہوئی تھی۔
اوور"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ ہمارا ٹکراؤ ہوا تھا مگر ہم ان کے گھیرے سے نکل آئے
ہیں۔ اوور"...... جولیا نے کہا۔

"لیکن فائرنگ کی آوازیں تو اب بھی آ رہی ہیں۔ اوور"۔
عمران نے کہا۔

"اپنی دانست میں وہ ہم ہی پر کر رہے ہیں۔ اوور"...... جولیا
نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم اسی دو منزلہ عمارت کے پاس رکو میں آ رہا

ہوں۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”مگر......“ جولیا نے کہنا چاہا۔

”جو کہا ہے وہ کرو“...... عمران غرایا اور اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔

”تو یہ واقعی تمہارے ساتھی ہیں“...... راگیش نے کہا۔

”تم نے خود ہی سن لیا ہے۔ اب مجھے ان سب کو یہاں تک لانا ہے“...... عمران نے کہا۔

”کیا ضرورت ہے وہ جس جگہ پر ہیں وہیں میزائل کنٹرول روم ہے“...... راگیش نے کہا۔

”مجھے معلوم ہے مگر کیا ہم اسے آپریٹ کر سکیں گے“...... عمران نے کہا۔

”نہیں جہاں تک میری معلومات ہیں اسے وہی بیس آپریٹر آپریٹ کر سکتے ہیں جن کو تربیت دی گئی ہے“...... راگیش نے کہا۔

”اسی لئے میں چاہتا ہوں کہ ان کو یہاں بلوا لوں“...... عمران نے کہا۔

”اس کے لئے میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں“۔ راگیش نے کہا۔

”نہیں۔ میں انہیں اسی طرف آنے کے لئے کہہ دیتا ہوں کوئی بات ہو تو تم سنبھال لینا“...... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے چلو“...... راگیش نے کہا ہی تھا کہ ایک دھماکہ ہوا اور چاروں طرف یکلخت تیز روشنی پھیلتی چلی گئی۔

جولیا نے منہ بناتے ہوئے واچ ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”ہمیں یہاں رکنا پڑے گا“...... جولیا نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

”یہ خطرناک بھی ہو سکتا ہے“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”ہاں مگر مجبوری ہے ہم اگر یہاں سے آگے بڑھے اور عمران ہمیں تلاش کرتا ہوا ادھر آیا تو ہمیں نہ پا کر پریشان ہو جائے گا“...... جولیا نے کہا۔

”اس کی پریشانی کو دیکھیں یا اپنی حفاظت کو“...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب نے کسی خاص وجہ ہی سے ہمیں یہاں رکنے کے لئے کہا ہو گا“...... صفدر نے کہا۔

”اس کا یہ حکم حماقت کے مترادف ہے اور یہ تم سب جانتے ہو کہ وہ دنیا کا سب سے بڑا احمق ہے“...... تنویر نے کہا۔

"ہونہہ۔ یہ مت بھولو کہ اسی احمق نے لاتعداد مرتبہ ہم سب کو موت کے منہ میں جانے سے بچایا ہے"...... جولیا نے غرا کر کہا اور تنویر کا منہ بن گیا۔

"احتیاطاً ہمیں کسی جگہ چھپ جانا چاہئے۔ کیونکہ اگر پھر کوئی سرچ لائٹ روشن ہو گئی تو دیکھ لئے جائیں گے"...... خاور نے کہا۔

"مگر اندھیرے میں کوئی جگہ بھی تو ایسی نظر نہیں آ رہی کہ جہاں ہم چھپ کر عمران کا انتظار کر سکیں"...... جولیا نے کہا۔

"اس عمارت کی کوئی کھڑکی یا دروازہ تلاش کیا جائے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں عمارت سنسان بھی ہے اور تاریک بھی پھر کیوں نہ اسی میں پناہ لی جائے یہاں سے عمران پر بھی نظر رکھ سکیں گے"۔ جولیا نے کہا۔

"دروازہ یا کھڑکی تو نظر نہیں آ رہی"...... نعمانی نے کہا۔

"تلاش کرو۔ مگر اس کی دیوار سے آگے مت بڑھنا"...... جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... خاور نے کہا اور وہ تاریکی میں ٹٹول ٹٹول کر کوئی کھڑکی یا دروازہ عمارت کی دیوار میں تلاش کرنے لگے۔

"مل گیا"...... خاور نے کہا۔

"کیا۔ دروازہ یا کھڑکی"...... جولیا نے پوچھا۔

"کھڑکی ہے مگر اس پر تختے لگے ہوئے ہیں"...... خاور نے کہا۔

"کیا تختے ڈھیلے ہیں"...... جولیا نے کہا۔ خاور کی بات سن کر وہ آگے بڑھ کر اس کے پاس پہنچ گئی تھی۔

"نکال دوں"...... خاور نے کہا۔

"کوشش کر دیکھو مگر آواز پیدا نہ ہو"...... جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... خاور نے کہا اور وہ تختوں سے زور آزمائی کرنے لگا جبکہ جولیا اور اس کے ساتھی مسلح افراد پر نظر رکھے ہوئے تھے۔ اب کہیں کہیں مشین گن گرج رہی تھی اور ٹارچوں کی روشنیاں بھی چکراتی دکھائی دے رہی تھیں۔ چاروں طرف سے آنے والے مسلح افراد کے قدموں کی آوازیں کم نہیں ہوئی تھیں مگر اس طرف مزید کوئی مسلح آدمی نہیں آیا تھا۔ ممکن ہے وہ ایک جگہ جمع ہو رہے ہوں۔

"میں نے تختے الگ کر لئے ہیں"...... خاور کی سرگوشی ابھری۔

"گڈ"...... جولیا نے کہا اور کھڑکی کی طرف پلٹ گئی۔ پھر اس نے پنسل ٹارچ نکال کر روشن کی اور اندر روشنی ڈال کر جائزہ لینے لگی۔

"یہ تو کوئی آپریشن روم معلوم ہو رہا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کھڑکی سے اندر جھانک کر کہا۔

"شاید۔ چلو ایک ایک کر کے اندر اتر جاؤ"...... جولیا نے کہا۔

"مس جولیا پہلے آپ اندر جائیں گی"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ بحث مت کرو پہلے خاور تم اندر جاؤ۔ ہری اپ"۔ جولیا

نے کہا۔

''مگر......'' خاور نے کہنا ہی چاہا تھا کہ ایک دھماکہ ہوا اور چاروں طرف یکلخت تیز روشنی پھیلتی چلی گئی اتنی تیز کہ وہ زمین پر پڑی ہوئی سوئی تک دیکھ سکتے تھے پھر سامنے قطار در قطار کھڑے مسلح آدمی انہیں کیوں نظر نہ آتے۔ وہ تیز روشنی ٹرنچ فائر کی تھی جو زمین سے پچاس فٹ کے فاصلے پر فضا میں تیرتا ہوا روشنی بکھیر رہا تھا۔ یہ ایک نئی قسم کا شیل تھا جس سے نکلنے والی روشنی سورج کی روشنی کی طرح ہر طرف پھیل گئی تھی۔

''تم لوگوں نے دیکھ لیا ہے کہ تم چاروں طرف سے گھر چکے ہو چاہو بھی تو فرار نہیں ہو سکتے اس لئے اس سے پہلے کہ میں تمہیں چھلنی کئے جانے کا حکم دوں ہتھیار پھینک دو''...... اچانک میگا فون سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

''ہونہہ۔ بچاؤ کا بس ایک ہی راستہ ہے اور وہ یہ کہ ہم بائیں سمت ہٹ جائیں''...... جولیا نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

''زندگیاں چاہتے ہو تو اسلحہ پھینک کر خود کو ہمارے حوالے کر دو''...... میگا فون پر ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا گیا۔

''ان پر کوئی توجہ نہ دو۔ انہیں جو کرنا ہے کرنے دو۔ تم وہی کرو جو میں کہہ رہی ہوں''...... جولیا نے غرا کر اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ آہستہ آہستہ بائیں سمت کھسک رہے تھے لیکن

یہ حرکت دشمن سے پوشیدہ نہیں رہی تھی۔

''تم کسی بھی طرف کھسک جاؤ ہر جگہ مشین گنیں تمہیں چھلنی کرنے کے لئے موجود ہیں''...... میگا فون پر کہا گیا۔

''پرواہ مت کرو''...... جولیا نے چلا کر کہا ٹھیک اسی لمحے پھر ایک دھماکہ ہوا اور ایک اور ٹرنچ فائر فضا میں تیرنے لگا کیونکہ پہلے شیل کی روشنی مدھم ہو چکی تھی صفدر اور اس کے ساتھی یہی سوچ رہے تھے کہ جولیا شیل کے ختم ہونے کی منتظر ہے تاکہ اندھیرا ہوتے ہی وہ فائرنگ کرتے ہوئے یہاں سے نکل سکیں۔ مگر اب دوسرے شیل کے فضا میں بلند ہونے سے صفدر کی دانست میں جولیا کا منصوبہ ادھورا رہ گیا تھا اور وہ صحیح معنوں میں پھنس چکے تھے۔

''لگتا ہے کہ انہوں نے واقعی ہمیں چاروں طرف سے اپنے گھیرے میں لے لیا ہے مس جولیا''...... صفدر نے کہا۔

''میں نے مایوس ہونا نہیں سیکھا۔ کیا تم نے عمران کا یہ جملہ بار بار نہیں سنا۔ بولو''...... جولیا نے غرا کر کہا۔

''سنا ہے مگر موجودہ سچویشن''...... خاور نے کہا۔

''سچویشن ہمارے قابو میں ہے''...... جولیا نے غرا کر کہا۔

''اتنے مسلح افراد کے گھیرے میں ہونے کے باوجود آپ یہ کہہ رہی ہیں کہ سچویشن ہمارے قابو میں ہے۔ لیکن کیسے''۔ چوہان نے کہا۔

''ہاں۔ بس تم سب بائیں سمت کھسکتے رہو''...... جولیا نے کہا۔

''بائیں سمت''...... صفدر نے دوہرایا بے ساختہ اس کے ذہن میں یہ سوال ابھرا تھا کہ بائیں سمت ہٹ کر وہ کیسے بچ سکتے ہیں کیا چیز ہے جو جولیا کو خطرات سے بچ نکلنے کے لئے نظر آ رہی ہے اس نے بائیں طرف ہٹتے ہوئے گرد و پیش پر نظر ڈالی اور پھر چونک پڑا اسے بھی وہ راستہ نظر آ گیا تھا جو جولیا کے ذہن میں تھا۔ بچ نکلنے کا راستہ اور یہ راستہ ایسا ہی تھا کہ بچ نکلنے کے امکانات خاصے روشن تھے اور اب اسے عمران کی باتوں پر یقین آ گیا تھا کہ اگر انسان حواس قابو میں رکھے تو موت کے دہانے سے بھی پلٹ کر آ سکتا ہے اور اس وقت بھی ہوا تھا۔ جو راستہ جولیا کافی دیر پہلے سے دیکھ چکی تھی وہ راستہ اب اس کے ذہن میں آیا تھا وہ عمارت کی آڑ سے باہر نکل کر کھلے میدان میں آ گئے تھے۔ پھر اس سے پہلے کہ جولیا کچھ کہتی تیسرے دھماکے کے ساتھ ہی تیسرا شیل فضا میں بلند ہو گیا تھا۔ وہ ایک شیل کی روشنی مدھم پڑتے ہی دوسرا شیل فائر کر دیتے تھے۔

''ابھی تک تم لوگوں نے اسلحہ نہیں پھینکا''...... میگا فون پر ایک مرتبہ پھر چیختی ہوئی آواز ابھری۔

''کوشش کرو کہ ہم ہتھیار پھینک دیں۔ دوسری صورت میں ہم خود تمہیں چھلنی کر دیں گے''...... جولیا نے چلاتے ہوئے کہا۔

''تم اور ہمیں چھلنی کرو گی''...... کہنے کے ساتھ ہی ایک قہقہہ لگایا گیا تھا حقارت آمیز قہقہہ۔

''اپنی گنوں کا رخ آئل ٹینکروں کی طرف کر دو''...... جولیا نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا اور انہوں نے پھرتی سے مڑ کر اپنے عقب میں موجود آئل ٹینکروں کی طرف مشین گنوں کی نالیں اٹھا دیں۔

''کیوں کیا اپنے عقب میں موجود مسلح افراد کی چھلنی کرنا چاہتے ہو''...... میگا فون سے کہا گیا وہ یہی سمجھے تھے کہ وہ سب اپنے دائیں سمت عمارت کی دیوار سے لگ کر کھڑے مسلح افراد پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔

''نہیں''...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

''پھر۔ اسلحہ پھینک کر خود کو ہمارے حوالے کیوں نہیں کر رہے''۔ میگا فون سے کہا گیا۔

''اس لئے کہ ابھی تم سب ہمارے کہنے پر اپنا اسلحہ پھینک دو گے''...... جولیا نے کہا۔

''شٹ اپ نانسنس۔ ہم اسلحہ نہیں گرائیں گے۔ اب میں تمہیں صرف دو منٹ کی مہلت دے رہا ہوں۔ دو منٹ میں تم سب نے اسلحہ پھینک کر خود کو ہمارے حوالے نہ کیا تو چاروں طرف سے چلائی جانیوالی گولیاں تمہیں چھلنی کر ڈالیں گی''...... میگا فون پر کہا گیا۔

''گولیاں چلانے سے پہلے یہ دیکھ لینا کہ ہماری گنوں کے نشانے پر کیا چیز ہے''...... جولیا نے خونخوار لہجے میں کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتی ہو تم''...... میگا فون والے نے چیخ کر پوچھا۔

''یہی کہ میرے ایک اشارے پر تم سب اور پورا میزائل اسٹیشن آگ کے سمندر میں ڈوب جائے گا''...... جولیا نے چیخ کر کہا۔

''کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے''...... میگا فون سے کہا گیا۔

''ایک فائر کر کے دیکھ لو۔ چار مشین گنیں تم پر آگ کے دریا کا دہانہ کھول دیں گی پھر تم رہو گے اور نہ تمہارا یہ میزائل اسٹیشن۔ ہم سب کچھ تباہ کر دیں گے''...... جولیا نے غرا کر کہا۔

''شاید موت کو اپنے قریب دیکھ کر تم پاگل ہو گئی ہو۔ کیا تم اتنے ہی بزدل ہو''...... میگا فون والے نے حقارت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم لوگ بزدل ہی نہیں احمق بھی ہو جو اب تک میری کہی ہوئی بات کا مطلب ہی نہیں سمجھ سکے''...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

''چلو ہم احمق ہی سہی تم ہی مطلب سمجھا دو''...... غرا کر کہا گیا۔

''اگر چار مشین گنیں سامنے چند گز پر موجود آئل ٹینکروں پر فائر کریں تو خود اندازہ لگا لو کہ آئل ٹینکروں سے نکلنے والی سیال آگ تمہارا اور میزائل اسٹیشن کا کیا حشر کرے گی''...... جولیا نے کہا۔

''کیا!!!۔ تت تت۔ تم آئل ٹینکروں کو تباہ کرو گی''...... حیرت زدہ لہجے میں کہا گیا۔

''ہاں اور اپنے مسلح افراد سے کہہ دو کہ وہ فائر نہ کریں ورنہ ہمیں فائر کرنے کی بھی ضرورت نہیں پڑے گی اور سیال آگ پھیلتی چلی جائے گی''...... جولیا نے کہا۔

''کوئی فائر نہ کرے......'' جملہ پورا نہیں ہوا تھا کہ جولیا کے اشارے پر اچانک ان سب نے گھوم کر ان مسلح افراد پر فائرنگ شروع کر دی تھی جو ٹرینچ فائر کرنے والی گن کے پاس کھڑے تھے۔ پے در پے کئی چیخیں بلند ہوئیں اور پھر یکلخت خاموشی چھا گئی۔

''دائیں سے بائیں فائر کرو''...... جولیا نے چیخ کر کہا۔

''اوکے''...... صفدر نے کہا اور انہوں نے ایک راؤنڈ دائیں سے بائیں فائر کیا اور پھر زمین پر لیٹتے چلے گئے۔

''اب واپس اسی طرف دوڑو۔ جس طرف سے ادھر آئے تھے''...... جولیا نے کہا۔

''مگر مسلح آدمی''...... خاور نے کہا۔

''ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر دوڑنا ہے مگر اندھیرا پھیلنے کے بعد''...... جولیا نے کہا اور ادھر ادھر بھاگتے ہوئے مسلح افراد پر فائر کرنے لگی۔ مسلح آدمی آئل ٹینکروں کی وجہ سے ان پر جوابی فائرنگ نہیں کر رہے تھے انہیں ڈر تھا کہ جوابی فائرنگ کرنے کی وجہ سے کہیں کوئی گولی آئل ٹینکروں میں نہ جا لگے۔ اگر ایسا ہو جاتا تو ہزاروں گیلن آئل سے بھرے ٹینکر ایک دھماکے سے پھٹ جاتے

اور پھر وہ سب زندہ اس آگ میں اس طرح جل کر بھسم ہو جاتے کہ ان کی راکھ بھی کسی کو نہ مل پاتی اور ان میں سے کوئی بھی مرنا نہیں چاہتا تھا۔

''جینئس جولیا۔ دل خوش کر دیا ہے آپ نے ہمارا''...... نعمانی نے پرجوش لہجے میں کہا۔

''چوکنے رہو''...... جولیا نے کہا۔ فضا میں موجود آخری شیل کی روشنی مدھم ہوتی جا رہی تھی پھر جیسے ہی وہاں تاریکی پھیلی وہ اٹھ کر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر عمارت کی طرف دوڑتے چلے گئے۔ پھر وہ کھڑکی والی سمت مڑے ہی تھے کہ کوئی چیز ان پر آ گری اور وہ ایک دوسرے سے ٹکرا کر زمین پر گر پڑے۔ ابھی وہ سنبھلنا ہی چاہتے تھے کہ زمین سے اٹھ کر فضا میں بلند ہوتے چلے گئے۔ وہ کسی مضبوط جال میں بری طرح پھنس چکے تھے دشمن ان سے بھی زیادہ ہوشیار اور چالاک ثابت ہوا تھا۔ انہوں نے انہیں پکڑنے کے تمام انتظامات مکمل کر رکھے تھے اور اب وہ ان کے ٹریپ میں آ چکے تھے اور وہ سب جال میں الجھے فضا میں بری طرح سے ہاتھ پیر مار رہے تھے۔

''یہ روشنی کس چیز کی ہے''...... عمران نے اچانک ماحول روشن ہوتے دیکھ کر راگیش سے مخاطب ہو کر پوچھا

''ایکس تھری ٹرچ فائر شیل''...... راگیش نے کہا۔

''کیا''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''ہاں یہ کافرستان کی ایجاد ایک نئے قسم کا شیل ہے جو پچاس فٹ سے زیادہ بلند نہیں ہوتا اور ایک منٹ سے کچھ زیادہ دیر تک روشنی پھیلاتا ہے۔ مسلح افراد نے یہی شیل فائر کیا ہے وہ شاید تمہارے ساتھیوں کو ڈھونڈھ رہے ہیں''...... راگیش نے کہا۔

''یقیناً یہی بات ہے''...... عمران نے کہا ہی تھا کہ میگا فون پر کوئی بری طرح سے چیخنے لگا۔

''تم لوگوں نے دیکھ لیا ہے کہ تم چاروں طرف سے گھر چکے ہو چاہو بھی تو فرار نہیں ہو سکتے اس لئے اس سے پہلے کہ میں تمہیں چھلنی کئے جانے کا حکم دوں اسلحہ پھینک دو''...... کسی نے میگا فون

پر چیختے ہوئے کہا تھا۔

''اوہ''...... عمران کے منہ سے نکلا وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کے ساتھی اس وقت پھنس چکے ہیں وہ تیزی سے راگیش کے ساتھ آگے بڑھتا چلا گیا۔

''تمہارے ساتھی پھنس چکے ہیں''...... راگیش نے ساتھ چلتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ کرنل ناگیش جب خود ان کی مدد کرنے پر آمادہ ہو تو ان کا کیا بگڑ سکتا ہے''...... عمران نے راگیش کے ساتھ چلتے ہوئے کہا۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ راگیش کی کمزوری اس کے ہاتھ میں ہے وہ اس سے غداری نہیں کر سکتا عمران اس کی طرف سے چوکنا اور پوری طرح محتاط تھا۔ وہ اس جگہ جا پہنچے جہاں ایک گاڑی پر میجر کے عہدے کا آدمی کھڑا میگا فون پر جولیا اور اس کے ساتھیوں سے بات کر رہا تھا۔ سامنے ہی ساتھ سترفٹ کے فاصلے پر اس نے جولیا اور اس کے ساتھیوں کو ریڈار کنٹرول روم کی دیوار کے ساتھ کھڑے دیکھا۔ دیوار میں موجود کھڑکی کے تختے بھی اکھڑے ہوئے تھے۔

''کیا خیال ہے۔ روکوں انہیں''...... راگیش نے عمران سے کہا۔

''نہیں۔ ابھی ضرورت نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن کیوں۔ تمہارے ساتھیوں کی زندگی خطرے میں ہے''۔ راگیش نے پوچھا۔

''ہونے دو میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ وہ اس چوئیشن کو کس طرح کنٹرول کرتے ہیں''...... عمران نے اپنے ساتھیوں کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''کیا تم سنجیدہ ہو''...... راگیش نے حیرت سے کہا۔

''ہاں''...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ وہ ان لوگوں کے درمیان ہونے والے مکالمے سن رہا تھا اور سوچ رہا تھا کہ آخر کس بنا پر جولیا اس انداز میں بول رہی ہے کیا اسے معلوم ہے کہ عمران ان کی مدد کے لئے ان کے قریب موجود ہے۔ مگر نہیں جولیا اور اس کے ساتھیوں کو یہ ہرگز معلوم نہیں ہو سکتا تھا۔ عمران کے ذہن میں ہتھوڑے سے برس رہے تھے اور وہ راگیش کی طرف سے چوکنا رہتے ہوئے اپنے ساتھیوں کی حرکات پر نظر رکھے ہوئے تھا پھر جیسے ہی اس کے ساتھی عمارت کی آڑ سے نکلے عمران کے ذہن میں کوندا سا لپک گیا۔ جولیا جس بنا پر پُراعتماد تھی وہ وجہ سامنے آ گئی تھی۔ جولیا اور اس کے ساتھیوں کے عقب میں آئل ٹینکر موجود تھے اور شاید وہ انہی کو اپنی زندگیوں کی ضمانت بنانے جا رہے تھے پھر جیسے ہی صفدر اور دوسرے ساتھیوں نے گنوں کے رخ آئل ٹینکروں کی طرف کئے اس کا دل خوشی سے جھوم اٹھا۔ اس کے ساتھی ہر حال میں اپنے حواس قابو میں رکھنے کا فن جانتے تھے۔ بڑے سے بڑے خطرے کے وقت بھی وہ بچاؤ کا راستہ اور دشمن پر کاری ضرب لگانے کا طریقہ سوچتے اور عمل کر گزرتے تھے اور اس وقت بھی یہی

ہوا تھا اور اس کی تصدیق جولیا کے جملے نے کر دی تھی وہ آئل ٹینکروں کی بنا پر ان کو دھمکا رہی تھی۔

"گڈ شو۔ ریکلی گڈ شو۔ تمہارے ساتھی بے حد ذہین اور انتہائی چالاک ہیں"...... راگیش نے کہا۔

"دیکھتے رہو"...... عمران نے کہا اپنے ساتھیوں کا پلہ بھاری ہونے کے باوجود وہ ان کی طرف سے فکر مند تھا پھر اس وقت اس کی فکر اور بڑھ گئی کہ جب اس نے کچھ لوگوں کو عمارت کی چھت پر جال پھیلاتے دیکھا۔ جولیا اور اس کے ساتھی ابھی تک عمارت سے ہٹ کر کھلے حصے میں کھڑے تھے۔ عمران سوچ رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔ کس طرح ان لوگوں کو خطرے سے باخبر کرے۔ لیکن پھر اچانک وہ ہوا جس کا وہاں موجود کسی بھی فرد کو توقع نہیں تھی۔ اچانک ہی جولیا اور اس کے ساتھیوں نے مسلح افراد پر فائرنگ شروع کر دی تھی۔ انہوں نے ٹرنچ فائر گن پر موجود مسلح افراد کا صفایا کر دیا تھا۔ پھر انہوں نے دائیں سے بائیں فائرنگ شروع کر دی اور عمران اور راگیش کو بھی بھاگ کر ایک گاڑی کی آڑ لینی پڑی مسلح افراد میں بھگدڑ مچ گئی تھی اور وہ چیختے چلاتے ادھر سے ادھر دوڑ رہے تھے۔

آئل ٹینکروں کی وجہ سے وہ جولیا اور اس کے ساتھیوں پر فائرنگ نہیں کر سکتے تھے اور یہی وجہ جولیا اور اس کے ساتھیوں کا حوصلہ بڑھائے ہوئے تھی۔ ٹرنچ فائر شیل کی روشنی آہستہ آہستہ کم

ہونے لگی پھر وہاں تاریکی چھا گئی عمران آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اپنے ساتھیوں کو دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا جب آنکھیں اندھیرے میں دیکھنے کے قابل ہوئیں تو اسے وہ جگہ خالی نظر آئی جہاں جولیا اور اس کے ساتھی موجود تھے بے ساختہ اس کی نظر عمارت کی جانب اٹھ گئی۔ اسے جولیا اور اس کے ساتھی وہیں نظر آئے تھے وہ آگے بڑھ رہے تھے پھر عمران نے ان پر کسی سیاہ سی چیز کو گرتے دیکھا اور وہ سمجھ گیا کہ چھت پر جال پھیلائے کھڑے افراد نے اس کے ساتھیوں پر جال پھینکا ہے۔ چند لمحوں بعد ہی جال اوپر اٹھا لیا گیا اور اس کے ساتھی جال میں پھنسے فضا میں معلق ہوتے چلے گئے وہ پھنس چکے تھے۔

"اوہ۔ تمہارے ساتھی تو پھنس گئے"...... راگیش نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"یہ لوگ تمہیں ان کی گرفتاری سے کب مطلع کریں گے"۔ عمران نے پوچھا۔

"ایک گھنٹہ تو لگ ہی جائے گا"...... راگیش نے کہا۔

"نہیں۔ تم ان لوگوں کو اپنے دفتر میں طلب کرو ابھی اسی وقت"...... عمران نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"انہیں چھڑوانا چاہتے ہو"...... راگیش نے پوچھا۔

"نہیں ان میں سے ایک کی مجھے ضرورت ہے"...... عمران نے کہا۔

"پھر اسے ہی طلب کر لو جس کی ضرورت ہے کیونکہ وقت بہت کم ہے"...... راگیش نے کہا۔

"کیا مطلب"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"کرنل گھوش کو میں نے طلب نہیں کیا تھا وہ براہ راست مین ہیڈ کوارٹر سے یہاں بھیجا گیا تھا"...... راگیش نے کہا۔

"وہ کس لئے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہیلی کاپٹر کے بارے میں مین ہیڈ کوارٹر کو اطلاع دی گئی تھی اور کرنل گھوش اس قسم کے معاملات نمٹانے کا ماہر ہے اسے اسی لئے یہاں بھیجا گیا تھا کہ وہ تباہ شدہ ہیلی کاپٹر اور اس سے اترنے والوں کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کرے اور ان لوگوں کو گرفتار بھی کر لے"...... راگیش نے کہا۔

"مین ہیڈ کوارٹر والوں کو کیا معلوم کہ کون ہیلی کاپٹر سے اترا ہے اور کوئی اترا بھی ہے یا سب ہیلی کاپٹر کے ساتھ ہی ختم ہو چکے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یہاں سے آل اوکے کی جو رپورٹ کی گئی تھی اس پر مین ہیڈ کوارٹر نے یقین نہیں کیا تھا۔ یہ ایک اہم پراجیکٹ ہے اس لئے انہوں نے فوراً ہی اس کا نوٹس لیا اور کرنل گھوش کو ہیلی کاپٹر پر یہاں بھیج دیا"...... راگیش نے کہا۔

"ہیلی کاپٹر پر۔ ہیلی کاپٹر کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

"اسی عمارت کی چھت پر ہیلی پیڈ بنا ہوا ہے"...... راگیش نے

کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے"...... عمران کے منہ سے نکلا۔

"کرنل گھوش کے دیگر ساتھی جن میں سراغرساں کتے اور بیس کمانڈوز کا دستہ بھی ہے صبح ہوتے ہی یہاں پہنچ جائیں گے اور ان کی سامنے میں یا تم اس آزادی سے وہ سب نہیں کر سکیں گے جو تم کرنا چاہتے ہو"...... راگیش نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم ایسا کرو کہ اپنے آپ کو ظاہر کرو اور صفدر کو یہاں طلب کر کے باقی کو بحفاظت قید میں ڈلوا دو اور ہدایت کر دو کہ ان کے ساتھ کسی قسم کا تشدد یا غلط رویہ نہ رکھا جائے"۔ عمران نے کہا تو راگیش نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھہرو تمہارا انچارج کہاں ہے"...... راگیش نے اپنے قریب سے گزرتے ہوئے ایک مسلح آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کک۔ کون۔ آپ کرنل ناگیش۔ وہ قریب ہی ہیں بلاؤں"۔ مسلح آدمی نے راگیش کو پہچانتے ہی اسے سیلوٹ مارتے ہوئے ہکلا کر کہا۔

"فوراً بلاؤ اسے"...... راگیش غرایا اور مسلح آدمی 'یس سر' کہتا ہوا واپس پلٹا اور ایک جانب دوڑنے کے انداز میں بڑھتا چلا گیا پھر دو منٹ بھی نہیں گزرے تھے کہ وہ مسلح آدمی، میجر سنگھ کے ساتھ وہاں آ گیا۔

"یس چیف۔ آپ نے مجھے بلایا ہے"...... میجر سنگھ نے اسے

سیلوٹ کرتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میں تمہاری کارکردگی سے بہت خوش ہوں میجر سنگھ۔ تم نے ان سب کو واقعی انتہائی ذہانت اور ہوشیاری سے اپنے قابو میں کیا ہے۔ ویل ڈن"...... راگیش نے میجر سنگھ کا شانہ تھپکتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو چیف۔ مجھے اس کے علاوہ اور کوئی طریقہ انہیں قابو کرنے کا سمجھ نہیں آیا تھا"...... میجر سنگھ نے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بالکل ٹھیک طریقہ اپنایا ہے تم نے اب ایسا کرو کہ ان میں سے صفدر نامی آدمی کو میری بیرک میں بھیج دو اور باقی سب کو فی الحال قید کر دو۔ کل صبح میں اور کرنل گھوش خود ان سے پوچھ گچھ کریں گے۔ انہیں کوئی تکلیف نہ ہو صبح انہیں مین ہیڈ کوارٹر بھجوا دیا جائے گا"...... راگیش نے کہا۔

"مگر چیف۔ مین ہیڈ کوارٹر سے تو کرنل گھوش یہاں آئے ہوئے ہیں اور ان کو اسی معاملے کے لئے بھیجا گیا ہے"...... میجر سنگھ نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں اور یہ میرا ہی مشورہ ہے کہ ان قیدیوں کو مین ہیڈ کوارٹر منتقل کر دیا جائے کیونکہ قیدی خطرناک ہیں اور ان کو اس اہم جگہ قید رکھ کر خطرہ مول نہیں لیا جا سکتا"...... عمران نے کرنل گھوش کے لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ۔ ٹھیک ہے جناب۔ جیسا آپ کا حکم"...... میجر سنگھ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بس تو جاؤ اور حکم کی تعمیل کرو اور ساتھ ہی پورے اسٹیشن کی چیکنگ کرو لاشیں اٹھوا دو اور پہرہ سخت کر دو"...... راگیش نے غراتے ہوئے کہا۔

"او کے چیف"...... میجر سنگھ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور سیلوٹ کرتا ہوا لوٹ گیا۔

"آؤ کرنل گھوش"...... راگیش نے اسی طرح غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"یس کرنل ناگیش"...... عمران نے کہا اور اس کے عقب میں چلنے لگا آس پاس موجود مسلح افراد کی وجہ سے اسے راگیش کا کرنل ناگیش کی حیثیت سے احترام کرنا پڑ رہا تھا وہ واپس رہائش گاہ تک جا پہنچے۔ پھر بیس منٹ بعد ہی چار مسلح آدمی صفدر کو لے کر وہاں پہنچ گئے۔ صفدر کے ہاتھ کمر پر بندھے ہوئے تھے۔

"اسے کرسی سے جکڑ دو"...... راگیش نے غرا کر کہا اور مسلح افراد نے صفدر کو کرسی سے جکڑا اور ادب سے ایک جانب کھڑے ہو گئے۔

"سنو۔ میرا نام کرنل گھوش ہے اگر زندہ رہنا چاہتے ہو تو جو پوچھا جائے اس کا جواب دو"...... عمران نے آگے بڑھ کر صفدر سے پوچھا لیکن صفدر کے خاموش رہنے پر اس نے ایک زور دار تھپڑ

اس کے منہ پر مارتے دیا۔

"مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے اس لئے جو دل چاہے کرو"...... صفدر نے منہ بنا کر کہا۔

"ہونہہ۔ میں صرف تین تک گنوں گا جواب دے دیا تو ٹھیک ورنہ پہلے ایک کان پھر دوسرا کان کاٹ کر تمہارے ہاتھ میں دے دوں گا"...... عمران نے میز پر پڑا ہوا قلم تراش اٹھا کر صفدر کے کان پر رکھتے ہوئے غرا کر کہا۔

"جو دل چاہے کرو"...... صفدر نے بھی جواباً غرا کر کہا۔

"ایک"...... عمران نے گنتی شروع کر دی۔

"تم جاؤ میجر سنگھ اور جو کہا ہے اس پر عمل کرو"...... راگیش نے غرا کر میجر سنگھ سے مخاطب ہو کر تو وہ اور اس کے ساتھی ایڑیاں بجا کر اسے سیلوٹ کرتے ہوئے کمرے سے نکل گئے۔

"ویری گڈ"...... عمران نے کہا پھر آگے بڑھ کر اس نے دروازہ بند کیا اور واپس آ کر صفدر کی رسیاں کاٹنے لگا جیسے ہی رسیاں کٹی صفدر نے عمران پر حملہ کر دیا وہ عمران کی گردن اپنی گرفت میں لے کر چاہتا ہی تھا کہ الٹی قلابازی کھا کر عمران کی گردن توڑ دے کہ عمران بول پڑا۔

"ارے ارے۔ میری نازک سی گردن ٹوٹ جائے گی۔ ایک پیار بھرے تھپڑ کے بدلے میں کیا تم میری گردن توڑ دو گے"۔ عمران نے اصل آواز اور مخصوص لہجے میں کہا تو صفدر نے یکلخت اس کی

گردن چھوڑ دی اور پیچھے ہٹ کر آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگا جبکہ عمران اب اپنی گردن سہلا رہا تھا۔

"آ آ۔ آپ"...... صفدر نے ہکلا کر کہا۔

"ایک پیار بھرے تھپڑ کا یہ بدلہ لیا ہے تم نے"...... عمران نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔

"سس۔ سوری۔ مگر میں حیران ہوں کہ......" صفدر کہنا چاہا تھا۔

"حیران بعد میں ہوتے رہنا۔ ہمیں فوراً ہی میزائل کنٹرول روم تک چلنا ہے"...... عمران نے پہلے صفدر سے پھر راگیش سے کہا۔

"وہ کیوں"...... راگیش نے چونک کر پوچھا۔

"وہیں چل کر بتاؤں گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن یہ کیسے جائے گا"...... راگیش نے صفدر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"صفدر ساتھ والے کمرے میں ایک فوجی وردی پڑی ہے وہ پہن کر آ جاؤ۔ جلدی"...... عمران نے کہا اور صفدر کمرے سے نکل گیا اس کی واپسی پانچ منٹ سے بھی پہلے ہو گئی تھی۔ راگیش میز کی دراز سے کچھ نکال کر ان کی طرف مڑا۔

"اب ٹھیک ہے۔ آؤ"...... راگیش نے عمران اور صفدر کو دیکھتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ راستے میں ملنے والے مسلح آدمی انہیں سیلوٹ کرتے جا رہے تھے۔ وہ میزائل کنٹرول روم کی عمارت کے دروازے تک جا پہنچے۔ پھر راگیش نے چابیاں

نکال کر صفدر کو تھما دیں صفدر نے آٹھ دس چابیوں میں سے نمبروں کے مطابق ایک چابی دروازے میں لگا کر اسے کھول دیا اور وہ تینوں اندر داخل ہو گئے صفدر نے عمران کا اشارہ پا کر دروازہ بند کر دیا تھا۔

"یہاں جو میزائل نصب کئے گئے ہیں۔ کیا ان میں وار ہیڈ نصب ہیں"...... عمران نے راگیش سے پوچھا۔

"نہیں۔ وار ہیڈ یہاں سے تیس کلو میٹر دور ایک پہاڑی علاقے میں محفوظ کئے گئے ہیں جنہیں ضرورت پڑنے پر کبھی بھی منگوایا جا سکتا ہے تاکہ انہیں میزائلوں میں نصب کیا جا سکے۔ میزائل اسٹیشنوں پر جو میزائل لانچ کئے جاتے ہیں ان میں وار ہیڈز نہیں ہوتے۔ انہیں وقت ضرورت ہی میزائلوں میں نصب کیا جاتا ہے"...... راگیش نے کہا۔

"گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ میزائل ایٹمی اسلحے سے پاک ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں اتنی طاقت ہے کہ یہ فوجی ٹھکانوں اور اسلحے کے ڈپوؤں کو تباہ کر سکیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ان میزائلوں سے چھوٹے موٹے فوجی ٹھکانے اور اسلحے کے ڈپو تباہ کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن تم کرنا کیا چاہتے ہو"...... راگیش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"خود ہی دیکھ لینا۔ تم مجھے یہ بتاؤ کہ مقبوضہ وادی مشکبار میں فوجی ٹھکانے، اسلحہ کے ڈپو اور ڈیم جو پاکیشیا کے دریاؤں پر بنائے

گئے ہیں وہ کس کس جگہ پر ہیں"...... عمران نے دیوار گیر نقشے کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"اس کی کوڈ بک یہاں موجود ہے"...... راگیش نے کہا اور ایک بڑی الماری کی طرف بڑھا پھر پہلے اس کے ڈائل پر نمبر سیٹ کئے اس کے بعد ایک چابی لگا کر دروازہ کھولا اور اندر سے ایک بڑی اور موٹی کتاب نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے کتاب سنبھال لی اور میز پر جا بیٹھا صفدر کو وہ راگیش کے بارے میں اشارے سے بتا چکا تھا۔ دو گھنٹے کی عرق ریزی کے بعد عمران کوڈ بک کی مدد سے نقشے پر مقبوضہ وادی مشکبار میں فوجی ٹھکانوں اور پاکیشیا کی طرف آنے والے دریاؤں پر بنائے گئے ڈیموں پر نشان لگانے میں کامیاب ہو گیا تھا پھر اس نے راگیش کی مدد سے وہاں موجود تیس میزائلوں کے رخ اپنے منتخب کردہ اسپاٹس کی طرف کر دیا۔ جب میزائل کنٹرول کمپیوٹر کی اسکرین پر موجود نقشے میں اس نے اپنے منتخب ٹھکانوں پر سرخ نکتے روشن دیکھ لئے تو اس نے اطمینان کا سانس لیا۔ اب آخری مرحلہ باقی تھا اور وہ تھا میزائلوں کو فائر کرنے کا اور اس کے لئے ضروری تھا کہ ان کے آپریٹروں کو طلب کیا جاتا جو انہیں آپریٹ کرنے کی تربیت لے چکے تھے مگر ان کو طلب کرنے میں ایک خطرہ تھا اور وہ یہ کہ اگر آپریٹروں میں سے کسی کو یہ احساس ہو گیا کہ نشانے بدل گئے ہیں تو وہ سارا معاملہ گڑبڑ بھی کر سکتے تھے اور اس کے لئے ضروری تھا کہ وہ ان

آپریٹروں کے سروں پر اپنے ساتھی مسلط کئے رکھتا اور اس کا طریقہ
یہی ہو سکتا تھا کہ وہ جولیا اور اپنے باقی ساتھیوں کو مسلح آدمیوں کی
وردیوں میں یہاں بلوا لیتا۔ مسلح آدمیوں کی وردیاں راگیش مہیا کر
سکتا تھا یہ اس کے لئے بہت معمولی سی بات تھی۔

"اب ہمیں واپس رہائش گاہ چلنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیوں"...... راگیش نے پوچھا۔

"تم میرے ساتھیوں کو وہاں طلب کرو گے اور ساتھ ہی سات
مسلح آدمیوں کی وردیاں بھی۔ آپریٹروں کو یہاں بلوانے سے قبل
میں اپنے ساتھیوں کو تمہارے ساتھیوں کے روپ میں یہاں بلوا لینا
چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے چلو"...... راگیش نے کہا اور وہ میزائل کنٹرول روم
کو بند کر کے رہائش گاہ کی طرف چل پڑے عمران کا ذہن بڑی
تیزی سے سوچ رہا تھا۔ پھر ایک گھنٹے کے اندر اندر جولیا اور اس
کے ساتھی ملٹری انٹیلی جنس کے مخصوص لباس پہن کر میزائل کنٹرول
روم میں اس کی دیواروں سے لگے ساکت کھڑے تھے اور آپریٹر
میزائل کنٹرول کمپیوٹر آن کئے میزائلوں کو فائر کرنے کی پوزیشن میں
لا رہے تھے۔

"اوکے سر۔ میزائل بیٹریاں ریڈی ہیں"...... آپریٹر انچارج نے
کہا۔

"میزائل فائر کر دو"...... عمران نے غرا کر کہا۔

"کرنل گھوش کے حکم کی تعمیل کرو"...... راگیش نے انچارج کو
اپنی طرف دیکھتا پا کر کہا اور اس نے جلدی سے مائیک ہاتھ میں لیا
اور آپریٹروں کو ہدایت کر کے الٹی گنتی گننے لگا جیسے ہی اس نے منہ
سے زیرو نکلا آپریٹروں نے میزائل فائر کرنے والے بٹن پریس کر
دیئے فوراً ہی ایک تیز گڑگڑاہٹ سنائی دی آگ کا مرغولہ سا میزائل
اسٹیشن پر چھایا اور میزائل گرجتے ہوئے اپنے نشانوں کی طرف
بڑھتے چلے گئے۔

"اوہ اوہ۔ یہ کیا ہو گیا"...... اچانک ایک آپریٹر چلایا۔

"کیا بات ہے"...... آپریٹر انچارج نے غرا کر پوچھا۔

"میزائل غلط سمت جا رہے ہیں باس۔ یہ تو مقبوضہ وادی مشکبار
میں موجود اپنے فوجی ٹھکانوں طرف بڑھ رہے ہیں"...... اسی آپریٹر
نے دہشت زدہ لہجے میں کہا۔

"کیا۔ یہ۔ یہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ
سب کیسے ممکن ہے"...... انچارج چیختا ہوا آگے بڑھا اور میزائل
کنٹرول کمپیوٹر کے اسکرین پر نظر ڈالی جہاں نقشہ ابھرا ہوا تھا اور
اس پر کئی سرخ نقطے چمک رہے تھے اور ان کی طرف میں سیاہ
نقطے آہستہ آہستہ بڑھ رہے تھے۔

"یہ۔ یہ سب کیا ہے کرنل ناگیش"...... انچارج نے دہشت
سے لرزتے ہوئے راگیش سے پوچھا۔

"کیا ہوا"...... راگیش نے پرسکون لہجے میں پوچھا۔

''وہ میزائل اپنے ہی اہم فوجی ٹھکانوں کی طرف بڑھ رہے ہیں''...... انچارج نے اسکرین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''بڑھنے دو تمہارا کیا جاتا ہے''...... راگیش نے غرا کر کہا۔

''نن۔نہیں۔ میزائل روکو اور ان کا رخ سمندر کی طرف کر دو۔ ابھی فوراً''...... انچارج نے دہشت زدہ لہجے میں آپریٹروں کی طرف مڑ کر ان سب سے کہا۔

''بکومت۔ کوئی بھی میزائل کا رخ نہیں بدلے گا''...... راگیش نے غراتے ہوئے کہا۔

''کرنل راگیش غدار ہو گیا ہے میزائل اپنے فوجی ٹھکانوں اور ڈیموں کو تباہ کر دیں گے ان کا رخ صحرا کی طرف کر دو۔ جلدی''...... انچارج نے چلاتے ہوئے کہا پھر اس نے ریوالور نکالنا چاہا تھا مگر اس سے قبل ہی عمران حرکت میں آ گیا تھا۔

''فائر''...... عمران نے کہا اس کے ساتھ ہی اس کے ریوالور کی گولی انچارج کے سینے پر پڑی اور وہ اچھل کر کرسی سے ٹکرایا اور فرش پر گر پڑا۔ عمران اور اس کے ساتھی مشین گنوں سے آپریٹروں اور کمپیوٹرز کو نشانہ بنانے لگے۔ مشینیں تباہ ہو رہی تھیں پھر ان سے آگ کے شعلے نکلنے لگے۔ چند آپریٹرز فائرنگ شروع ہوتے ہی مشینوں کی آڑ میں ہو گئے تھے اور ریوالور سے فائرنگ کرنے لگے۔ مشینوں سے نکلنے والے شعلے دوسری مشینوں کو اپنی لپیٹ میں لینے لگے اور وہاں دھواں پھیلتا چلا گیا۔ عمران راگیش کی طرف مڑا اور

پھر اس سے پہلے کہ راگیش کچھ سمجھتا عمران نے یکے بعد دیگرے کئی گولیاں اس پر فائر کر دیں۔ راگیش آنکھیں پھاڑے عمران کی طرف دیکھتا رہ گیا کہ وہ تو اس کا ساتھ دے رہا تھا پھر عمران نے اسے گولیاں کیوں ماری ہیں۔ اس کا جواب اسے نہ مل سکا تھا وہ الٹ کر گرا اور پھر ساکت ہوتا چلا گیا۔

''غدار کا تعلق پاکیشیا سے ہو یا کسی اور ملک سے۔ غدار ہمیشہ غدار رہتا ہے اور میں کسی غدار کو رعایت دینے کا عادی نہیں ہوں''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور جیب سے وہ ڈائری نکال کر راگیش کے سینے پر پھینک دی جو اسے کیپٹن شنکر کی جیب سے ملی تھی۔ وہ جان بوجھ کر ڈائری وہاں چھوڑ کر جانا چاہتا تھا تاکہ بعد میں جب وہاں اس معاملے کی تحقیق ہو تو کرنل راگیش کی اصلیت سب کے سامنے آ سکے۔

''دروازے کی طرف بڑھو''...... عمران نے کہا اور وہ سب فائرنگ کرتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ باہر نکلتے ہی انہیں ایک اور مشکل کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ یہاں درجنوں مسلح آدمی مشین گنیں لئے تیار کھڑے تھے۔ صبح کی ہلکی ہلکی روشنی میں وہ انہیں واضح طور پر دیکھ سکتے تھے۔

''دشمن۔ دشمن اندر ہے اس نے کمپیوٹرز پر قبضہ کر لیا ہے آگے بڑھو۔ ہری اپ''...... عمران نے چیخ کر کہا۔ دوسرے ہی لمحے مسلح آدمی آگے بڑھے اور دروازے سے فائرنگ کرتے ہوئے اندر گھستے

چلے گئے۔ عمران کے چیختے ہی اس کے ساتھی عمران کا مطلب سمجھ گئے تھے اس لئے فوراً ہی زینے کی سمت جس طرف عمران کھڑا تھا سمت گئے تھے۔

"اوپر ایک ہیلی کاپٹر ہے۔ ہمیں اوپر جانا ہے۔ چلو دوڑو اور تم سب اوپر سے دشمن پر فائر کرو جاؤ"...... عمران نے پہلے اپنے ساتھیوں سے پھر مسلح افراد کو سنانے کے لئے بلند آواز میں کہا۔ عمران کے چلاتے ہی جولیا اور اس کے ساتھی زینے چڑھتے چلے گئے۔ عمران جانتا تھا کہ اندر جانے والے مسلح آدمی کچھ ہی دیر میں پلٹ پڑیں گے کیونکہ اندر انہیں آپریٹروں اور راگیش جو کرنل ناگیش کے روپ میں تھا کی لاشوں کے علاوہ اور کچھ نہیں ملے گا اور وہ سمجھ جائیں گے کہ دشمن کون ہے۔ اس لئے ان کے پلٹنے سے پہلے ہی اسے ان کا انتظام کرنا تھا اتنے مسلح افراد کو وہ مقابلہ کر کے زیادہ دیر نہیں روک سکتے تھے اس لئے انہیں روکنے کے لئے کوئی اور طریقہ ہونا چاہئے تھا ایسا طریقہ کہ وہ اس میں الجھ جائیں اور ان کو یہاں سے نکل بھاگنے کا موقع مل جائے ایسا کیا طریقہ ہو سکتا تھا۔

عمران کا ذہن بڑی تیزی سے سوچ رہا تھا کہ اچانک اس نے مسلح افراد میں ہلچل دیکھی وہ باہر آ رہے تھے اب وقت نہیں رہ گیا تھا اور کسی بھی لمحے وہ سب مل کر ان پر حملہ کر سکتے تھے۔ عمران بے چینی سے سوچ رہا تھا اور نظریں اطراف میں دوڑ رہی تھیں۔

اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال بجلی کا کوندا بن کر لپکا۔ نظر سامنے کھڑے عظیم الشان دیو پیکر آئل ٹینکروں کی طرف اٹھی ہوئی تھی اور اس کے ذہن میں جو خیال بجلی کا کوندا بن کر لپکا تھا اس کے تحت فوری طور پر اس کا ہاتھ آگے بڑھا اور اوپر آتے ہوئے ایک مسلح آدمی سے اس نے مشین گن چھین لی۔ پھر اس کا رخ ایک آئل ٹینکر کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا اس نے اس طرح فائرنگ کی تھی کہ گولیاں آئل ٹینکر کی سائیڈ کو رگڑتی ہوئی گزرتی چلی گئیں پھر وہی ہوا جو وہ چاہتا تھا۔ رگڑ نے ٹینکر میں سوراخ کر دیئے اور ان میں سے دھار کی شکل میں پٹرول بہنے لگا۔ پھر اس سے پہلے کہ مسلح آدمی صورت حال سمجھ سکتے اس نے مشین گن کا رخ ان کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا اور وہ مسلح آدمی چھلنی ہو کر نیچے گرتے چلے گئے۔ عمران تیزی سے زینے کی اونچی دیوار کا سہارا لے کر اوپر چڑھتا چلا گیا۔ اوپر پہنچ کر اس نے پھر نیچے ایک برسٹ مارا اور ہیلی کاپٹر کی طرف دوڑا اس کے ساتھیوں نے عقلمندی کی تھی کہ ہیلی کاپٹر کا نہ صرف انجن سٹارٹ کر دیا تھا بلکہ اسے فضا میں بھی چھت سے کئی فٹ بلند کر رکھا تھا۔ عمران دوڑا اور ہیلی کاپٹر کے نچلے اسٹینڈ کو پکڑ کر لٹک سا گیا۔ اس کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹر تیزی سے بلند ہونے کے ساتھ ہی ساتھ اس عمارت سے دور ہوتا چلا گیا۔ عمران تھوڑی سی جدوجہد کے بعد ہیلی کاپٹر میں پہنچ گیا تھا ہیلی کاپٹر کی پائلٹ سیٹ پر صفدر تھا عمران اسی کی طرف بڑھا۔

''صفدر دی گریٹ۔ تم نے میرا دل خوش کر دیا ہے جو تم ہیلی کاپٹر عمارت سے بلند کر لائے تھے۔ ورنہ مجھے کسی سے بھی اس عقلمندی کی توقع نہیں تھی''...... عمران نے کہا۔

''ہم لوگوں کے ذہن میں یہی آیا تھا کہ ہیلی کاپٹر تیار رکھیں تاکہ آپ کے آتے ہی روانہ ہو جائیں''...... صفدر نے مسکرا کر کہا۔

''دوسری صورت میں تمہارے ہیلی کاپٹر میں سوار ہوتے ہی جو مسلح آدمی اوپر آ گئے تھے وہ ہیلی کاپٹر کو تباہ کر دیتے''...... جولیا نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اب تم آئل ٹینکروں پر ایک چکر لگاؤ''۔ عمران نے کہا۔

''وہ کیوں''...... صفدر نے حیرت سے پوچھا۔

''چلو تو''...... عمران نے کہا ہی تھا کہ ایک ہولناک دھماکہ ہوا اور ہیلی کاپٹر تنکے کی طرح لرز کر رہ گیا۔ عمران نے پلٹ کر دیکھا آئل ٹینکر اور میزائل اسٹیشن کی جگہ آگ ہی آگ نظر آ رہی تھی۔ وہ جو کام کرنا چاہتا تھا وہ خود بخود ہو گیا تھا۔

''ہیلی کاپٹر اوپر اٹھاؤ اور آگے بڑھتے چلو۔ ابھی تین آئل ٹینکر باقی ہیں صرف وہ پھٹنا ہے جس میں میں نے سوراخ کئے تھے''۔ عمران نے چلا کر کہا۔ عمران کا جملہ پورا ہوا ہی تھا کہ یکے بعد دیگرے تین پہلے سے بھی زیادہ ہولناک دھماکے ہوئے اور ہیلی کاپٹر ایک بار پھر لرز کر رہ گیا انہوں نے پلٹ کر دیکھا اب میزائل

اسٹیشن کی جگہ آگ کا بہتا ہوا سمندر نظر آ رہا تھا۔

''کس طرف چلنا ہے''...... صفدر نے پوچھا۔

''ہیلی کاپٹر معلق کر کے پائلٹ سیٹ سے ہٹ جاؤ''...... عمران نے کہا تو صفدر نے پائلٹ سیٹ چھوڑ دی۔ چند لمحے بعد عمران ہیلی کاپٹر اڑا رہا تھا اور وہ تیزی سے ایک مقررسمت بڑھ رہا تھا آگ کا طوفان وہ اپنے پیچھے بہت دور چھوڑ آئے تھے۔

''کس طرف جا رہے ہیں آپ''...... صفدر نے پوچھا۔

''ابھی وہ لوگ صحیح صورت حال سے آگاہ نہیں ہیں اس سے پہلے کہ وہ صورت حال سے آگاہ ہوں میں یہ چاہتا ہوں کہ اس ملک کی سرحد اسی جگہ سے عبور کر لیں جہاں سے داخل ہوئے تھے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ''...... جولیا کے منہ سے نکلا۔

''کیا ہم وہاں تک پہنچ جائیں گے''...... خاور نے پوچھا۔

''ہاں۔ انہیں اصل معاملات سمجھنے میں خاصی دیر لگے گی بس ڈر اس بات کا ہے کہ سرحدی محافظ مشکوک ہو کر تعاقب نہ شروع کر دیں۔ ایسا ہوا تو مشکل پیش آئے گی کیونکہ یہ لڑاکا ہیلی کاپٹر نہیں ہے''۔ عمران نے کہا۔ عمران ہیلی کاپٹر کی رفتار بڑھاتا چلا گیا فیول کے بارے میں وہ پہلے ہی مطمئن تھا۔ وہ دارالحکومت سے ہٹ کر جنگلات کی طرف بڑھتے چلے گئے ان سب کے دل دھڑک رہے تھے اور گنوں پر ان کی انگلیاں مضبوطی سے جمی ہوئی تھیں۔ ویسے وہ

جانتے تھے کہ اگر کوئی لڑاکا ہیلی کاپٹر ان کے تعاقب میں لگ گیا تو وہ مشین گنوں سے ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے مگر وہ بے بسی سے بغیر مقابلہ کئے بھی مرنے کے لئے تیار نہیں تھے۔ اچانک دور سے ایک گن شپ ہیلی کاپٹر آتا نظر آیا اور ان سب کے اعصاب تن گئے دل بری طرح دھڑکنے لگے اور پیشانی پر پسینے کے قطرے پھوٹ نکلے۔ سامنے سے آنے والے گن شپ ہیلی کاپٹر کا ایک ہی میزائل ان کے ہیلی کاپٹر اور ان سب کے جسموں کے پرخچے اڑانے کے لئے کافی تھا۔ ہیلی کاپٹر قریب آتا جا رہا تھا۔

فاصلہ آٹھ سو گز تھا۔ جیسے جیسے ہیلی کاپٹر قریب آ رہا تھا دل دھڑکنے کی رفتار اور بڑھ گئی تھی۔ فاصلہ پانچ سو گز رہ گیا پھر دو سو گز۔ فاصلہ سیکنڈ کی سوئی سے بھی زیادہ تیزی سے گھٹ رہا تھا اور پھر گن شپ ہیلی کاپٹر ان کے برابر سے گزرتا چلا گیا ان سب کے جسموں پر کافرستانی انٹیلی جنس کی وردیاں تھیں اور وہ مسلح بھی تھے۔ اس لئے گن شپ ہیلی کاپٹر نے انہیں روکنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ ان کا ہیلی کاپٹر اب سرحد کے بہت قریب تھا پھر عمران کو ٹرانسمیٹر پر اشارہ موصول ہوا اور اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔ سکس ٹو الیف تم غلط سمت جا رہے ہو۔ آگے دشمن کی سرحد ہے۔ اوور"...... دوسری جانب سے کہا جا رہا تھا۔

"اوہ۔ دشمن۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"ہاں فوراً پلٹو ورنہ دشمن ملک کی سرحد عبور کر جاؤ گے۔ ہیلو۔

ہیلو۔ فوراً پلٹو۔ فوراً پلٹو۔ اوور"...... دوسری جانب سے آپریٹر چلا رہا تھا۔ سرحد صرف نصف میل کے فاصلے پر رہ گئی تھی اور عمران سرحد سے دور پاکیشیا کے گن شپ ہیلی کاپٹروں کو فضا میں چکراتا دیکھ رہا تھا اب سرحد نصف میل سے بھی کم فاصلے پر رہ گئی تھی۔

"ہیلو۔ ہیلو سکس ٹو ایف۔ ہیلو۔ کیا تم میری آواز نہیں سن رہے ہو ہیلو۔ جواب دو ورنہ تمہارے ہیلی کاپٹر کو گرا لیا جائے گا۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔ آپریٹر کی آواز آخر میں دھمکی آمیز ہو گئی تھی شاید وہ بھانپ گیا تھا کہ ہیلی کاپٹر میں سوار افراد ان کے دوست نہیں ہیں۔

"جواب دو ورنہ میں میزائل فائر کر رہا ہوں۔ اوور"...... آپریٹر کی غراہٹ بھری آواز ابھری۔ شاید یہ ان کے لئے آخری وارننگ تھی۔ عمران نے اچانک ہیلی کاپٹر کو غوطہ دیا اور وہ زمین سے قریب ہوتا چلا گیا اور ٹھیک اسی لمحے زمین سے فضا میں مار کرنے والا ایک میزائل زن سے ان کے ہیلی کاپٹر کے اوپر سے گزرتا چلا گیا۔ بس ایک لمحہ اور دوسرے ہی لمحے وہ سرحد عبور کر چکے تھے۔ پتہ نہیں دشمن نے دوسرا میزائل بھی فائر کیا تھا یا نہیں لیکن اب ان کا ہیلی کاپٹر پاکیشیا کے گن شپ ہیلی کاپٹروں کے گھیرے میں تھا اور وہ اپنا مشن مکمل کر کے دشمن کو بھاری نقصان پہنچا کر اور اپنے دریاؤں کا پانی رواں دواں کر کے اپنے ملک پہنچ چکے تھے۔ ہیلی کاپٹر ہیلی پیڈ کی طرف بڑھ رہا تھا۔ کامیابی و کامرانی کی روشنی سے ان کے چہرے

کھل اٹھے تھے۔

ہیلی پیڈ پر ان کو حراست میں لے لیا گیا تھا عمران نے گرفتار کرنے والوں سے ان کے کمانڈر سے بات کرنے کی خواہش ظاہر کی تو اسے کمانڈر کے سامنے پیش کیا گیا تھا اور پھر ایکسٹو کے حوالے کے بعد ان سب کو مہمانوں کی طرح رکھا گیا البتہ عمران کو کمانڈر ایک گن شپ ہیلی کاپٹر میں کہیں لے کر روانہ ہو چکا تھا اور پھر عمران دو گھنٹوں بعد واپس لوٹ آیا۔ وہ سب ایک بیرک میں تھے اور وہاں ان کی خاطر تواضع کی جا رہی تھی۔

''تم کہاں چلے گئے تھے''...... جولیا نے عمران کو دیکھ کر قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''بارات کا انتظام کرنے گیا تھا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بارات کا انتظام۔ کیا مطلب''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں چاہتا تھا کہ تمہاری اور میری شادی مسلح افراد کے درمیان ہو تاکہ میرا رقیب روسفید میرے خلاف کچھ نہ کر سکے۔ یہ سب میں کافرستان میں کرنا چاہتا تھا لیکن وہاں فاسٹ فائٹ میں الجھ کر ایسا نہ کر سکا۔ اب جب ہم واپس اپنے وطن لوٹ آئے ہیں اور اپنے سرحدی محافظوں کے درمیان ہیں تو میں نے سوچا کہ کیوں نہ میں ان سرحدی محافظوں کی مدد لے لوں۔ یہ سب مشین گنوں کے

سائے میں ہماری شادی کرنے پر بھی آمادہ ہو گئے ہیں بلکہ انہوں نے ہماری دعوت ولیمہ بھی اپنی طرف سے کرنے کا اہتمام کر لیا ہے۔ اب یہاں رقیب روسفید ہو یا رقیب روسیاہ۔ ہمیں شادی کرنے سے کوئی نہیں روک سکتا''...... عمران کی زبان چل پڑی تو وہ سب ہنس پڑے جبکہ تنویر برے برے منہ بنانے لگا۔

''ہونہہ۔ تم بات گھمانے کی کوشش کر رہے ہو۔ بتاؤ کہاں گئے تھے''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''تو کیا میں نے جو کہا ہے اس پر تمہیں یقین نہیں آیا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''نہیں۔ میں تمہاری ان فضول باتوں پر یقین نہیں کرتی''۔ جولیا نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''بڑی بے رحم ہو۔ میں نے اتنی مشکلوں سے اپنی شادی کے لئے کمانڈر انچارج کو منایا ہے اور تم......'' عمران نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔

''بتاؤ کہاں گئے تھے''...... جولیا اپنی بات پر اڑ گئی تھی۔

''کمانڈر کو یقین دلانے کے لئے کہ ہمارا تعلق پاکیشیا کی جاسوس اکیڈمی سے ہے اور ہم اپنے سبق کی ریہرسل کر کے کافرستان سے واپس آئے ہیں۔ یہ ثابت کرنے کے لئے کمانڈر کو پرنسپل سر سلطان کے پاس لے گیا تھا۔ اب اسے یقین آ گیا ہے اس لئے اس نے ہمیں گھر جانے کی اجازت دے دی ہے۔ اپنے

اپنے بستے اٹھاؤ تاکہ ہم گھر واپس جا سکیں"...... عمران نے مسکرا کر کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"اللہ کا لاکھ لاکھ احسان ہے کہ ہم نے اپنا ٹارگٹ ہٹ کر لیا اور کافرستان کو اس بار ایسی منہ کی کھانی پڑی ہے کہ وہ صدیوں تک اپنے ہی زخم چاٹتا رہ جائے گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہونا تو ایسا ہی چاہئے۔ اس نے جن میزائلوں کے رخ پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات اور فوجی ٹھکانوں کے ساتھ ساتھ اسلحہ کے ڈپوؤں کی طرف کر دیئے تھے۔ میں نے ان کے ہی میزائل مقبوضہ وادی مشکبار میں ہمارے دریاؤں پر بنائے گئے ڈیموں اور فوجی ٹھکانوں کی طرف کر دیئے تھے۔ اس طرح تم سب نے بھی یک جان آٹھ قالب ہو کر اپنا فاسٹ فائٹ مشن مکمل کر لیا ہے لیکن میرا یک جان دو قالب مشن نجانے کب مکمل ہو گا"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یک جان دو قالب۔ کیا مطلب۔ یہ آپ کا کون سا مشن ہے"۔ صدیقی نے چونک کر کہا۔ باقی سب بھی حیرت سے ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔

"سوئٹزر لینڈ کی پرنسز سے شادی کا مشن جو رقیب روسفید ہونے نہیں دیتا"...... عمران نے مسمسی سی صورت بنا کر کہا تو وہ سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"یہ سب چھوڑو اور بتاؤ کہ اب ہمیں یہاں اور کتنی دیر رکنا

ہے"...... جولیا نے سر جھٹک کر کہا۔

"ہم آزاد ہیں اور یہاں سے جب چاہیں جا سکتے ہیں لیکن میں ابھی نہیں جانا چاہتا"...... عمران نے کہا۔

"کیوں۔ تم کیوں نہیں جانا چاہتے یہاں سے"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"جب تک اس مشن کے پورا ہونے کا چیک چیف مجھے یہاں بھجوا نہیں دیتا میں احتجاجاً تم سب کو یہاں اپنے ساتھ یرغمال بنا کر رکھنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"اگر ہم آپ کے ساتھ رہنے سے انکار کر دیں اور خود ہی یہاں سے روانہ ہو جائیں تو"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو میں بھی خاموشی سے منہ لٹکا کر تمہارے ساتھ چل پڑوں گا اور میں کر بھی کیا سکتا ہوں"...... عمران نے بے چارگی سے کہا تو وہ سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

ختم شد

عمران سیریز میں چونکا دینے والا انتہائی دلچسپ ناول

گریٹ پلان

مکمل ناول

مصنف
ظہیر احمد

گریٹ پلان ⊛ ایکریمیا اور اسرائیل کا ایک ایسا مشترکہ پلان جس میں پاکیشیا کے میزائل چوری کر کے اسلامی ممالک پر فائر کیے جانے تھے۔

گریٹ پلان ⊛ جس پر عمل کرنے کے لئے پاکیشیائی میڈ میزائل چوری کر لئے گئے تھے۔

گریٹ پلان ⊛ جس کی خالق ایکریمین ایجنسی تھی۔

بگ ایجنسی ⊛ ایکریمین ایجنسی جس کا ہولڈ اسرائیلی یہودیوں کے پاس تھا اور اس کا بگ باس پاکیشیا کو پوری دنیا میں یک و تنہا کر دینا چاہتا تھا۔

سیکرٹ سروس کے ممبران ⊛ جو پاکیشیا میں بگ ایجنسی کے ایجنٹوں کے پیچھے بھاگتے پھر رہے تھے۔ لیکن وہ ان کے ہاتھ نہ آ رہے تھے۔ کیوں ——؟

عمران ⊛ جو اکیلا ایکریمیا پہنچ کر بگ ایجنسی کے بگ باس تک پہنچنے کی کوشش میں لگا ہوا تھا۔ کیا وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب ہوا ——؟

وہ لمحہ ⊛ جب عمران نے شدید حملوں اور گھیراؤ کے باوجود بگ ایجنسی کے بگ باس تک رسائی حاصل کر لی۔ کیسے ——؟

وہ لمحہ ⊛ جب جولیا، صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل سمیت جوزف بھی سمارٹا کلب میں موجود بگ ایجنسی کے ایجنٹوں کی قید میں پہنچ گیا۔ کیسے ——؟

سمارٹا کلب ⊛ جس کا مالک بلیک فادر تھا جو بگ ایجنسی کا مین ایجنٹ تھا۔

بلیک فادر ⊛ ایک درندہ صفت انسان جو اپنے دشمنوں کو بھوکے اور خونخوار کتوں کے سامنے ڈال دیتا تھا۔ اس نے جولیا کو اپنے ان خونخوار اور بھوکے کتوں کے سامنے پھینک دیا اور پھر ——؟

عمران ⊛ جسے ایکریمیا سے تمام معلومات حاصل ہو گئی تھیں کہ پاکیشیا سے چوری کئے ہوئے میزائلوں کا ڈیٹا مخصوص کمپیوٹرائزڈ سسٹم سے تبدیل کر کے انہیں اسلامی دنیا پر فائر کیا جانا تھا اور دنیا کو یہ تاثر دینا تھا کہ یہ میزائل پاکیشیا نے فائر کئے ہیں۔

عمران ⊛ جس کی اطلاع کے مطابق میزائل اسٹیشن سمندر میں ایک جزیرے وائٹ آئی لینڈ میں تھا۔

وہ لمحہ ⊛ جب عمران پر اس حقیقت کا انکشاف ہوا کہ گریٹ پلان کی اسے جو بھی معلومات ملی ہیں وہ سب کی سب غلط اور اسے ڈاج دینے کے لئے تھیں۔

اگر ⊛ گریٹ پلان وہ نہ تھا جس کی معلومات عمران کے پاس تھیں تو پھر اصل گریٹ پلان کیا تھا ——؟

وہ حیرت انگیز لمحات ⊛ جب ایکشن انتہائی خوفناک اور خطرناک چویشن میں شروع ہوا اور پھر ایک پل میں سب کچھ ختم ہو گیا۔ کیا واقعی ——؟

ایک نئی جدت، نیا انداز، حیرت اور سسپنس سے بھرپور اور یادگار ناول۔

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com